اولاد کی صحیح تربیت، نوافل میں مشغولی سے بہتر ہے۔ (ردالمحتار)
مُسلمان بچّوں اور بچیوں کو سچّا پکّا سُنّی حنفی بنانے والا
ایک مُبارک سِلسلہ
یعنی
اِسلامی گفتگو
مُصنّف: خلیل العُلما، خلیلِ ملّت، مفتیٔ اعظم پاکستان، قمر الشریعہ، حضرت علامہ
مفتی مُحمّد خلیل خان قادری برکاتی مارھروی رحمۃ اللہ علیہ
بانی و شیخ الحدیث دار العلوم احسنُ البرکات، حیدرآباد
ترتیبِ جدید: عالمی مُبلغ اسلام، مجاہد العُلماء، فخرِ رضویت، مفتیٔ اعظم اہلسنّت،
ابو حماد مفتی احمد میاں برکاتی مدظلہ
مہتمم و شیخ الحدیث دار العلوم احسنُ البرکات، حیدرآباد
بہ تعاون:
مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ ○ شاہراہ مفتی مُحمّد خلیل خاں ○ حیدرآباد
زاویہ پبلشرز
زاویہ پبلشرز
دربار مارکیٹ ○ لاہور

نام کتاب:	اسلامی گفتگو
تصنیف:	مفتی محمد خلیل خاں قادری برکاتی مارہروی رحمۃ اللہ علیہ
ترتیب جدید:	ابو حماد مفتی احمد میاں برکاتی
محرک:	مفتی حماد رضا نوری برکاتی
نگران طباعت:	قاری محمد جواد رضا برکاتی الشامی
کمپوزنگ:	ایمان گرافکس
باراول (انڈیا):	۱۹۴۶ء/ ۱۳۶۵ھ
باردوم:	مئی ۱۹۹۷ء
بارسوم:	۲۰۰۸ء
بار چہارم:	مارچ ۲۰۱۳ء/ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۴ھ
صفحات:	۱۷۶
زیر اہتمام:	نجابت علی تارڑ
ناشر:	زاویہ پبلشرز، لاہور
تعداد:	1100
بہ تعاون:	مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ، شعبہ تبلیغ و اشاعت، دارالعلوم احسن البرکات شاہراہ مفتی محمد خلیل خاں برکاتی، حیدرآباد +92-22-780547,+92-312780547

اولاد کی صحیح تربیت، نوافل میں مشغولی سے بہتر ہے۔ (ردالمحتار)

مُسلمان بچّوں اور بچیّوں کو سچّا پکّا سُنّی حنفی بنانے والا

ایک مُبارک سِلسلہ

یعنی

اِسلامی گفتگو

مُصنّف: خلیل العلماء، خلیل ملّت، مفتی اعظم پاکستان، قمر الشریعہ حضرت علامہ

مفتی محمد خلیل خان قادری برکاتی مارہروی رحمۃ اللہ علیہ

بانی و شیخ الحدیث دارالعلوم احسن البرکات، حیدرآباد

ترتیبِ جدید: عالمی مبلغ اسلام، محامد العلماء، فخر رضویت، مفتی اعظم اہلسنت،

ابو حماد مفتی احمد میاں برکاتی مدظلہ

مہتمم و شیخ الحدیث دارالعلوم احسن البرکات، حیدرآباد

زاویہ پبلشرز

C-8 دربار مارکیٹ - لاہور

Ph: 042-37248657- 37112954

Mob: 0300-9467047- 0321-9467047- 03004505466

Email:zaviapublishers@gmail.com

بہ تعاون: مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ ○ شاہراہ مفتی محمد خلیل خاں ○ حیدرآباد

باراول............1100
ہدیہ............170
ناشر............نجابت علی تارڑ

﴿لیگل ایڈوائزرز﴾

محمد کامران حسن بھٹہ ایڈوکیٹ ہائی کورٹ (لاہور) 0300-8800339

رائے صلاح الدین کھرل ایڈوکیٹ ہائی کورٹ (لاہور) 0300-7842176

﴿ملنے کے پتے﴾

راولپنڈی کے سول ڈسٹری بیوٹرز

اسلامک بک کارپوریشن

فضل داد پلازہ - اقبال روڈ - کمیٹی چوک ۰ راولپنڈی 051-5536111

مکتبہ برکات المدینہ، کراچی	021-34219324
مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ، حیدر آباد	022-2780547
مکتبہ رضویہ آرام باغ، کراچی	021-32216464
مکتبہ متینویہ، پرانی سبزی منڈی روڈ، بھاول پور	0301-7728754
نعیمیہ بک سٹال، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاھور	0300-4986439
نورانی ورائٹی ھاؤس، بلاک نمبر 4، ڈیرہ غازی خان	0321-7387299
کتب خانہ حاجی نیاز احمد، بیرون بوھڑ گیٹ، ملتان	0313-8461000
مکتبہ بابا فرید چوک چٹی قبر پاکپتن شریف	0301-7241723
مکتبہ غوثیہ عطاریہ اوکاڑہ	0321-7083119
اقرا بک سنٹر، فیصل آباد	041-2626250
مکتبہ اسلامیہ فیصل آباد	041-2631204
مکتبہ العطاریہ لنک روڈ صادق آباد	0333-7413467
مکتبہ سخی سلطان حیدر آباد	0321-3025510
مکتبہ قادریہ سرکلر روڈ گوجرانوالہ	055-4237699

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شانیں

سچی بات سکھاتے یہ ہیں
سیدی راہ دکھاتے یہ ہیں
ڈوبی ناویں تراتے یہ ہیں
ہلتی نیویں جماتے یہ ہیں
ٹوٹی آسیں بندھاتے یہ ہیں
چھوٹی نبضیں چلاتے یہ ہیں
جلتی جانیں بجھاتے یہ ہیں
روتی آنکھیں ہنساتے یہ ہیں
ان کے نام کے صدقے جس سے
جیتے ہم ہیں جلاتے یہ ہیں
اس کی بخشش[۱] ان کا صدقہ
دیتا وہ ہے دلاتے یہ ہیں
ان کا حکم جہاں میں نافذ[۲]
قبضہ کل پہ رکھاتے یہ ہیں

(۱) دین (عطا) (۲) جاری، چلنے والا

ان کے ہاتھ میں ہر کنجی ہے
مالکِ[1] کل کہلاتے یہ ہیں

اپنی بنی ہم آپ بگاڑیں
کون بنائے ، بناتے یہ ہیں

لاکھوں بلائیں کروڑوں دشمن
کون بچائے، بچاتے یہ ہیں

باپ جہاں بیٹے سے بھاگے
لُطف[2] وہاں فرماتے یہ ہیں

خود سجدے میں گر کر اپنی
گرتی امت اٹھاتے یہ ہیں

ٹھنڈا ٹھنڈا میٹھا میٹھا
پیتے ہم ہیں پلاتے یہ ہیں

سَلِّم سَلِّم[3] کی ڈھارس سے
پُل پر ہم کو چلاتے یہ ہیں

کہہ دو رضا سے خوش ہو خوش رہ
مژدہ[4] رضا کا سناتے یہ ہیں

(امام احمد رضا خان رضا)

(۱) دنیا جہاں کے مالک (۲) مہربانی
(۳) اے اللہ ان کو بچا، اے اللہ ان کو بچا (٦) خوشخبری

فہرست

نقشِ اوّل

بحمدہ تعالیٰ اِس مبارک کتاب لاجواب کو فاضل محترم مولانا مولوی محمد خلیل خاں صاحب قادری برکاتی ابوالقاسمی مارہروی دامت فضائلہم المبارکہ سابق صدر المدرسین مدرسہ قاسم البرکات مارھرہ مطہرہ نے مرکزی جماعت اہل سنت مارہرہ کی فرمائش پر تالیف فرمایا اور جماعت مبارکہ نے اپنے صرف سے طبع خورشید پریس علی گڑھ میں چھپوا کر دفتر جماعت واقع خانقاہ عالیہ برکاتیہ مارھرہ مطہرہ سے صفر الخیر ۱۳۶۵ھ میں شائع کیا اور اب بفضلہٖ تبارک وتعالیٰ ہم خادمانِ دین وملت کارکنان بزم قاسمی برکاتی کراچی، سیدنا السید الشاہ حسن میاں صاحب زیب سجادہ عالیہ برکاتیہ دامت برکاتہم کی اجازت و ایماء پر حضرت مصنف زیدت فضائلہم کی نظرثانی فرمانے کے بعد اس کی اشاعت کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کی خدمت کو شرف قبولیت سے مشرف فرمائے اور مسلمانوں کو اس کے موافق اپنی اولاد کی تعلیم وتربیت اور خود بھی عمل درآمد کی توفیق بخشے۔ آمین

بجاہ الحبیب الامین علیہ و علیٰ آلہٖ و اصحابہ افضل الصلوات والتسلیمات برحمتہ وھو ارحم الراحمین!

(خادمان وکارکنان)

سلسلہ عالیہ قادریہ برکاتیہ

ابتدائیہ

از: صاحبزادہ جواد رضا برکاتی الشامی، ناظم مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ حیدرآباد

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَالصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ رؤف رحیم

عاشق امامِ اہلِ سنت امام احمد رضا، یعنی میرے دادا حضور مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد خلیل خاں قادری برکاتی نور اللہ مراقد ہمانے مجدد اعظم اہلسنت الشاہ امام احمد رضا کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اپنی زندگی کو دین کے لیے وقف فرمایا، اور خوب قلمی کام کیا یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ آپ کے قلم میں امام احمد رضا کے قلم کی خوشبو رچی بسی ہے۔آپ کی تصنیف کردہ کتب کا ترجمہ اردو زبان سے کئی زبانوں سندھی، انگریزی، ہندی، بنگلہ، فرنچ میں ہو چکا ہے اس طرح آپ کے قلمی کام سے دنیا کے کئی ممالک میں کروڑوں لوگ استفادہ کر رہے ہیں۔ یہ سب فیض ہے مرشدانِ خانقاہِ برکاتیہ مارہرہ شریف وسیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا۔ اور اب قبلہ دادا جان علیہ الرحمہ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے قبلہ آغا جان مدظلہ اپنے رضوی قلم سے برکاتیت و رضویت کے موتی بکھیرنے میں شب و روز مصروف ہیں۔ زیرنظر کتاب جوکہ مسلمان بچوں اور بچیوں کو سچا سنی حنفی بریلوی بنانے کا ایک مبارک سلسلہ یعنی ''اسلامی گفتگو'' جو پہلے کئی مرتبہ طبع ہو چکی ہے جس کی تفصیل قبلہ آغا جان مدظلہ نے حرفِ اول میں بیان کی ہے۔ فقیر برکاتی کی یہ شدید خواہش تھی کہ دادا جان کی یہ کتاب نئے انداز سے منظر عام پر آئے۔

الحمدللہ اس خواہش کو پورا کرنے میں زاویہ پبلشرز کے جناب نجابت علی تارڑ نے بھرپور تعاون کیا۔ اور حسبِ سابق شفقت کرتے ہوئے اس کتاب کی اشاعت کا ذمہ لیا۔ اللہ عزوجل زاویہ پبلشرز کو ہمیشہ علمائے حق اہلِ سنت کی کتب مزید شائع کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم سب کو استقامت علی الدین نصیب فرمائے۔ آمین

سگِ برکات ورضا

محمد جواد رضا مفید خلیل ملت

ناظم تعلیمات دارالعلوم احسن البرکات، حیدرآباد

20-02-2013

9 ربیع الثانی 1434ھ

تاثرات

ازقلم: محمد عبدالعلیم القادری

استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا مفتی محمد خلیل خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف لطیف ''برکاتِ اسلام'' کا پہلا حصہ بھی دورانِ کتابت فقیر نے دیکھا تھا اور پھر چھپنے کے بعد بالاستیعاب اس کا مطالعہ بھی کیا ہے اب اس کا یہ دوسرا حصہ بھی فقیر کی نظر سے بالواسطہ گزر چکا ہے، اس لیے مجھے اس کتاب کے ہر دو حصے بالاستیعاب پڑھنے کا موقع مل گیا۔ مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت اور علمی و عملی مقام اخفاء میں نہیں ہے اسی طرح آپ کی ذات بھی آپ کی تصانیف جلیلہ کے باعث زندہ ہے اور رہے گی۔

''برکاتِ اسلام'' اگرچہ بچوں اور بچیوں کیلیے لکھی گئی ہے مگر اس سے بڑے بھی مستفید و مستفیض ہو سکتے ہیں یہ کتاب کیا ہے۔ پند و نصائح کا خزینہ ہے۔ مسائل کا مدینہ ''شہر'' ہے مرکز اعمال شبینہ ہے، اتباع شریعت کے لیے زینہ ہے، فقہ کا نگینہ ہے پھر اس کا انداز تحریر نہایت ہی سلجھا ہوا اور سہل ہے، چند جماعتیں پڑھا ہوا فرد اسے پڑھ اور سمجھ سکتا ہے تو اصحابِ علم بھی اس سے پوری طرح متمتع ہو سکتے ہیں۔

مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے برکاتِ اسلام کے ذریعے مسلمانوں پر زور دیا ہے کہ وہ اپنے بچوں کی صحیح تربیت کریں اور اس ضمن میں ردالمحتار کی یہ عبارت سرورق پر دے کر واضح کر دیا ہے کہ ''اولاد کی صحیح تربیت نوافل میں مشغولیت سے بہتر ہے'' اس لیے کہ کثرت نوافل تو صرف اسی شخص کے لیے مفید ہیں جب کہ بچوں کی صحیح تربیت اور انہیں جہنم کی دہکتی ہوئی آگ سے بچانا والدین پر فرض ہے۔ بفحوائے کلام الٰہی ''قُوا انفسکم و اھلیکم نارا'' اس کتاب کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ انسان کا

اصل کام امر بالمعروف اور نہی المنکر ہے، ایسے شخص کے نوافل اور اس کے اذکار کا کیا فائدہ جو اپنے گھر کے افراد کو بھی دینی احکامات کا پیرو کار نہ بنا سکا جبکہ اولاد کی بے راہ روی اور دین سے اس کی دوری کی ساری ذمہ داری والدین پر ہوگی اگر بچپن میں ہی والدین ان کی صحیح تربیت پر توجہ دیں اور انہیں اسلامی اخلاقیات کی تعلیم دیں اور اسلام کے اعلیٰ محاسن سے انہیں آشنا کرائیں اور عبادات و آداب کا خوگر بنائیں تو بڑے ہو کر بھی یہ بچے اسی رنگ میں رنگے جائیں گے۔

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ کوئی بچہ فطرتاً کج عمل نہیں ہوتا بلکہ ہر نو مولود فطرت اسلام پر ہوتا ہے اس کے والدین اپنے طرزِ عمل سے اسے بدفطرت بنا دیتے ہیں جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ بسا اوقات وہی کج فطرت بچہ والدین کے منہ کو آتا ہے اس لیے ضرورت اس بات کی ہے کہ ابتداء ہی سے اس بچے کی تربیت اس انداز میں کی جائے کہ وہ بڑا ہو کر بھی سلیم الفطرت رہے اور یہ سب کچھ اس وقت ممکن ہے کہ جب بچے کی تعلیم کی ابتداء دین سے ہو کیونکہ دین انسان کو متواضع اور منکسر المزاج بناتا ہے جب کہ دین سے عدم شناسائی انسان کو خود سر و سرکش بنا دیتی ہے۔

غرض کہ یہ کتاب "برکاتِ اسلام" ہر گھر کی ضرورت ہے اور اسے گھر میں ہونا چاہیے نیز والدین کو چاہیے کہ اس کتاب میں لکھی گئی باتیں اور حکایتیں بچوں کو پڑھ کر سنائیں۔ آخر میں دعا ہے کہ اللہ رب العالمین اس کتاب کی برکات سے ہر مسلمان کو مستفیض فرمائے۔ آمین!

محمد عبدالعلیم القادری
ناظم اعلیٰ دارالعلوم قادریہ سبحانیہ
فیصل کالونی، کراچی

حرفِ اوّل

از جانشین خلیل العلماء مفتی احمد میاں برکاتی

باء سمه الرحمٰن الرحیم

و بفضل رسوله الکریم

والصلوٰۃ والسلام علیٰ صاحب الفضل العظیم

حضرت خلیل ملت علیہ الرحمۃ والرضوان کے قلم کی بہاریں، بہ فیض امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ عنہ اور بہ فیض مرشد گرامی السید الشاہ اولادِ رسول تاج العلماء مفتی سید محمد میاں قادری برکاتی علیہ رحمۃ الباری، شرق و غرب میں عام ہیں۔ حضرت کی تصانیف سے ایک عالم نے فیض پایا ہے---- حضرت کے قلم کی خوشبو سے جو گلاب مہکے ہیں، ان میں حدیث، تفسیر، فقہ، تصوف کے پھول نمایاں ہیں---- حضرت نے جن مسندوں کو رونق بخشی، ان میں مسند حدیث، تدریس، تصنیف، مناظرہ، افتاء، تقریر، تخلیق شعر، بھی منور ہیں---- انہوں نے بچوں کے ذہن دیکھے تو ان کے لیے---- "برکاتِ اسلام" کتاب لکھی، جو اب "اسلامی گفتگو" کے نام سے مشہور و معروف ہے، اس کتاب میں روز مرہ کی گفتگو میں، اہم مسائل کو خوبصورتی کے ساتھ، بچوں کے دل و ذہن میں اتار دیا ہے---- کچھ لڑکپن کا خیال آیا تو "ہمارا اسلام" کتاب تیار ہو گئی---- اس سے نوجوان اور جوان بھی استفادہ کرتے ہیں---- بچیوں اور خواتین پر خصوصی کرم فرما کر

ان کے لیے ''سنی بہشتی زیور'' تیار فرما دیا---تصوف کے شیدائیوں کے لیے سبع سنابل کا ترجمہ، مریدوں کے لیے سراج العوارف کا ترجمہ ''نور علیٰ نور'' اور ''روشنی کی طرف'' کا راستہ دکھا دیا---مناظرانہ ذہنوں کے لیے ''شرح ہفت مسئلہ''---حقیقت کے متلاشیوں کے لیے ''عقائد اسلام'' کو تخلیق فرمایا---نمازیوں کے لیے ''ہماری نماز'' اور ''الصلوٰۃ'' شہرت حاصل کر گئیں---پردہ نشینوں نے ''چادر اور چار دیواری'' سے اپنی روحوں کو سیراب کیا---آئمہ وخطباء کے لیے ''پرنور دعائیں'' بڑا ذخیرہ نکلا---نمازی بچے ''معراج المومنین'' سے فائدہ لینے لگے---نعت خواں، ''جمالِ خلیل'' کی ورق گردانی کرنے لگے---امام احمد رضا سے خصوصی محبت کرنے والے ''حکایاتِ رضویہ'' سے جام پینے لگے---خاص عقائد کی اصلاح ''دس عقیدے'' سے جلا پانے لگی---معاشرتی آداب کے لیے ''موت کا سفر'' ایک بہترین زینہ ثابت ہوئی---بے چین لوگ اور تشنہ عامل ''برکاتِ روحانی'' سے مستفیض ہونے لگے---اردو داں تو اردو میں پڑھتے ہی ہیں۔ بعض کتب کو انگریزی خواں طبقہ، انگریزی میں ہندو والے ہندی میں،---بنگلہ والے بنگالی میں---سندھ والے سندھی میں اور فرنچ زبان والے فرنچ میں مستفید ہونے پر کمر بستہ نظر آتے ہیں۔ پھر سونے پر سہاگہ جو کمی نظر آسکتی تھی وہ ''فتاویٰ خلیلیہ'' کی تین جلدوں نے پوری کر دی---کتابوں کا محل تعمیر ہو گیا، اس کے سایہ میں سب ہی سکھ پانے لگے۔ اللہ تعالیٰ حضرت کے درجات کو بلند فرمائے۔

حررہ العبد القادری احمد میاں برکاتی غفر الحمید

۲۰ فروری ۲۰۱۳ء

۹ ربیع الآخر ۱۴۳۴ھ

نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡم
بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

دیباچہ

کیا حوصلہ تھا دل کو ستمگر کی چاہ کا
خانہ خراب ہو نگۂ رو سیاہ کا

مسلمان نے ترقی کے میدان میں قدم رکھا۔ تہذیب یورپ کی طرف لپکا مغربی علوم پر جھپٹا۔ ڈارون اور کپلر کی آواز پر لبیک کہتا ہوا بڑھا۔ ان کے خود ساختہ نظریات اور من گھڑت حقائق پر ایمان لایا اور اصلاح اخلاقیات و معاشیات کی خاطر کالجوں اور یونیورسٹیوں کی تعمیر میں مصروف ہوا تا کہ دنیاوی ترقی میں ہمسایہ قوم سے پیچھے نہ رہے قابل احترام تھا جذبہ اصلاح و ترقی مگر اخلاط فاسدہ نے اس کی حقیقت مسخ کر دی اور غلط کاریوں نے سے پامال کر ڈالا اور مسلمان ایک ''نکمی قوم'' بن کر رہ گیا۔ کچھ حاصل کرنے کی بجائے ہاتھ کی بھی دے بیٹھا۔ اس پر طرہ یہ زعم کہ ہم ترقی میں بہت آگے بڑھ چکے غیر قوموں سے سبقت لے گئے اس پر دلیل یہ کہ جو لوگ کل یہ کہا کرتے تھے کہ ہندوستان میں صرف دو قومیں ہیں انگریز یا ہندو۔ بقیہ کو چاہیے کہ وہ جہاں سے آئے ہیں وہیں چلے جائیں آج وہ بھی اقرار کرتے ہیں کہ ہندوستان میں تیسری قوم مسلمان بھی ہے۔ یعنی اغیار کا ہم کو تیسری قوم تسلیم کر لینا ہماری ترقی پر دال ہے لیکن کبھی اس پر بھی غور کیا کہ یہ آواز و دھمکی کب سے شروع ہوئی۔ ''ہمارے قدیمی نمک خوروں'' کو یہ جرأت کیونکر ہوئی وہ غلام'' جس کی سات پشت ہماری غلامی میں زندگی گزار چکی

اپنے کے مقابلے میں کیسے آگیا؟

اس ''نمک حلال'' نے ہماری چشم پوشیوں اور خاموشیوں سے ناجائز فائدہ اٹھایااور در پردہ ہمارے مقابلے کی تیریوں میں مصروف رہا تنہا مقابلہ کی تاب تو تھی نہیں۔خارجی مدد سے فائدہ اٹھا کر ہم پر دوڑ پڑا۔ہم اب بھی غافل رہے یہاں تک کہ غنیم سر پر آٹوٹا۔ہم کو تنہا دیکھا تو برچھیاں تان کر کھڑا ہوگیا۔ہم غافل کیوں رہے؟ اس لیے کہ چمنستان ترقی میں'' آزادی کی دلہن'' کو دیکھ لیا تھا جس پر''نئی روشنی'' کا چمکیلا لباس تھااور منہ پر''تہذیب جدید'' کا کالا نقاب وہ کون سا''حساس مرد'' ہوگا جو اس پر نظر نہ اٹھائے سب سے پہلے ہندو اس کی طرف لپکا اشتیاق ملاقات ظاہر کیااور خواہش وصل بھی لب پر لے آیا۔''فتنہ ساز'' نے اپنے فریب میں لے لیا۔اس مسحور کو دیکھ کر مسلمان بھی ڈرتے ڈرتے اس کی طرف بڑھا لیکن اس دلہن نے استقبال کر کے اس کو گود میں اٹھالیا۔مسلمان فریب میں آگیااور ہندو رقابت پر اتر آیا۔یہ وہی کشمکش ہے۔آپ کہیں گے یہ پہیلیاں ہیں۔ہاں!اس کا حل دشوار نہیں۔البتہ غور طلب ہے اس کا ذریعہ صرف الفاظ تو دو ہی صورتیں موجود تحریر، یا تقریر،لیکن یہاں نہ تقریر پر دسترس نہ تحریر پر بس اور خدمت خلق کی ہوس،آخر بعد از بسیار پیش و پس بموجب آنکہ

مَا لَا یُدْرَكُ کُلُّهٗ لَا یُتْرَكُ کُلُّه۔

ترجمہ: ''جو کماحقہ انجام پذیر نہ ہو بالکل بھی ترک نہیں کیا جاتا۔''

مُتَوَکِّلًا عَلَی اللہِ ایک نفیس نکتہ گوش گزار وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللہِ۔

محبت کا راز

(اس کی تہ تک پہنچنے کی کوشش کیجیے) فتنہ ۵۷ء کے بعد جب انگریزوں کی من مانی حکومت قائم ہوگئی اور انگریز ایک فاتح قوم کی حیثیت سے ہندوستان میں

داخل ہوا تو کیا اس کے صرف یہی معنی تھے کہ ہندوستان کے فلک نما پہاڑوں کا سلسلہ سکندری، یہاں کا دوآبہ میدان، اور پنجابہ زرخیز رقبہ جاگیریں اور جائیدادیں، حکومت اور سلطنت ''مسلمان'' کے ہاتھ سے نکل کر انگریز کے ہاتھ میں جا چکی اور ہندوستانی فوجیں اب انگریزی فوجیں ہو گئیں وہ ''غیر شریفانہ'' آئین سلطنت بدل گئے اور ''عدل وانصاف ورعایا پروری'' کا زمانہ آگیا؟ غلط غلط میں ہرگز نہ مانوں گا اور نہ آپ کو ماننے دوں گا جب تک آپ مسلمان ہیں سنئے اور غور سے سنئے، بندوقیں اور سنگینیں تلواریں اور مشین گنیں اور دوسرے اسلحہ جب اپنا کام کر چکے ہیں اور ظاہری اور محسوس فوجی لڑائیاں ختم ہو جاتی ہیں تو ایک اور غیر محسوس لڑائی اور زور آزمائی شروع ہوتی ہے یعنی انہیں سنگینوں اور مشین گنوں کے سہارے فاتح قوم کے عصبی خیالات، اس کے رسوم وعادات، اس کی طرزِ معاشرت، اور اخلاقیات، اس کا تمدن وتہذیب بلکہ اس کے عقائد و اعتقادیات بھی فاتحانہ انداز سے مسکراتے ہوئے داخل ہوتے ہیں اور مفتوح اقوام کے تہذیب وتمدن، اخلاقیات ومعاشیات اور اعتقادیات پر مختلف کمین گاہوں سے چھپ چھپ کر حملہ کرتے اور انہیں پیس کر رکھ دیتے ہیں اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مفتوح قوم کے دلوں کی زمینیں اور اس زمین کی پیداواریں (وہی عقائد ومعاشیات) غیر قوموں کے قبضہ میں چلی جاتی ہیں اور اس ''دل لگی'' کا پتہ اس وقت چلتا ہے جب دل میں لگ چکی ہوتی ہے یعنی وہ عقائد اور خیالات سکنے لگتے ہیں اب بھی اگر کسی تجربہ کار حکیم کو ان کی نبض دکھا دی جاتی ہے تو وہ غور وفکر سے اس کا علاج کرتا ہے ورنہ وہ مسلمان ''ملحد یا نیچری'' ہو جاتا ہے اور اس پر فخر بھی کرتا ہے۔

سمجھے آپ وہ ''مغربی دلہن'' کیا تھی اور مسلمان پر کیوں ریجھی تھی۔ اسے اندیشہ تھا کہ کہیں مسلمان اپنے علم وعمل کی دو دھاری تلوار سے اس کو ذبح نہ کر دے۔ اس نے فوراً ہی اسے گود میں اٹھا لیا اس کے ہاتھ پیر جکڑ دیئے۔ عملی قوت بیکار ہو گئی اپنے ظاہری

حسن پر متوجہ کر دیا اس کا علم بھی چھین لیا گیا۔ مسلمان کے پاس یہی دو ہتھیار تھے دونوں چھین لیے گئے۔ غیر قومیں اب آنکھیں نہ دکھائیں تو کیا کریں۔ ''تہذیب جدید'' کا مقصد ہندوستان میں پھول برسانا نہ تھا۔ اسے جو کچھ کرنا تھا کر ڈالا۔ ہندو کی نہ اسے کبھی پرواتھی اور نہ کبھی ہوگی۔ ہاں ہاں ہمارے علماء نے اپنی ایمانی دوربینوں سے اس ''قطامہ'' کو دیکھا تھا اس کے دل کی حالت معلوم کر لی تھی اس کی فریب کاریوں سے بچنے کی صرف ایک یہی صورت تھی کہ اس کی جانب نظر بھی نہ اٹھائی جائے۔ چنانچہ فتویٰ دے دیا گیا کہ انگریزی پڑھنا حرام ہے مگر وہاں تو علماء کرام سے پہلے ہی بدظن کر دیا گیا تھا کہ دیکھو یہ لوگ ہماری تمہاری محبت میں رخنہ ڈالیں گے ان کی کسی نے نہ سنی اور کالجوں اور یونیورسٹیوں کی بنیادیں پڑگئیں، اور اخلاقیات و معاشیات کی اصلاح کی بجائے آہ کہ تہذیب جدید کی مسموم ہواؤں نے چمن ایمانیاں اجاڑ ڈالا اور شمع حقیقت کی جگہ روشن خیالوں بلکہ خیالی روشنیوں کے بلب چمکنے لگے دل کے چراغ بجھ گئے اور وہ کعبہ پھر صنم کدہ بن گیا۔ آج اس میں ''مغربی دلہن'' چل پھر رہی ہے۔ فاتح قوم کی نقالی کا جذبہ پیدا ہوا اور مسلمان یورپ کی نقل اتارنے لگا۔ ہاں ہاں تہذیب جدید سے آراستہ و پیراستہ صورتیں ملاحظہ ہوں ذرا ان کی سیرتوں پر بھی ایک نظر ڈال لیجیے آئیے اصلاح کا ایک منظر دیکھیں وہ دیکھئے ''کمپنی گارڈن'' میں تخت محبت پر ہیرو اور ہیروئن جلوہ فرما ہیں مگر کس شان سے؟ ہیرو کہیں لڑ جھگڑ کر آئے ہیں داڑھی مونچھوں سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں کوٹ پتلون میں مست ہیں ہیروئن بھی ریشمی ساڑھی زیب تن کیے ہوئے ہیں۔ آنچل سر سے ڈھلکا تو سینہ پر رکا مگر اب کمر سے لپٹا اور کاندھے پر پڑا ہے ایک دوسرے کے گلے میں باہیں پڑی اور آنکھیں لڑی ہوئی ہیں اور بوتل نوازی ہو رہی ہے۔ میں بھولا بلکہ یہ تو زمانہ سازی ہے آخر یہ کیوں؟ جی! بنگلوں تک رسائی ہی نہیں جب تک صفائی نہ ہو جائے ''صاحب'' اور ''مس صاحبہ'' کون کہنے بیٹھے گا اگر چار دیواری میں بیٹھ کر عمر گزار

دیں۔ یہ ہیں اس چمنستان جدید کے حور وغلماں بلکہ بازار نیچریت کے تماش بین۔ اس بازار میں دین، ایمان اور عصمت وحیاء بیچی جاتی ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مسجدیں چھوڑ کے جا بیٹھے ہیں میخانوں میں
واہ کیا جوش ترقی ہے مسلمانوں میں

مضمون کو پھر پڑھا جائے۔ میں کہیں بڑبڑا تو نہیں رہا اور خدرا جلد بتائیے کہ کیا چند سال پیشتر بھی فواحش وکبائر کی یہی گرم بازاری تھی اور ہمارے لیے ایسی ہی ذلتیں اور رسوائیاں تھیں؟ نہیں بلکہ یہ اسی اندھی اوندھی روشن خیالی کا نتیجہ ہے جس پر مسلمان ریجھا تھا آئیے ہم اور آپ مل کر اس نیچری آزادی کی دلہن کا گلا گھونٹ دیں جس نے ہمارے گھروں میں بے حیائی کی آگ لگا دی ہے آپ کے اوپر آپ کی اولاد کے کچھ حقوق ہیں۔ اگر آپ اپنی اولاد کو مستقبل کے ہاتھوں فنا کرنے کے لیے پرورش نہیں کر رہے اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا بچہ مٹی کا ڈھیر اور بہ اصطلاح قرآن "چوپاؤں سے بھی بدتر" نہ کہلائے تو بسم اللہ قدم ہمت بڑھائیے بچوں کو پہلے علم دین پڑھائیے ان کے عقائد ان کے دلوں میں جمائیے یہ سلسلہ دینیات پیش کرتا ہوں بچوں کی طبیعت کا اندازہ کر کے آہستہ آہستہ کتاب کو مشکل بنایا جائے گا اس سے انشاءاللہ تعالیٰ اردو زبان بھی سنبھلے گی اور دین بھی سنوارے گا۔ فقط

و اخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین و صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہٖ و نور عرشہٖ سیدنا و مولنا محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین برحمتك یا ارحم الراحمین۔

❀❀❀❀

۱۱ ۔ ۱۱ ۔ ۲
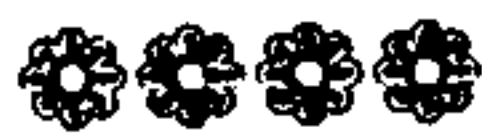
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْم

صبح کا وقت (۱)

رات ختم ہوگئی وہ دیکھو صبح کا تارا چمک رہا ہے روشنی بڑھتی جا رہی ہے تمام جاندار اپنی اپنی بولیوں میں خدا کی یاد کر رہے ہیں۔ کوئل کوکو کر کے اسے پکار رہی ہے۔ پرندے اس کی حمد میں شاخ شاخ ڈالی ڈالی متوالے ہیں۔

چڑیاں چہچہا کر اپنی باریک آواز میں اس کی تعریف کے گیت گا رہی ہیں مرغ بھی اذان دے کر بے خبر انسانوں کو ہوشیار کر رہا ہے۔ لوگوں کی چہل پہل شروع ہوگئی موذن بھی سریلی آواز میں اذان دے رہا ہے نمازی آنکھیں ملتے ہوئے اٹھ بیٹھے ہیں دوسروں کو اٹھا رہے ہیں کہ لوگو اٹھو پیشاب پاخانہ کو جاؤ پھر وضو کر کے سنتیں پڑھو اور مسجد میں جا کر جماعت سے فرض ادا کرو۔

دیکھو جو لوگ نماز پڑھ کر آرہے ہیں کیسے خوش ہیں۔ جو لوگ نماز پڑھتے ہیں خدا ان سے خوش رہتا ہے۔ نماز کی برکت سے بلائیں دور ہوتی ہیں نماز آدمی کو برے کاموں سے روک دیتی ہے۔ نمازی آدمی کا بدن بھی پاک صاف رہتا ہے اور کپڑے بھی اور دل بھی برے برے کاموں سے گھبراتا ہے جو لوگ نماز نہیں پڑھتے خدا ان سے ناخوش رہتا ہے۔ ان کے گھروں میں آئے دن بیماریاں رہتی ہیں۔ ان کے کپڑے بھی گندے رہتے ہیں اور بدن بھی ناپاک رہتا ہے۔ دل میں طرح طرح کے

برے خیال آتے رہتے ہیں۔ مسجد میں نماز پڑھنے سے بہت ثواب ملتا ہے۔

بچوں کو چاہیے کہ وہ جلدی اٹھا کریں اور پاخانے پیشاب سے نبٹ کر مسجد میں جا کر نماز پڑھا کریں۔ صبح کی نماز پڑھنے سے آدمی تمام دن خوش خوش رہتا ہے نمازیوں کے لیے جنت میں عمدہ عمدہ محل رہنے کو ملیں گے۔ آؤ ذرا باغ کی سیر کر آئیں ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی ہے۔ یہ ہوا تندرستی کے لیے بہت عمدہ ہے۔ قرآن شریف پڑھ کر تھوڑی دور ٹہلنا بھی چاہیے۔ اس سے دماغ تازہ رہتا ہے۔

سوالات۔ سبق (۱)

۱۔ جاندار صبح ہوتے ہی کیا کام کرتے ہیں؟

۲۔ اچھے بچوں کو صبح اٹھ کر کیا کرنا چاہیے؟

۳۔ نماز پڑھنے میں کیا فائدے ہیں؟

شام کا وقت (۲)

آج دوپہر کو بہت تیز دھوپ تھی ظہر کی نماز پڑھتے پڑھتے پسینہ آ گیا سخت گرمی دوزخ کے جوش سے ہے۔ اسلام بڑا اچھا دین ہے۔ ہمارے آرام کا بہت خیال رکھتا ہے ہمیں حکم ہے کہ جب گرمی زیادہ ہو تو ظہر کی نماز ٹھنڈی کر کے پڑھو۔ یہ لو عصر کی نماز بھی ہو گئی۔ افسوس ہماری جماعت جاتی رہی۔ چلو اگر دوسری جماعت ہوئی تو اس میں مل جائیں گے پھر ٹہلنے چلیں گے آج مدرسہ کے میدان میں کبڈی کا کھیل ہے۔ ہماری ٹولی میں احمد بہت اچھا کھلاڑی اور طاقتور ہے محمود نظر نہیں آتا شاید کسی کام میں لگ گیا۔ آہا ہماری جماعت جیت گئی وہ دیکھو احمد کیسا اچھل رہا ہے حمید بھی آج بہت اچھا کھیلا۔ مولوی صاحب نے اسے ایک کتاب انعام دی ہے۔ بھئی واہ بڑی عمدہ کتاب ہے۔ بھائی حمید تم پڑھ لو تو تین روز کے لیے یہ کتاب ہمیں بھی دے دینا۔ ہماری امی جان اور بڑی آپا کو ایسی کتاب پڑھنے اور مسئلے سننے کا شوق ہے میں انہیں جا کر سناؤں گا۔

اچھا اب چلو مغرب کی اذانیں ہونیوالی ہیں ایسا نہ ہو کہ ہم دیر میں پہنچیں اور کوئی رکعت نکل جائے پھر کھانا کھا کر عشاء کی نماز بھی پڑھنا ہے۔

محمود یار! تم کھیل میں لگ جاتے ہو اور نماز کی پرواہ نہیں کرتے آؤ ہماری مسجد میں نماز پڑھو۔ ہمارے مولوی صاحب قرآن شریف بہت عمدہ پڑھتے ہیں نماز میں بڑا مزہ آتا ہے۔ تمہاری مسجد کا امام داڑھی کٹواتا ہے اس کی داڑھی مٹھی بھر نہیں ہے۔ ایسے امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھنی چاہیے۔ گناہ ہے۔ اگر بغیر جانے پڑھ لی ہو تو

دوبارہ پڑھنی چاہیے اور بدعقیدہ امام ہو تو گناہ اور زیادہ ہوتا ہے اور نماز بھی نہیں ہوتی۔ معلوم ہوتا ہے کہ تمہارے ابا جان نماز کے معاملے میں تم پر سختی نہیں برتتے ہمارے والد صاحب تو ہم سے بار بار نماز پڑھنے کے لیے کہتے رہتے ہیں۔ پرسوں یہ فرمایا کہ بیٹا! اب تم دس برس کے ہو گئے ہو اگر نماز پڑھنے میں سستی کرو گے تو ہم تمہیں ماریں گے۔ اس بات میں ہماری امی جان بھی ہماری طرف داری نہیں کرتی ہیں بلکہ ہم پر اور خفا ہو جاتی ہیں۔ دوست محمود تم بھی پابندی سے نماز پڑھا کرو۔ دیکھو نماز پڑھنے سے آدمی کا چہرہ چمکنے لگتا ہے۔ اچھا اب جاتے ہیں۔

السلام علیکم

سوالات۔سبق (۲)

۱۔ گرمیوں میں ظہر کی نماز کب پڑھتے ہیں؟

۲۔ دن رات میں کتنے وقت کی نماز فرض ہے؟

۳۔ امام کیسا ہونا چاہیے؟

۴۔ دس برس کی عمر کے بچے نماز نہ پڑھیں تو کیا کرنا چاہیے؟

❀❀❀❀

اچھی اچھی باتیں (۳)

جب کسی مسلمان سے ملو یا کسی اپنے بزرگ کو دیکھو تو سلام کرو۔ اس سے دلوں میں محبت پیدا ہوتی ہے۔ جو پہلے سلام کرتا ہے اس سے اللہ تعالیٰ زیادہ خوش ہوتا ہے۔ سلام میں پہل کرنے والا مغرور نہیں ہوتا۔ پہلے سلام کرو پھر دوسری بات چیت جو سلام کرنے سے بچتا ہے اس سے بڑھ کر کوئی کنجوس نہیں جہاں بہت سے مسلمان ہوں وہاں ایک ہی مرتبہ السلام علیکم کہنا کافی ہے چھوٹے بڑے ایک دوسرے کو سلام کرنے میں شرم نہ کریں اور جانے والا بیٹھے ہوؤں کو، تھوڑے آدمی زیادہ کو سلام کریں۔

صرف انگلیوں کے اشارے سے سلام کرنا یہودیوں کا طریقہ ہے اور نصاریٰ کا سلام صرف ہتھیلیوں کے اشارے سے ہے ہمیں اس سے بچنا چاہیے کافروں اور برے عقیدے والوں کو سلام نہیں کرنا چاہیے۔ جب آدمی گھر میں جائے تو گھر والوں اور بچوں کو سلام کرے تاکہ بچوں کو عادت پڑے۔ جو شخص قرآن شریف پڑھ رہا ہو یا اپنے وظیفہ وغیرہ میں ہو یا دین کی باتیں بیان کر رہا ہو اس کو اس وقت سلام نہ کرنا چاہیے اسی طرح جو شخص پاخانہ پیشاب یا استنجا کر رہا ہو تو اسے بھی سلام مت کرو۔

سلام کا جواب فوراً دینا ضروری ہے اگر بے عذر فوراً نہ دیا تو گنہگار ہوگا۔ سلام کرنے یا جواب دینے میں جھکنا نہ چاہیے اکثر جگہ یہ طریقہ ہے کہ چھوٹا جب بڑے کو سلام کرتا ہے تو بڑا جواب میں کہتا ہے جیتے رہو یہ سلام کا جواب نہیں ہے سلام کا جواب

وہی ہے وعلیکم السلام اس پر و رحمۃ اللہ و برکاتہ ملانے سے ثواب اور بڑھ جاتا ہے۔ مصافحہ کرنا سنت ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ مصافحہ کرنے سے تمام گناہ گر جاتے ہیں۔ مصافحہ کرنے میں ہتھیلیاں ملانی چاہئیں انگلیاں ملانے کا نام مصافحہ نہیں۔ ہتھیلیاں ملانے سے محبت بڑھتی ہے ہر نماز کے بعد مصافحہ کرنا جائز ہے۔ فجر اور عصر کی نماز کے بعد بھی جائز ہے جیسا کہ مسلمان کرتے ہیں اس سے روکنے والا یا تو خود وہابی ہے یا وہابیوں کے پاس اٹھنے بیٹھنے والا۔ ایسے آدمی سے دور رہو ورنہ اس کی صحبت تمہیں بھی بگاڑ دے گی۔

سوالات۔سبق (۳)

۱۔ سلام کب کیا جاتا ہے؟
۲۔ صرف انگلیوں یا ہتھیلیوں کے اشارے سے سلام کیسا ہے؟
۳۔ مصافحہ کرنے کا صحیح طریقہ کیا ہے؟
۴۔ فجر اور عصر کے بعد مصافحہ کرنا کیسا ہے؟

مدرسہ (۴)

سعید تم ابھی تک سو رہے ہو۔ نماز بھی نہیں پڑھی جلدی اٹھو پیشاب یا پاخانے کو جاؤ اور وضو کر کے نماز پڑھو اور ناشتہ کرو مدرسہ کا وقت ہو گیا ہے دیر ہو جائے گی تو مولوی صاحب مرغا بنائیں گے۔ آج جمعرات ہے۔ آموختہ سنا جائے گا۔ رات ہم نے بڑی آپا کو سب کتاب سنا دی انہوں نے شاباش دی۔ اماں جان نے بھی کتاب کو سنا وہ کہہ رہی تھیں کہ مولوی صاحب نے یہ کتاب بڑی عمدہ منگائی ہے اس میں مزے دار باتیں بھی ہیں اور ضروری مسئلے بھی ہیں نجمہ کے لیے بھی یہی کتاب منگاؤں گی۔ دیکھو تو کیسی بری بات ہے کہ ہم مسلمان ہو کر دوسری قوموں کا علم پڑھیں اور اپنا علم چھوڑ دیں جو لوگ اپنے بچوں اور بچیوں، بھائیوں اور بہنوں کو انگریزی پڑھواتے ہیں اور علم دین اور قرآن شریف نہیں پڑھواتے وہ بڑے گنہگار ہوتے ہیں دیکھو بہت سے انگریزی پڑھنے والے نماز اور روزہ بھول گئے اور بہتوں کو تو کلمہ بھی یاد نہیں ہے۔ اس کا گناہ ماں باپ اور پالنے والوں پر بھی ہے۔

ہمارے مولوی صاحب بڑے نیک آدمی ہیں اور ان کے عقیدے بڑے عمدہ ہیں دیکھو میلاد شریف کیسے شوق سے کرتے ہیں۔ ماں باپ کو چاہیے کہ وہ ایسے لڑکوں کو نیک اور صحیح عقیدے رکھنے والے سنی استاد کے پاس پڑھائیں بدمذہبوں کے مدرسہ میں پڑھانا گناہ ہے۔ ہمارے منشی جی ہمیں لکھنا پڑھنا اور بنوٹ (ایک کھیل جو لاٹھی سے کھیلا جاتا ہے) وغیرہ بھی سکھاتے ہیں لڑکیوں کو دینی تعلیم دینا اور سینا پرونا کاتنا

کھانا پکانا بھی سکھانا چاہیے اور انہیں شوہر کی خدمت کرنے اور اس کا کہنا ماننے کا شوق دلانا چاہیے۔ ہمارے ابا نے بھائی صاحب کے ہاتھ میں ایک ناول دیکھ لی اسے چھین کر پھاڑ دیا اور بہت ناراض ہوئے۔ یہ لو مولوی صاحب بھی تشریف لے آئے۔ ان کی تعظیم کے لیے کھڑے ہو جاؤ اور ادب سے اپنی جگہ بیٹھو انگریزی تہذیب سیکھنے والے لڑکے بے ادب ہوتے ہیں وہ استاد کے سامنے ہنستے اور مذاق کرتے رہتے ہیں۔ ننگے سر اور کھلی رانیں پھرتے ہیں بڑوں کو زبان بھی چلاتے ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں ایسی باتوں سے بچائے۔ آمین

سوالات۔سبق (۴)

۱۔ آموختہ کسے کہتے ہیں؟

۲۔ استاد کیسا ہونا چاہیے؟

۳۔ لڑکیوں کو کیا پڑھانا اور سکھانا چاہیے؟

۴۔ کون سے لڑکے بے ادب کہلاتے ہیں؟

❁❁❁❁

علم کی خوبی (۵)

علم سب سے بڑی دولت ہے۔ اسے جتنا خرچ کیا جائے اتنی ہی بڑھتی ہے اگر کسی کے پاس آسمان کے تاروں کے برابر روپے اور اشرفیاں ہوں اور وہ ہر روز ایک خرچ کرتا رہے تو ایک روز ضرور ختم ہو جائیں گی مگر علم کی دولت ہمیشہ بڑھتی ہی رہتی ہے۔ دیکھو قارون کے پاس کتنا خزانہ تھا۔ اس کے خزانوں کی کنجیاں ستر اونٹوں پر لدا کرتی تھیں۔ وہ مر گیا تو خزانہ بھی باقی نہ رہا اب اس کے خزانے سے کسی کو کچھ فائدہ نہیں پہنچ رہا۔ لیکن ہمارے عالموں نے جو علم کے خزانے کتابوں میں چھوڑے ہیں وہ دن بہ دن بڑھتے جاتے ہیں۔ ہم بھی ان سے فائدہ اٹھا رہے ہیں اور ہمارے بعد آنیوالے بھی فائدہ حاصل کریں گے اور وہ کم نہ ہوگا اور ان سے فیض پانے والے بڑھتے ہی جائیں گے۔ علم سے دنیا بھی سدھرتی ہے اور آخرت بھی سنورتی ہے۔ علم بہترین زیور ہے۔ اس کی بدولت آدمی بہت عزت پاتا ہے لوگ اس کا ادب کرتے ہیں اور اس کی بات مانتے ہیں اسے بیٹھنے کے لیے اچھی جگہ دیتے ہیں مگر یاد رکھو کہ جس علم کو لوگوں نے اپنی عقلوں سے ڈھالا ہو یا جو علم دنیا کمانے کے لیے پڑھا جائے اس میں کوئی بڑائی نہیں ساری تعریفیں اور خوبیاں اسی علم کی ہیں جو قرآن مجید اور حدیث شریف سے حاصل کیا جائے۔

حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص کسی راستہ پر علم کے لیے نکلتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے اور طالب علم کو خوش کرنے کے لیے فرشتے اپنے

بازو بچھاتے ہیں۔ دین کی ضروری باتوں کا علم حاصل کرنا ہر مرد اور عورت پر ضروری ہے۔ بچہ اگر علم دین نہ پڑھے تو ماں باپ اسے مار کر پڑھوائیں یتیم بچے کو بھی اس پر مار سکتے ہیں۔لیکن اگر اپنے بچے کو علم دین نہ پڑھنے پر نہ مارا اور یتیم کو مارا تو یہ مارنا صرف غصہ اتارنے کے لیے ہوا۔ سدھارنے کے لیے نہ ہوا۔ پڑھنے میں محنت کرنا چاہیے رات کو کتاب دیکھنے سے بات دل میں جم جاتی ہے۔جو پڑھ کر آؤ اس کو پھیرو (دوہراؤ) اپنے بڑوں کو سناؤ اور اس پر عمل بھی کرو۔

سوالات-سبق (۵)

۱- سب سے بڑی دولت کون سی ہے؟

۲- علم کی بدولت آدمی کو کیا ملتا ہے؟

۳- وہ کون سا علم ہے جو خدا کو بہت پسند ہے؟

۴- علم دین حاصل کرنے میں کیا خوبی ہے؟

ماں باپ کا ادب اور ان کی خدمت (۶)

ماں باپ انسان کی جنت اور دوزخ ہیں یعنی جو ان کو خوش رکھتا ہے اس کے لیے جنت ہے اور جو شخص انہیں خوش نہیں رکھتا وہ دوزخ کماتا ہے مشہور ہے کہ ماں باپ کے پیروں کے نیچے جنت ہے ان کو خوش رکھنے سے اللہ تعالیٰ راضی رہتا ہے جس شخص سے اس کے ماں باپ راضی نہیں ہیں اللہ تعالیٰ بھی اس سے راضی نہیں۔ ماں کا حق باپ سے تین درجہ زائد ہے۔ ہمارے نبی ﷺ نے فرمایا۔ یہ بات کبیرہ گناہوں میں سے ہے کہ آدمی اپنے والدین کو گالی دے۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ کیا کوئی اپنے والدین کو بھی گالی دیتا ہے؟ فرمایا۔ ہاں اس کی صورت یہ ہے کہ یہ دوسرے کے باپ کو گالی دیتا ہے وہ اس کے باپ کو گالی دیتا ہے اور یہ دوسرے کی ماں کو گالی دیتا ہے وہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔

دیکھو بچو صحابہ نے عرب کی جاہلیت کا زمانہ دیکھا تھا ان کی سمجھ میں یہ نہ آیا کہ اپنے ماں باپ کو کوئی کیونکر گالی دے گا یعنی یہ بات ان کی سمجھ سے باہر تھی۔ ہمارے حضور نے اُنہیں بتایا کہ اس کا مطلب دوسرے سے گالی دلوانا اور اب وہ زمانہ گیا کہ بعض لوگ خود اپنے ماں باپ کو گالیاں دیتے ہیں وہ بہت بڑے گنہگار ہیں۔ قرآن شریف کا حکم ہے کہ ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ ان سے عزت سے بات چیت کرو۔ ان سے نرمی کا برتاؤ کرو۔ ان کے سامنے اپنے آپ کو کچھ مت سمجھو جو وہ کہیں وہ کرو اور جس بات سے منع کریں اس کو مت کرو۔ انہیں کسی بات پر مت جھڑکو۔ ہاں اگر

ماں باپ کسی برے کام کا حکم دیں تو ان کا کہا نہیں ماننا چاہیے اور اس کام کو نہیں کرنا چاہیے۔ باپ کے بعد دادا اور بڑے بھائی کا مرتبہ ہے بڑی بہن اور خالہ ماں کی جگہ ہیں۔ چچا بھی باپ کی طرح ہے۔ ان سب سے بھلائی اور احسان کرو۔ اس سے عمر بڑھتی ہے اور برکتیں آتی ہیں۔

سوالات۔ سبق (۶)

۱۔ ماں باپ کو انسان کی جنت اور دوزخ کیوں کہا گیا ہے؟

۲۔ اپنے ماں باپ کو گالی دینے کا کیا مطلب ہے؟

۳۔ ماں باپ کے بارے میں قرآن کا کیا حکم ہے؟

۴۔ ماں باپ کے بعد کس کا مرتبہ ہے؟

دعوت (۷)

آخاہ: آج تو حسین میاں نے بڑی عمدہ شیروانی پہنی ہے۔شاید کہیں جانے کاارادہ ہے۔آؤ ذراان سے مل کرمعلوم کریں۔دیکھوجانے کے لیے بالکل تیار ہیں۔السلام علیکم۔

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہیۓ آج کدھر جانے کاارادہ ہے؟

حسین میاں: بھائی عبدالمصطفیٰ نے دعوت کی ہے۔وہ دیکھو بلانے بھی آ رہے ہیں۔

احمد: لیکن اس روز تو آپ شیخ نتھن کے یہاں دعوت میں نہیں گئے تھے آج کیسے؟

حسین میاں: ارے بھائی یہ بھی کوئی مشکل بات ہے جوتمہاری سمجھ میں نہیں آتی۔شیخ نتھن کے یہاں شادی تھی اس میں گانا بجانا اور کھیل کود سب ہی کچھ ہمارے والدصاحب نہ خود ایسی دعوت میں تشریف لے جاتے اور نہ ہمیں جانے دیتے ہیں۔ان کے نہ جانے کایہ اثر ہوا کہ کل شیخ جی آ کر بہت روۓ اورتوبہ کر گئے کہ اب کبھی کسی مجلس میں یہ ناجائز کام نہیں ہونے دوں گاچنانچہ آج ان کے یہاں پھر کوئی خوشی ہے اور گانا بجانا کھیل کود کچھ نہیں۔اس لیے ابا جان بھی جارہے ہیں اورہمیں بھی چلنے کا حکم دیاہے یہ عبدالمصطفیٰ انہیں کے لڑکے ہیں۔

احمد: سبحان اللہ آج تو بڑی عمدہ بات معلوم ہوئی۔ان شاء اللہ تعالیٰ میں بھی ایسا ہی کروں گا۔

اظہر: کیوں صاحب اگر کوئی شخص دعوت میں نہ جائے تو کیا ہے؟

حسین میاں: وہ دعوت اگر ولیمہ کی ہے تو جس شخص کو بلایا جائے اسے جانا سنت ہے۔ثواب کیوں چھوڑیں۔ولیمہ کے سوا اور دوسری دعوت میں بھی جانا افضل ہے اور اگر یہ شخص روزہ دار نہ ہو تو کھانا بھی کھائے کہ اپنے مسلمان بھائی کی خوشی میں شریک ہو کر اس کا دل خوش کرنا ہے اور اگر روزہ دار ہو تو بھی جائے اور گھر والوں کے لیے دعا کرے۔یہ حکم ہر دعوت کا ہے۔

اظہر: اچھا اب ہم اجازت چاہتے ہیں آپ سے مل کر بڑی خوشی ہوئی۔دو مسئلے بھی معلوم ہو گئے۔السلام علیکم۔

حسین میاں: وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سوالات۔سبق (۷)

۱۔ کون سی دعوت میں نہیں جانا چاہیے؟

۲۔ کس دعوت میں جانا سنت ہے؟

۳۔ اس سبق سے کون سے دو مسئلے معلوم ہوئے؟

۴۔ رخصت ہونے کا اسلامی طریقہ کیا ہے؟

❁❁❁❁

پڑوسی کا حق (۸)

پڑوسیوں پر احسان کرنا چاہیے۔ جو شخص اپنے پڑوسیوں کو تکلیف دیتا ہے وہ پکا مسلمان نہیں پڑوسیوں میں اللہ کے نزدیک وہ بہتر ہے جو اپنے پڑوسی کا بھلا چاہے جس کی خوشی ہو کہ وہ اللہ ورسول سے محبت کرے یا اللہ ورسول اس سے محبت کریں تو اسے چاہیے کہ اپنے پڑوسیوں کے ساتھ احسان کرے اور انہیں خوش رکھے، سچا مسلمان وہ نہیں ہے جو خود پیٹ بھر کھائے اور اس کا پڑوسی بھوکا رہے۔ پڑوسی تین قسم کے ہوتے ہیں پہلا مسلمان اور رشتہ والا پڑوسی، دوسرا مسلمان پڑوسی، تیسرا کافر پڑوسی پہلے کے تین حق ہیں۔ مسلمان ہونا، رشتہ دار ہونا، اور پڑوسی ہونا اور دوسرے کے دو حق ہیں مسلمان ہونا اور پڑوسی ہونا اور تیسرے کا صرف ایک حق ہے، یعنی پڑوسی ہونا۔

کافر اور بدمذہب یا برے عقیدے والوں کے پڑوس سے بچنا چاہیے

ہمارے نبی ﷺ سے ایک شخص نے عرض کیا کہ یارسول اللہ فلاں عورت کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ بڑی نمازی ہے بہت روزے رکھتی ہے اور خیرات بھی بہت کرتی ہے مگر یہ بات بھی ہے کہ وہ اپنے پڑوسیوں کو زبان سے تکلیف پہنچاتی ہے۔ آپ نے فرمایا وہ جہنم میں ہے انہوں نے پھر کہا کہ یارسول اللہ فلاں عورت کے متعلق لوگ کہتے ہیں کہ وہ نماز روزہ اور خیرات کم کرتی ہے مگر اپنی زبان سے پڑوسیوں کو نہیں ستاتی آپ نے فرمایا: وہ جنت میں ہے۔

مسلمان پڑوسی کا حق یہ ہے کہ جب وہ مدد مانگے تم اس کی مدد کرو۔ جب وہ

ادھار مانگے ادھار دو۔ اسے کسی چیز کی ضرورت ہو تو اسے دو۔ جب وہ بیمار ہو تو پوچھنے جاؤ۔ اس کے یہاں خوشی ہو تو مبارکباد دو۔ جب اسے کوئی رنج پہنچے تو تسلی دو۔ مرجائے تو جنازے کے ساتھ جاؤ غرض اُس کے اچھے برے میں شریک ہو۔ چھت پر چڑھنے سے اگر دوسروں کے گھروں میں نظر پڑتی ہو تو چھت پر مت چڑھو جب تک کہ پردہ دار دیوار نہ بنالو یا پردہ کا اور کوئی انتظام کرلو۔

بدعہدی اور بیکار جھگڑا کافر پڑوسی سے مت کرو۔ مرتد" (جو کلمہ پڑھ کر اسلام سے پھر جائے)" ایسا پڑوسی ہے، تمہاری کسی محبت کا مستحق نہیں مگر ناحق اسے بھی نہ ستاؤ اپنے کام سے کام رکھو اور اس کا ہونا نہ ہونا برابر جانو۔ یہی حکم ہے ہمارے پاک دین اسلام کا۔

سوالات۔سبق (۸)

۱۔ پڑوسی کتنے قسم کے ہوتے ہیں؟

۲۔ اچھا پڑوسی کون سا ہے؟

۳۔ پڑوسی کو زبان سے تکلیف دینے میں کیا برائی ہے؟

۴۔ مسلمان پڑوسی کا کیا حق ہے؟

ریل گاڑی (۹)

بچو! تم نے ریل گاڑی ضروری دیکھی ہوگی۔اس میں بیٹھ کر کہیں آئے گئے بھی ہو گے۔دیکھو یہ بے جان چیز اپنا کام برابر کرتی رہتی ہے۔اپنے سینہ میں آگ بھر کر دوڑتی پھرتی ہے۔اس کا ڈرائیور جدھر موڑتا ہے ادھر ہی کو چلتی ہے بچو تم بھی اس کی طرح اپنے کام میں لگے رہو۔اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت اپنے دل میں جماؤ اور اللہ اور اس کا رسول جدھر کو اور جس راستے پر چلائیں اسی راستے پر چلو۔اب ہم تمہیں سفر کرنے کے متعلق اچھی اچھی باتیں بتاتے ہیں ان پر عمل کیا کرو۔ہمیشہ آرام پاؤ گے۔

۱۔ جمعرات، ہفتہ اور پیر کا دن سفر کے لیے بہت اچھا ہے اور صبح کا وقت مبارک ہے۔جمعہ کے دن بعد نماز جمعہ سفر کرنا چاہیے۔

۲۔ سفر کا ضروری سامان اپنے ساتھ رکھو اگر تمہیں اس کی ضرورت نہ پڑی، اور کسی کو ضرورت کے وقت دے سکے، تو وہ تمہیں کتنی دعائیں دے گا۔

۳۔ سفر دُور کا ہو تو کپڑے وغیرہ زیادہ رکھو کیا معلوم کب لوٹنا ہو۔

۴۔ اپنے والدین سے اجازت بھی لو۔ان کی اجازت ضروری ہے اور بڑوں کی دعائیں بھی لو کہ دعا سے آفتیں ٹل جاتی ہیں۔

۵۔ گھر سے خوشی خوشی نکلو۔

۶۔ جب سواری پر بیٹھو تین بار بسم اللہ پڑھ لو۔

۷- جب تین آدمی یا تین سے زیادہ مل کر سفر کریں تو ایک کو سردار بنالو۔ سردار سمجھدار کو بناؤ۔

۸- سواری سے اترتے اور اس پر چڑھتے وقت ہوشیاری سے کام لو۔ دیکھ لو کچھ رہ تو نہیں گیا۔

۹- راستہ میں پیشاب، پاخانہ یا کسی اور کام کے لیے دور مت جاؤ اس میں خطرہ ہے۔

۱۰- جب اس بستی پر نظر پڑے جس میں جانا یا ٹھہرنا چاہتے ہو تو خدا کا شکر ادا کرو اور دعا مانگو۔

۱۱- جس شہر میں جاؤ وہاں کے سنی عالموں اور شریعت پر چلنے والے فقیروں سے بھی ملو اور مزاروں پر بھی حاضری دو فضول سیر و تماشہ میں وقت نہ کھوؤ۔

۱۲- جب گھر واپس آؤ تو گھر والوں کے لیے کچھ تحفہ بھی لاؤ۔

۱۳- بغیر خبر دیئے ہوئے رات کو گھر واپس مت آؤ۔

۱۴- علم دین پڑھنے کے لیے اگر والدین سفر کی اجازت نہ دیں تو سفر نہیں چھوڑنا چاہیے اور یہ نافرمانی نہیں ہوگی۔

۱۵- خبردار خبردار راستہ میں نماز سے غافل مت ہونا۔ مگر چلتی ٹرین میں سنت فجر اور فرض و واجب نہ پڑھو اور پڑھنا پڑ جائے تو منزل پر پہنچ کر دہرالو۔

سوالات۔ سبق (۹)

۱- مسلمان کو کس راستے پر چلنا چاہیے؟

۲- کون سا دن اور وقت سفر کے لیے اچھا اور مبارک ہے؟

۳- کسی بستی میں پہنچ کر کس سے ملنا اور کہاں جانا چاہیے؟

۴- چلتی ٹرین میں کون سی نماز نہیں پڑھنی چاہیے؟

چاند سورج (۱۰)

سورج کو آفتاب، خورشید، شمس اور مہر بھی کہتے ہیں اور چاند کو قمر اور ماہ بھی کہا جاتا ہے۔ ہر مہینے کی پہلی تاریخ کے چاند کو ہلال اور چودھویں تاریخ کے چاند کو بدر کہتے ہیں۔ سورج اور چاند کی روشنی نہ ہو تو اندھیرا ہی اندھیرا ہو جائے اور بڑی مصیبتیں اٹھانی پڑیں۔ سورج کی گرمی سے غلہ پکتا ہے۔ جسے تمام دنیا کھاتی ہے اگر اس کی گرمی نہ ہو تو مخلوق بھوکوں مر جائے اور سب کاروبار ختم ہو جائے۔

چاند اور سورج میں گہن بھی لگتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے اپنے بندوں کو ڈراتا ہے لہٰذا جب چاند یا سورج میں گہن لگے تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا چاہیے اور دعا مانگنا چاہیے اور گناہوں سے بھی توبہ کرنی چاہیے۔ اس وقت نماز گہن پڑھی جاتی ہے۔ ہاں اگر ایسے وقت گہن لگے کہ نماز کا وقت نہ ہو تو نماز نہ پڑھیں بلکہ دعا کرتے ہیں۔ ایسے ہی جب تیز آندھی آئے یا لگاتار بارش، برسے یا کثرت سے اولے پڑیں یا بجلیاں گریں یا تارے کثرت سے ٹوٹیں یا طاعون ہیضہ اور دوسری وبائی بیماریاں پھیلیں یا زلزلے آئیں یا دشمن کا ڈر ہو غرض کوئی ڈراؤنی اور خطرناک چیز پائی جائے تو بھی نماز پڑھنا اور دعا مانگنا اور توبہ کرنا چاہیے۔

یہ بھی یاد رکھو کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آفتاب شیطان کے سینگ کے ساتھ نکلتا ہے جب اونچا ہو جاتا ہے تو شیطان جدا ہو جاتا ہے پھر جب سر کی سیدھ پر آتا ہے تو شیطان اس سے قریب ہو جاتا ہے اور جب سورج ڈھل جاتا ہے تو ہٹ جاتا ہے

پھر جب ڈوبنا چاہتا ہے تو شیطان اس کے پاس آجاتا ہے جب غروب ہو جاتا ہے علیحدہ ہو جاتا ہے تو ان تین وقتوں میں نماز نہ پڑھو۔ سورج نکلتے اور ڈوبتے اور ڈھلتے وقت نماز پڑھنا گناہ ہے۔

بچو ہمارا دین اسلام بھی چاند سورج کی طرح ہے، یہ تمام دنیا میں ہدایت کی روشنی ڈال رہا ہے۔ ہر کافر اور مسلمان اس کی روشنی سے فائدہ حاصل کر رہا ہے کافروں کو اس سے یہ فائدہ ہے کہ وہ دنیا میں موجود ہیں۔ اگر دنیا میں اسلام اور اس کے پیرو کار نہ ہوں تو کافر ختم ہو جائیں بلکہ جب اسلام اور اس کے ماننے والے زمین پر نہ رہیں گے تو دنیا ہی ختم ہو جائے گی اور قیامت آجائے گی تو ہمارا اسلام دنیا کو فائدہ پہنچا رہا ہے۔ اس کی گرمی اور جوش سے عبادتوں اور نیک کاموں کے پھل تیار ہوتے ہیں۔ دیکھو جب تک مسلمان اسلام کے جوش سے فائدہ اٹھاتے رہے دنیا میں کتنی اچھائیاں اور سچائیاں اور بھلائیاں تھیں اور اب جب کہ مسلمان کا جوش ٹھنڈا ہو گیا ہے دنیا میں برائیاں اور بدکاریاں بڑھتی جارہی ہیں بچو اپنے دل میں مذہب کا جوش پیدا کرو تا کہ تم سے بھی برائیاں اور خرابیاں دور ہوں اور تمہارے دوستوں اور برابر والوں میں بھی نیک کام کرنے کا شوق آئے۔ نماز پڑھنے، سنی دیندار عالموں کے پاس بیٹھنے، اور مسائل کی کتابیں دیکھنے سے یہ جوش پیدا ہوتا ہے۔ بچو تم بھی یہ کام کیا کرو۔

سوالات۔سبق (۱۰)

۱- بلال اور بدر کسے کہتے ہیں؟

۲- گہن کے وقت کیا کرنا چاہیے؟

۳- نماز پڑھنا کس وقت منع ہے؟

۴- جب سچے مسلمان دنیا میں نہ رہیں گے تو کیا ہوگا؟

قرآن شریف (۱۱)

قرآن شریف اللہ کا کلام ہے اس پر اسلام اور اس کے احکام کا دارومدار ہے۔اس میں غور کرنا آدمی کو خدا تک پہنچاتا ہے جولوگ اس پر ایمان لاتے اور اس پر عمل کرتے ہیں۔ان کے لیے بلندی ہے اور جو اس پر ایمان نہیں لاتے یا اس پر عمل نہیں کرتے ان کے لیے پستی ہے۔جس کے جوف (سینے یا پیٹ) میں کچھ قرآن نہیں ہے وہ اجڑے ہوئے مکان کی طرح ہے، جوشخص کتاب اللہ کا ایک حرف پڑھے گا اس کو ایک نیکی ملے گی جو دس نیکیوں کے برابر ہوگی جو مسلمان قرآن شریف پڑھے اور اس پر عمل کرے اس کے والدین کو قیامت کے دن تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی سورج سے اچھی ہے اور اس کے گھر والوں میں سے دس شخصوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی شفاعت قبول فرمائے گا جب کہ قرآن شریف یاد کرلے۔اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام جانے۔جس طرح لوہے میں زنگ لگ جاتا ہے ویسے ہی دلوں میں بھی زنگ لگ جاتا ہے اور جب آدمی موت کو یاد کرتا ہے اور قرآن شریف کی تلاوت کرتا ہے تو اس سے دل چمک جاتا ہے۔قیامت کے دن قرآن شریف اپنے پڑھنے والوں کی سفارش کرے گا۔

ایک آیت کا حفظ کرنا ہر عاقل بالغ پر فرض عین یعنی لازم ہے اور پورے قرآن مجید کا حفظ کرنا فرض کفایہ یعنی ایک نے حفظ کرلیا تو سب کے ذمہ سے یہ فرض اتر گیا اور اگر کسی نے بھی حفظ نہ کیا تو سب گنہگار ہوئے اور سورہ فاتحہ اور دوسری چھوٹی سورتیں یا تین چھوٹی چھوٹی آیتیں یا ایک بڑی آیت یاد کرنا ہر مکلف پر واجب اور ضروری ہے۔قرآن مجید دیکھ کر پڑھنا زبانی پڑھنے سے اچھا ہے اس لیے کہ یہ پڑھنا بھی ہے اور دیکھنا اور ہاتھ سے چھونا بھی اور یہ سب عبادت ہیں۔تلاوت کے شروع میں اعوذ پڑھنا واجب ہے درمیان میں

کوئی دنیا کا کام کرو تو پھر اعوذ پڑھ لو۔ سورہ توبہ سے اگر تلاوت شروع کی تو اعوذ باللہ بسم اللہ پڑھ لو ہاں بیچ میں آجائے تو اب بسم اللہ بھی پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ نیا اعوذ باللہ جو آج کل حافظوں نے نکالا ہے اور سورہ توبہ سے پہلے پڑھتے ہیں وہ بے اصل ہے۔

قرآن شریف کے پڑھنے میں کم از کم اتنی آواز ضروری ہے کہ آدمی خود سن سکتا ہو اگر اتنی آواز نہ ہوگی تو قرآن مجید پڑھنا معتبر نہ ہوگا اور نماز بھی نہیں ہوگی۔ بازاروں اور جہاں لوگ کام کر رہے ہوں وہاں زور سے قرآن مجید نہیں پڑھنا چاہیے۔ بہت سے آدمی بلند سے پڑھیں یہ حرام ہے اکثر تیجوں (فاتحہ سوئم) میں ایسا ہوتا ہے کہ سب زور سے پڑھتے ہیں۔ مسئلہ یہ ہے کہ جہاں چند لوگ پڑھنے والے ہوں آہستہ پڑھیں۔

گرمیوں کی صبح کو قرآن مجید ختم کرو اور جاڑوں (سردیوں) میں شام کو ختم کرو۔ تین دن سے کم میں ختم مت کرو۔ قرآن مجید بوسیدہ ہو جائے اور تلاوت کے قابل نہ رہے اور ورق ضائع ہو جانے کا خیال ہو تو ایک پاک کپڑے میں لپیٹ کر احتیاط کی جگہ دفن کر دو یا لحد بنا کر دفن کر دو یا لحد بنا کر اس میں رکھو یا اس پر تختہ لگا کر چھت بنا کر مٹی ڈال دو تا کہ مٹی قرآن شریف پر نہ گرے۔ قرآن شریف کو جلانا نہ چاہیے۔ صرف خیر و برکت کے لیے بھی قرآن شریف گھر میں رکھنا ثواب کا کام ہے۔ قرآن شریف پڑھتے وقت اگر کہیں اٹھ کر جاؤ تو اسے بند کر دو اور اسے جزودان یا غلاف میں رکھا کرو۔ قرآن شریف کی توہین کرنے سے ایمان جاتا رہتا ہے۔

سوالات۔سبق (۱۱)

۱۔ قرآن کریم پڑھنے کا ثواب کیا ہے؟

۲۔ کتنا قرآن پاک حفظ کرنا فرض اور واجب ہے؟

۳۔ قرآن مجید پڑھنے میں کتنی آواز ضروری ہے؟

۴۔ قرآن عظیم بوسیدہ ہو جائے تو کیا کرنا چاہیے؟

کھانے کے آداب (۱۲)

ہمیں ہمارے اسلام نے تمام باتیں بتادی ہیں اور ہمیں کسی چیز میں دوسری قوموں کا محتاج نہیں رکھا۔ وہ لوگ بڑے بدنصیب ہیں جو اسلامی طریقوں کو چھوڑ کر نصرانیوں یا یورپ کی دوسری قوموں کے راستوں پر چلتے ہیں اور مزے کی بات یہ ہے کہ وہ باتیں پھر بھی اپنے اندر پیدا نہیں کر سکتے۔ آج ہم تمہیں کھانے کے آداب اور ضروری مسائل بتاتے ہیں۔ انہیں پڑھو اور ان پر ہمیشہ عمل کرو اور جو نہیں جانتے انہیں بھی بتاؤ اور سکھاؤ۔ بڑے فوائد اور ثواب پاؤ گے۔

۱- کھانا کھانے سے پہلے اور بعد میں دونوں ہاتھ گٹوں تک دھوؤ۔ بعض لوگ صرف ایک ہاتھ یا فقط انگلیاں اور بعض صرف چٹکیاں دھو لیتے ہیں اس سے سنت کا ثواب نہیں ملتا۔ بعد میں تین دفعہ کلی کرنا بھی سنت ہے۔

۲- بسم اللہ پڑھ کر شروع کرو اگر شروع میں بھول جاؤ تو جب یاد آئے یہ کہو:
بِسْمِ اللّٰہِ فِیْ اَوَّلِہٖ وَ آخِرِہٖ۔
بِسمِ اللّٰہ زور سے پڑھو تاکہ ساتھ والوں کو اگر یاد نہ ہو تو یاد آجائے۔

۳- سالن کا پیالہ یا چٹنی کی پیالی یا کوئی اور چیز روٹی پر مت رکھو۔

۴- ہاتھ کو روٹی سے نہ پونچھو۔

۵- تکیہ لگا کر یا ننگے سر یا بائیں ہاتھ کو زمین پر ٹیک دے کر کھانا مت کھاؤ بلکہ بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھو اور دائیں کو کھڑا رکھو یا دونوں گھٹنے کھڑے

کر کے بیٹھو۔

۶- روٹی یا ڈبل روٹی کا کنارہ توڑ کر بیچ میں سے مت کھاؤ۔ پوری روٹی کھاؤ۔ ہاں اگر کنارے کچے ہوں تو حرج نہیں۔

۷- ہاتھ سے لقمہ چھوٹ کر دسترخوان پر گر جائے تو اسے اٹھا کر کھا لو۔ اس سے شیطان مایوس ہو جاتا ہے۔

۸- رکابی (پلیٹ) یا پیالے کا جو کنارہ تم سے قریب ہو وہاں سے کھاؤ۔ ہاں اگر طباق (تھال) میں کئی طرح کی چیزیں ہوں تو ادھر ادھر سے کھانے کی اجازت ہے۔

۹- گرم کھانا نہ کھاؤ۔ کھانے پر سانس پھونکنا اور سونگھنا نہ چاہیے۔

۱۰- کھانا کھاتے وقت بالکل چپ رہنا مجوسیوں کا طریقہ ہے لہٰذا اچھی اچھی باتیں بھی کرتے جاؤ۔

۱۱- کھانے کے بعد انگلیاں چاٹ کر صاف کرلو۔

۱۲- حدیث شریف میں آیا ہے کہ کھانے کے بعد جو شخص برتن چاٹتا ہے تو وہ برتن اس کے لیے دعا کرتا ہے کہ اللہ تجھے جہنم کی آگ سے آزاد کرے جس طرح تو نے مجھے شیطان سے آزاد کیا۔

۱۳- نمک کی چیز سے کھانا شروع کرو اور نمک ہی پر ختم کرو اس سے ستر بیماریاں دور ہوتی ہیں۔

۱۴- کھانا اگر پسند نہ ہو مت کھاؤ۔ اس میں نہ عیب بتاؤ نہ برا کہو۔

۱۵- کھانے کے بعد خدا کا شکر ادا کرو اور جب سب لوگ فارغ ہو جائیں تو زور سے شکر ادا کرو تا کہ سب شکر خدا بجا لائیں۔

اب اور ضروری مسئلے سنو۔ بھوک سے کم کھانا چاہیے۔ بھوک بھر بھی کھا سکتے

ہیں ۔بھوک سے زیادہ کھانا حرام ہے ہاں اگر روزہ رکھنے یا مہمان کی وجہ سے زیادہ کھا لیا تو کوئی حرج نہیں ۔جب تم کھانا کھا رہے ہو اور دوسرا آدمی آجائے تو اسے کھانے پر بلانا اچھی بات ہے صرف دکھاوے کے لیے نہ پوچھنا چاہیے ایک رواج یہ ہے کہ جب کھانے کو پوچھا جاتا ہے تو وہ کہتا ہے بسم اللہ یہ نہ کہنا چاہیے ۔ہمارے علماء نے اس سے بہت سخت منع فرمایا ہے بلکہ ایسے موقع پر دعا کے الفاظ کہنا بہتر ہے مثلاً اللہ تعالیٰ برکت دے زیادہ دے ۔

مسلمانوں کے کھانے کا طریقہ یہ ہے کہ فرش وغیرہ پر بیٹھ کر کھاتے ہیں ۔میز کرسی پر کھانا نصاریٰ کا طریقہ ہے ہمیں اس طریقہ پر چلنا چاہیے جو اسلام کا سکھایا اور بزرگوں کا بتایا ہوا ہے اور آج کل کھڑے ہو کر کھانے پینے کا جو رواج چل رہا ہے وہ اور بھی برا ہے اور حدیث شریف کے خلاف ہے اسی طرح جوتے پہنے ہوئے یا ننگے سر کھانا بے ادبی میں شمار ہے ۔راستہ اور بازار میں کھانا بری بات ہے ۔جو چیز خریدو، گھر لاؤ اور بھائی بہنوں میں مل بانٹ کر کھاؤ ۔سالن وغیرہ میں مکھی گر پڑے تو اسے غوطہ دے کر پھینک دو اور اسے استعمال میں لاؤ ۔ایسے سالن وغیرہ کو پھینک دینا، اپنا مال برباد کرنا ہے اور یہ خدا اور رسول کو سخت ناپسند ہے ۔

سوالات ۔سبق (۱۲)

۱۔ کھانے سے پہلے اور بعد میں کون سا کام سنت ہے؟

۲۔ کون سی چیز پہلے اور بعد میں کھانی چاہیے؟

۳۔ کھانے پینے کی چیز میں مکھی گر جائے تو کیا کرنا چاہیے؟

۴۔ کھانے کا اسلامی طریقہ کیا ہے؟

پانی کا بیان (۱۳)

پانی کو بسم اللہ کہہ کر داہنے ہاتھ سے تین سانسوں میں پیو۔ ہر مرتبہ برتن کو منہ سے ہٹا کر سانس لو۔ پہلی اور دوسری مرتبہ ایک ایک گھونٹ پیو اور تیسرے سانس میں جتنا پینا ہو پی لو۔ اس طرح پینے سے پیاس بجھ جاتی ہے اور تندرستی کے لیے بھی مفید ہے پانی پر سانس پھونک کر نہ پینا چاہیے اگر کوڑا یا تنکا وغیرہ نظر آئے تو اسے گرادو۔ کھڑے ہو کر نہ پیو۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔ ہاں وضو کا بچا ہوا پانی اور آبِ زمزم کھڑے ہو کر پینا مستحب ہے اس سے بدن میں برکت پیدا ہوتی ہے۔ پیٹ کے بل جھک کر پانی میں منہ ڈال کر مثلاً (نہر یا ندی سے) پینا بہت بری بات ہے۔

دونوں ہاتھوں کا چلو بنا کر اس سے پانی پیو اور برتن ہو تو برتن سے پیو اور جب چلو سے پیو تو پہلے ہاتھوں کو دھو ڈالو۔ پانی کو چوس چوس کر پیو۔ غٹ غٹ بڑے بڑے گھونٹ کر کے مت پیو۔ بعض لوگ بائیں ہاتھ سے کٹورا یا گلاس لے کر پانی پیتے ہیں اور خاص کر کھانا کھاتے وقت دائیں ہاتھ سے پانی پینا خلاف تہذیب جانتے ہیں۔ یہ ہم مسلمانوں کی تہذیب نہیں یورپ کی تہذیب ہے۔ آج کل کی یہ بھی تہذیب ہے کہ گلاس میں پانی پینے کے بعد جو پانی بچتا ہے اسے پھینک دیتے ہیں کہ اب وہ پانی جھوٹا ہو گیا ہے دوسروں کو نہیں پلایا جائے گا یہ ہندوؤں سے سیکھا ہے۔ اسلام میں چھوت چھات نہیں ہے اگر وہ پانی پھینک دیا جائے گا تو اسراف ہوگا اور پھینکنے والا گنہگار ہوگا بشرطیکہ کلی کر کے پانی پیا ہو۔ مشک کے دہانے سے منہ لگا کر پانی پینا مکروہ ہے۔ اسی طرح صراحی کی گردن سے بھی پانی پینا مکروہ ہے لوٹے کی ٹونٹی سے پانی پینا ہو تو پہلے لوٹے میں دیکھ لو کہ کچھ ہے تو نہیں۔

گرمیوں کے زمانے میں آنے جانے والوں کے لیے پانی کا انتظام کرنا بڑے ثواب کا کام ہے۔ سبیل کا پانی مالدار بھی پی سکتا ہے۔ مگر وہاں سے گھر لے جانا جائز نہیں ہے

جب تک کہ سبیل والا اجازت نہ دے دے کیونکہ وہاں پانی پینے کے لیے رکھا گیا ہے۔ گھر لے جانے کے لیے نہیں۔ جاڑوں (سردیوں) میں اکثر جگہ مسجد کے سقایہ (ٹنکی، گیزر) میں پانی گرم کیا جاتا ہے تاکہ نمازی وضو اور غسل کریں۔ یہ پانی بھی وہیں استعمال کرنا چاہیے گھر لے جانا جائز نہیں ہے۔ اسی طرح مسجد کے لوٹوں کو بھی وہیں استعمال کرنا چاہیے۔ بعض لوگ مسجد کے لوٹوں میں پانی بھر کر لے جاتے ہیں یہ ناجائز ہے گرمیوں میں مسجد میں ٹھنڈے پانی کے گھڑے (یا کولر) رکھ دیئے جاتے ہیں وہ بھی نمازیوں کے لیے ہوتے ہیں گھر نہیں لے جاسکتے۔

بچو! اسلامی تہذیب سیکھو خدا کو یہی پسند ہے۔ ایک واقعہ سنو حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ ایک صحابی ہیں وہ کھانا کھا رہے تھے ان کے ہاتھ سے لقمہ گر گیا۔ انہوں نے اٹھایا اور صاف کر کے کھالیا۔ کچھ گنواروں نے یہ دیکھ کر آپس میں کنکھیوں سے اشارہ کیا کہ دیکھو کیسی بدتمیزی ہے۔ کسی نے آپ سے یہ بات بیان کر دی کہ گنوار اسے برا سمجھ رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا میں ان لوگوں کی وجہ سے اس چیز کو نہیں چھوڑ سکتا جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہے۔ ہمیں حکم تھا کہ جب لقمہ گر جائے اسے صاف کر کے کھالو شیطان کے لیے نہ چھوڑو۔ دیکھو انہیں اسلامی تہذیب کتنی پیاری تھی۔ ہم بھی مسلمان ہیں ہمیں بھی اسلامی تہذیب اتنی پیاری ہونی چاہیے۔

سوالات ــ سبق (۱۴)

۱- پانی پینے کا صحیح طریقہ کیا ہے؟

۲- چشمے یا نہر وغیرہ سے پانی کس طرح پینا چاہیے؟

۳- سبیل یا مسجد کا پانی گھر لے جانا کیسا ہے؟

۴- دسترخوان پر لقمہ گر جائے تو کیا کرنا چاہیے؟

اچھی اچھی باتیں (۱۴)

بچو!

۱- شام کے وقت بے ضرورت باہر نہ نکلو اس وقت شیطان اور جن پھیلتے ہیں۔

۲- دروازہ کو بسم اللہ کہہ کر بند کرو جب دروازہ اس طرح بند کیا جائے گا۔ شیطان (خواہ چور) اسے نہیں کھول سکتا ہے۔

۳- بسم اللہ پڑھ کر برتنوں کو ڈھانک دو۔ ڈھانکو نہیں تو یہی کرو کہ اس پر کوئی آڑی چیز رکھ دو۔

۴- چراغوں کو بجھا دو کہ کبھی چوہا بتی گھسیٹ کر لے جاتا ہے اور گھر جل جاتا ہے۔ مسلم شریف کی ایک روایت میں ہے کہ سال میں ایک رات ایسی ہوتی ہے کہ اس میں (کوئی خاص) وباء اترتی ہے۔ جو برتن چھپا ہوا نہیں ہے یا مشک (پانی کا برتن) کا منہ بندھا ہوا نہیں ہے اگر وہ وباء وہاں سے گزرتی ہے تو اس میں اتر جاتی ہے۔

۵- سوتے وقت اپنے گھروں میں آگ مت چھوڑا کرو۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب رات میں کتے کا بھونکنا یا گدھے کی آواز سنو تو اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم پڑھو کہ وہ اُن کو دیکھتے ہیں جس کو تم نہیں دیکھتے اور جب چہل پہل، چلنا بند ہو جائے تو گھر سے کم نکلو کہ اللہ عزوجل اپنی مخلوق میں سے جس کو چاہتا ہے زمین پر منتشر کرتا ہے۔

جب سونے کا وقت آئے تو طہارت کر کے سو جاؤ۔ کچھ دیر داہنی کروٹ پر رخسار کے نیچے داہنا ہاتھ رکھ کر، قبلہ کی جانب منہ کرو، اور پھر بائیں کروٹ پر سو جاؤ۔ سوتے وقت قبر میں سونے کا خیال رکھو کہ وہاں تنہا سونا ہے۔ وہاں صرف سچے عقیدے اور نیک اعمال ہی کام آتے ہیں۔ سوتے وقت آیۃ الکرسی وغیرہ پڑھ لو۔ شیطان سے حفاظت میں رہو گے۔ عشاء کی نماز کے بعد جھوٹے قصے کہانیاں ہنسی مذاق اور دل لگی مت کرو بلکہ دین کی باتیں کرو۔ ہاں اگر مہمان آیا تو اس کے انس کے لیے دنیا کی باتیں بھی کر سکتے ہو مگر جب بات چیت ختم ہو جائے تو پھر دعا وغیرہ پڑھ کر سو جاؤ۔ ماں باپ کو چاہیے کہ جب لڑکے اور لڑکی کی عمر دس سال ہو جائے تو ان کو الگ الگ سلائیں یعنی جب لڑکا اتنا بڑا ہو جائے تو اپنی ماں یا بہن یا کسی اور عورت کے ساتھ نہ سلایا جائے اور نہ اتنی بڑی لڑکی کو بھائی باپ یا چچا وغیرہ کسی مرد کے پاس سونے دیں۔

سوالات۔سبق (۱۴)

۱۔ شام کو بے ضرورت باہر نکلنا کیوں منع ہے؟

۲۔ سونے کا سنت طریقہ کیا ہے؟

۳۔ عشاء کی نماز کے بعد، کون کون سے کام کرنے کی اجازت نہیں؟

۴۔ لڑکے اور لڑکی کو الگ الگ سلانے کا کیا حکم ہے؟

ہمارا لباس[1] (۱۵)

غلام علی: ایک روز عبدالعلی سے ملنے گیا۔ غلام علی کی والد ڈپٹی صاحب تھے اورنئی تہذیب کے عاشق۔ خود بھی انگریزی طریقہ سے رہتے سہتے تھے اور اپنی اولاد کو بھی اسی راستہ پر چلا رہے تھے۔ چنانچہ آج بھی غلام علی کوٹ پتلون پہنے اور ہیٹ لگائے تھا۔ اتفاق سے اس وقت عبدالعلی کے والد بھی گھر میں موجود تھے یہ بیچارے پرانے خیال کے آدمی تھے۔ بدن پر ایک کرتا تھا جس کی لمبائی سنت کے مطابق آدھی پنڈلی تک تھی اور آستین تقریباً ایک بالشت چوڑی تھی ٹانگوں میں ایک پاجامہ تھا جو ٹخنوں سے ذرا اونچا تھا۔ عبدالعلی بھی یہی لباس پہنے بیٹا تھا۔ خیر غلام علی جا کر عبدالعلی کے پاس بیٹھ گیا۔ جب سلام وغیرہ سے فارغ ہوئے تو غلام علی نے عبدالعلی سے کہا کہ یار تمہارے ابا جان تو مالدار آدمی ہیں ان سے کہہ کر تم بھی ہمارے جیسے کپڑے سلوالو۔ پھر تم ہم مل کر ٹہلنے چلا کریں گے۔

عبدالعلی: افسوس! انگریزی تعلیم نے ہم پر یہاں تک اثر ڈالا کہ ہم اپنا مذہب اور رنگ ڈھنگ سب بھول گئے۔ بھلا ہمیں کیا ضرورت ہے کہ اپنے طریقہ کو چھوڑ کر دوسری قوموں کے طریقہ پر چلیں۔

غلام علی: لیکن اس میں حرج بھی کیا ہے ہم نے کوئی انگریزوں کا مذہب تو قبول نہیں کرلیا؟

عبدالعلی: تمہارے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں انگریزوں کی تقلید کرو۔ان کی سی صورت اور چال ڈھال بناؤ ان کے طور طریق کو اختیار کرو اور مسلمانی لباس اور تہذیب سے کوسوں دور رہو پھر بھی کوئی حرج نہ جانو۔ یہ دیکھو تم اپنا پتلون ہی دیکھو اس سے ٹخنے تو کیا ایڑیاں بھی چھپ جائیں گی حالانکہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ٹخنے سے جو نیچا ہو وہ جہنم میں ہے اور ذرا نیکر کو دیکھو یہ اتنا اونچا ہوتا ہے کہ گھٹنے بھی کھلے رہتے ہیں اور رانوں کا کچھ حصہ بھی اور اس طرح بدن کھولے پھرنا حرام ہے۔ غرض کمی پر آئے تو بھی ناجائز اور زیادتی پر آئے تو بھی ناجائز اور اسلام نے جو درمیانی رفتار بتائی اسے بھلا بیٹھے۔کتنی بری بات ہے۔

غلام علی: کیا اس طرح رہنے سہنے میں اور بھی کوئی خرابی ہے؟

عبدالعلی: ہاں کیوں نہیں بہت بڑی خرابی ہے۔ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص کسی قوم کے ساتھ مشابہت کرے اس کے طریقے اختیار کرے تو قیامت کے روز اسی فرقہ میں اٹھایا جائے گا تو کیا تم اس سے نہیں ڈرتے کیا قیامت کے روز جب تم دوبارہ زندہ ہوگے تو نصاریٰ کے گروہ میں ہوگے۔ حضرت امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنے ان لشکریوں کے نام جو عرب سے باہر لڑنے کے لیے نکلے تھے یہ حکم بھیج دیا تھا کہ عجمیوں کی وضع قطع مت بنانا ان کے بھیس سے بچتے رہنا۔ایک وہ تھے اور ایک ہم ہیں کہ ان ہی میں گھسے چلے جا رہے ہیں۔

غلام علی: اچھا لباس کا اسلامی طریقہ کیا ہے؟

عبدالعلی: موٹے کپڑے پہننا اور پرانا ہو جائے تو پیوند لگا کر پہننا اسلامی طریقہ ہے اور جب کہ اللہ نے دیا ہو تو اس کی نعمت ظاہر کرنے کے لیے اچھا لباس بھی پہن سکتے ہیں مگر ایسے کپڑے روزانہ نہ پہنو جن پر تم اترانے لگے اور غریبوں کو جن

کے پاس یہ کپڑے نہیں ہیں بری نظر سے دیکھنے لگو۔ ہاں جمعہ یا عید کے دن یا شادی وغیرہ کے موقع پر عمدہ لباس پہن سکتے ہو مگر گھمنڈ سے بچنا ہی چاہیے۔ بہتر یہ ہے کہ کپڑے نہ نہایت اعلیٰ درجے کے ہوں اور نہ بہت گھٹیا ہوں بلکہ متوسط (درمیانی) قسم کے ہوں سفید کپڑوں کی حدیث شریف میں تعریف آئی ہے لہٰذا ایسے کپڑے پہننا بہتر ہے۔ مرد کو زرد، دھانی، بسنتی، چمپئی، نارنجی وغیرہ رنگ کے کپڑے پہننا بھی جائز ہے۔ ہاں زعفران اور کسم سے رنگے ہوئے کپڑے مرد نہیں پہن سکتا۔ خاص طور پر جن رنگوں میں زنانہ پن ہو مرد بالکل نہ پہنے۔ مردوں کو عورتوں کی وضع قطع اختیار کرنا منع ہے۔ اون اور بالوں کے کپڑے نبیوں کی سنت ہے اور اللہ والوں اور بزرگوں نے بھی صوف یعنی اون کے کپڑے پہنے ہیں۔ صوفی کو اس وجہ سے بھی صوفی کہا جاتا ہے کہ اون کے کپڑے پہنتا ہے اس کے پہننے سے دل میں نور پیدا ہوتا ہے۔

غلام علی: دوست آج تو تم نے بڑی اچھی اچھی باتیں بیان کی ہیں۔ دل خوش کر دیا۔ اچھا اب اجازت چاہتے ہیں۔ ہمارے لیے بھی دعا کرتے رہا کرو۔ میں کل پھر آؤں گا۔ اچھا السلام علیکم۔

عبدالعلی: وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ۔ خدا حافظ

سوالات۔ سبق (۱۵)

۱۔ کسی دوسری قوم کی نقل کرنا کیسا ہے؟

۲۔ لباس کا اسلامی طریقہ کیا ہے؟

۳۔ عمدہ لباس کب پہنا جاتا ہے اور پہنتے وقت کیا خیال رکھنا چاہیے؟

۴۔ مردوں کو خاص کر کون کون سے رنگ نہیں پہننے چاہئیں؟

ہمارا لباس (۲) (۱۶)

دوسرے دن غلام علی، پھر عبد العلی کے یہاں گیا اور آج وہ قمیض پاجامہ اور شیروانی پہنے ہوئے تھا اور سر پر ترکی ٹوپی تھی۔ عبد العلی نے اسے آتے دیکھا تو فوراً اس کے لیے کھڑا ہو گیا اور خوشی خوشی اچھی جگہ پر بٹھایا۔ آج دونوں بہت خوش تھے اور ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنس رہے تھے۔ آخر عبد العلی سے نہ رہا گیا اور اس نے غلام علی سے پوچھا کہ کہو تمہارا کل والا لباس کیا ہوا؟

غلام علی: دوست تمہاری باتوں کا میرے دل پر اثر ہوا۔ میں گھر گیا اور امی جان سے کہا کہ ہم مسلمان ہیں آپ ہمیں مسلمانی لباس پہنائیے ہم انگریزی لباس نہیں پہنیں گے۔ امی جان بھی پرانی وضع کی عورت ہیں وہ بہت خوش ہوئیں اور فوراً کپڑا منگا کر یہ جوڑا سلوایا۔ شیروانی پہلے کی موجود تھی۔

عبد العلی: ماشاء اللہ بہت اچھا کیا۔ دوستی کے یہی معنی ہیں کہ آپس میں اچھی باتیں پھیلائی جائیں اور بری باتوں کو ترک کیا جائے۔ مجھے اس وقت بہت خوشی ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اور زیادہ شوق دے۔

غلام علی: امی جان کی ایک بات سے مجھے بڑی خوشی ہوئی انہوں نے کہا کہ پاجامہ پہننا سنت ہے۔

عبد العلی: ہاں پاجامہ پہننا سنت ہے اور اس کو سنت اس لیے کہتے ہیں کہ ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو پسند فرمایا ہے۔ حضور جس چیز کو پسند فرمالیں وہ بھی سنت

ہے۔اس کے علاوہ حضور کے صحابہ نے اس کو پہنا ہے۔اس میں بڑی خوبی یہ ہے کہ بدن بھی چھپ جاتا ہے اور اچھا بھی معلوم ہوتا ہے ہاں مرد کو ایسا پاجامہ پہننا جس کے پائنچے کے اگلے حصے قدم کی پیٹھ پر آپڑیں یا اتنا نیچا پاجامہ یا تہ بند یا کرتا وغیرہ پہننا کہ ٹخنے چھپ جائیں مکروہ اور ممنوع ہے مگر پاجامہ یا تہ بند بہت اونچا بھی نہ پہننا چاہیے۔ آج کل وہابیوں اور غیر مقلدوں کا طریقہ ہے۔تو دیکھنے والا تمہیں بھی وہابی یا غیر مقلد نہ سمجھ لے۔

غلام علی: اس میں ہمارا کیا قصور ہے۔یہ تو سمجھنے والے کی غلطی ہے۔مسئلے کے تو خلاف نہیں۔

عبدالعلی: یہ کہنا تو درست ہے کہ ہمارا اس میں کوئی قصور نہیں مگر ہم کو ایسے کاموں اور باتوں سے بچنا چاہیے جن پر لوگ انگلی اٹھائیں اور ہمیں برا جانیں۔یہ بھی شریعت کا مسئلہ ہے۔تو ایک کام میں دو ثواب ملیں گے اور شریعت کے دونوں مسئلوں پر عمل ہو جائے گا۔

غلام علی: بھئی واہ یہ بات تو بڑی عمدہ بتائی۔اچھا ریشم کے کپڑے پہننا کیسا ہے؟

عبدالعلی: اللہ تعالیٰ نے ساری نعمتیں ہمارے لیے پیدا کی ہیں بعض چیزوں کو برتنے کی دنیا میں اجازت دے دی اور بعض نعمتیں آخرت کے لیے ہیں۔ ریشم بھی انہیں چیزوں میں سے ہے جو ہم جنت میں استعمال کریں گے یہ تو اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ اس نے ہمیں بعض چیزیں یہاں برتنے کو دے دیں اور بہت سی جنت میں عطا فرمائے گا لہٰذا ریشم کا پہننا دنیا میں مردوں کے لیے حلال نہیں ہے۔عورتوں کے لیے جائز ہے۔ہاں اگر تانا ریشم کا ہو اور بانا سوت کا ہو تو مرد بھی اس کو پہن سکتا ہے اور اگر ایسا کپڑا دیکھنے میں ریشم ہی معلوم ہو تو بھی نہ پہننا چاہیے کہ لوگ بدگمانی میں

پڑیں گے۔

غلام علی: سن اور رام بانس (مصنوعی ساٹن، بوسکی، مصنوعی ریشم) کے کپڑوں کا کیا حکم ہے؟

عبدالعلی: سن اور رام بانس کے کپڑے ریشم تو نہیں ہیں۔ مگر بالکل ریشم کے سے معلوم ہوتے ہیں۔ اس کا پہننا جائز ہے مگر اس سے بچنا چاہیے تاکہ اور لوگ ریشم جان کر اعتراض نہ کریں۔ اس زمانہ میں کیلے وغیرہ کا ریشم چلا ہے جو بہت جلد پہچان میں آجاتا ہے اس کے پہننے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اسی طرح اگر کپڑے کی بناوٹ میں جگہ جگہ ریشم کی دھاریاں ہوں یا ریشم کی پھول یا پتیاں ہوں اور چار انگل سے زیادہ چوڑی نہ ہوں تو پہن سکتے ہیں۔

غلام علی: لباس کے متعلق اور کوئی خاص بات بیان کر دو پھر نماز کا وقت آرہا ہے۔

عبدالعلی: باتیں تو بہت ہیں مگر اتنا سن لو کہ جس کے یہاں موت آئی ہو اسے غم منانے کے لیے سیاہ کپڑے پہننا یا سیاہ بلے لگانا جائز نہیں۔ اسی طرح محرم کی پہلی سے بارھویں تک سیاہ کپڑے نہ پہنو یہ رافضیوں کا طریقہ ہے اور سبز بھی مت پہنو یہ تعزیہ داروں کا طریقہ ہے اور سرخ کپڑے پہننا خارجیوں کا طریقہ ہے۔ دونوں نماز پڑھنے چلے گئے۔

سوالات-سبق (۱۶)

۱- شلوار، پاجامہ یا تہ بند کی لمبائی کتنی ہونی چاہیے؟

۲- کس قسم کی باتوں اور کاموں سے ہمیں بچنا چاہیے؟

۳- ریشم کے کپڑے پہننا جائز ہے یا نا جائز؟

۴- محرم میں کس رنگ کے کپڑے نہ پہنے جائیں؟

ہماری مسجد (۱۷)

آج کل لوگوں نے مسجدوں کو چوپال بنا کر رکھا ہے۔ مسجدوں میں جاتے ہیں، نماز پڑھنے اور ثواب کمانے کے لیے۔ مگر وہاں جا کر دنیا کی گپ شپ میں اپنا وقت گزارتے ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ مسجدوں میں دنیا کی باتیں ہوں گی تم ان کے ساتھ نہ بیٹھو کہ خدا کو ان سے کچھ کام نہیں لہٰذا اس سے بہت بچنا چاہیے مسجد کو راستہ بنانا بھی جائز نہیں مثلاً مسجد کے دو دروازے ہیں اور تم کو کہیں جانا ہے آسانی اس میں سمجھتے ہو کہ ایک دروازے سے داخل ہو کر دوسرے سے نکل جاؤ یہ ناجائز ہے لوگ اس کا خیال نہیں کرتے۔ مسجد کی چھت پر بلاضرورت چڑھنا مکروہ ہے اگرچہ گرمی کے موسم میں نماز باجماعت کے لیے۔

مسجد میں ناپاک چیز لے کر جانا اگرچہ اس سے مسجد خراب نہ ہو ممنوع ہے ایسے ہی جس کے بدن یا کپڑوں پر نجاست ہو اسے بھی مسجد میں نہ جانا چاہیے۔ بہت چھوٹے بچے جن سے نجاست کا گمان ہو مسجد میں نہ لے جائے جائیں۔ جو لوگ جوتیاں مسجد کے اندر لے جاتے ہیں ان کو اس کا بہت خیال کرنا چاہیے کہ جوتے میں نجاست لگی ہو تو پہلے اسے صاف کرلیں مسجد میں وضو کرنا اور کلی کرنا اور مسجد کی دیواروں پر یا چٹائیوں پر یا چٹائیوں کے نیچے یا فرش پر تھوکنا اور ناک سنکنا بہت بری بات ہے اور منع ہے جو جگہ وضو کے لیے بنادی گئی ہے وہاں وضو کرو مگر خبردار کوئی چھینٹ مسجد میں نہ گرنے پائے آج کل دیکھا جاتا ہے کہ وضو کے بعد مونہہ اور ہاتھ سے پانی پونچھ کر مسجد میں جھاڑتے جاتے ہیں یہ ناجائز ہے مسجد کا کوڑا جھاڑ کر ایسی جگہ ڈالنا چاہیے جہاں بے ادبی نہ ہو۔ لوگ اس سے غافل ہیں۔

مسجد میں اپنے لیے سوال کرنا حرام ہے۔ اور ایسے فقیر کو دینا بھی منع ہے۔ کوئی

بدبودار چیز کھا پی کر مسجد میں جانا، ناجائز اور بے ادبی ہے۔ فرشتوں کو اس کی بدبو سے تکلیف ہوتی ہے۔ مٹی کا تیل جلانا مسجد میں اسی وجہ سے ممنوع ہے اذان کے بعد مسجد سے نکلنا جائز نہیں لیکن جو شخص دوسری مسجد کا امام یا اس کی جماعت کا منتظم ہو یا کسی ضرورت سے جائے اور جماعت کے وقت تک لوٹ سکتا ہو تو جا سکتا ہے کیچڑ وغیرہ سے پاؤں سَنا (خراب) ہو تو اسے دھو کر مسجد میں جاؤ۔ جب مسجد میں جاؤ تو ان باتوں کا لحاظ اور خیال رکھو۔

۱۔ بسم اللہ پڑھ کر داہنا قدم مسجد میں رکھو۔

۲۔ اگر لوگ درود و تسبیح یا قرآن شریف اور دینی کتابیں پڑھنے پڑھانے میں مشغول نہ ہوں تو سلام کرو ورنہ خاموش رہو۔

۳۔ دنیا کی بات نہ کرو۔ مسجد میں کلام کرنا نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو۔

۴۔ لوگوں کی گردنیں پھلانگتے مت آؤ جاؤ۔

۵۔ جگہ کے متعلق کسی سے جھگڑا مت کرو بلکہ جہاں جگہ مل جائے بیٹھ جاؤ۔

۶۔ اس طرح مت بیٹھو کہ دوسروں کے لیے جگہ میں تنگی ہو۔

۷۔ نمازی کے سامنے سے مت گزرو یہ بہت سخت گناہ ہے حدیث شریف میں ہے کہ اس میں جو کچھ گناہ ہے اگر گزرنے والا جانتا تو چالیس برس تک کھڑا رہنا اسے گزرنے سے زیادہ پسند ہوتا۔

۸۔ انگلیاں مت چٹکاؤ۔ مسجد کے علاوہ بھی انگلیاں مت چٹکاؤ۔

۹۔ نمازی کی طرف مونہہ کر کے مت بیٹھو کہ اس کا دل بٹے گا۔

۱۰۔ درود شریف یا قرآن شریف وغیرہ پڑھتے رہو۔

۱۱۔ اقامت کہنے والا جب حی علی الصلوٰۃ پر پہنچے تو کھڑے ہو جائے کہ ادب اسی میں ہے۔

۱۲- اگر تمہارے ساتھ اور بھی سمجھدار لڑکے ہوں تو اپنی صف بڑوں سے پیچھے بناؤ اور اگر اکیلے ہو تو کسی صف میں مل جاؤ۔

۱۳- مسجد میں اگر بولنے کی ضرورت پڑے تو آواز بلند مت کرو۔

۱۴- مسجد کی کسی چیز کو خراب مت کرو اور نہ بیکار استعمال کرو۔

۱۵- کوڑا کرکٹ اگر نظر پڑے تو پھینک دو اس کا بہت بڑا ثواب ہے۔

۱۶- اگر جماعت میں دیر اور نماز کا وقت ہو تو دو رکعت نماز نفل ادا کرلو بہت ثواب پاؤ گے۔

اب اور باتیں سنو۔ نماز پڑھنے کے بعد مصلے کو لپیٹ کر رکھ دینا چاہیے یہ ادب اور احتیاط کی بات ہے قبلہ کی طرف قصداً پاؤں پھیلانا مکروہ ہے۔ سوتے میں ہو یا جاگتے میں ایسے ہی قرآن شریف اور کتب دینیہ (دینی کتابوں) کی طرف بھی پاؤں نہ پھیلانا چاہیے۔ نابالغ بچے کا پاؤں قبلہ کی طرف کر کے لٹانا بھی مکروہ ہے۔ یہ لٹانے والے کی برائی مانی جائے گی۔ تیل اگر ناپاک ہو تو مسجد میں جلانے کے لیے مت لے جاؤ جس مصلے پر اللہ تعالیٰ کے نام ہوں اس پر نہ نماز پڑھنا جائز ہے نہ اور کام میں لانا بلکہ اسے اٹھا کر رکھ دینا چاہیے ایسے ہی دسترخوان پر اشعار ہوتے ہیں ان کو بھی استعمال نہ کرنا چاہیے خاص کر بڑی دعوتوں میں کہ اس پر پیر پڑیں گے۔

سوالات۔ سبق (۱۷)

۱- مسجد میں نجس چیز لے کر یا نجس کپڑے پہن کر جانا کیسا ہے؟

۲- مسجد میں اپنے لیے سوال کرنا جائز ہے یا ناجائز؟

۳- نمازی کے سامنے سے گزرنا کیسا ہے؟

۴- قبلہ کی طرف پاؤں پھیلانے کا کیا حکم ہے؟

بڑوں کا ادب (۱۸)

بڑوں کا ادب کرنا بہت ضروری ہے۔ جو بچے اپنے بڑوں کا ادب نہیں کرتے وہ بے ادب کہلاتے ہیں لوگ انہیں اپنے پاس نہیں بیٹھنے دیتے۔ جہاں جاتے ہیں دور دور کہہ کر ہٹا دیئے جاتے ہیں۔ بے ادب اللہ تعالیٰ کے فضل سے بھی محروم رہتا ہے پھر یہ تو سوچو کہ جب تم اپنے بڑوں کا ادب نہیں کرو گے ان کا کہنا نہ مانو گے تو پھر تمہارا ادب کون کرے گا۔ نہ تمہارے چھوٹے تمہارا ادب کریں گے اور نہ تمہارا کہنا مانیں گے۔ لہٰذا اگر اپنا ادب قائم رکھنا چاہو اور یہ چاہو کہ دوسرے لوگ تمہارا خیال کریں اور تمہیں عزت کی نظر سے دیکھیں جہاں جاؤ عزت کی جگہ پاؤ تو اپنے بڑوں کا ادب اور ان کی عزت کرو۔

بوڑھے مسلمان کی تعظیم کرنے والے پر اللہ تعالیٰ بہت انعام فرماتا ہے اور اس کی تعظیم اللہ تعالیٰ کی تعظیم میں سے ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ لوگوں کو ان کے مرتبے میں اتارو یعنی ہر شخص کے ساتھ اسی طرح پیش آؤ جو اس کے مرتبہ کے لائق ہو سب کے ساتھ ایک سا برتاؤ نہ ہو مگر اس کا ضرور خیال رکھو کہ کسی دوسرے کی توہین اور ہتک نہ ہو۔ عالم دین کی تعظیم کا بہت خیال رکھو جب انہیں آتا دیکھو تعظیم کے لیے کھڑے ہو جاؤ اس سے مصافحہ کرو اور ہاتھ چومو بلکہ عالم کے قدم بھی چومنا جائز ہے۔

جو شخص تعظیم کا حق دار نہ ہو اس کے لیے کھڑا نہ ہونا چاہیے۔ جیسے کافر اور بدمذہب جن کے عقیدے سُنیوں کے عقیدوں کے خلاف ہوں اگرچہ وہ مولوی یا پیر

ہی کے لباس میں ہوں اور یوں ہی جو شخص یہ پسند کرتا ہو کہ لوگ میری تعظیم کو کھڑے ہوں اسے بھی اس کے حال پر چھوڑ دو اور بری عادت میں اس کی ہمت نہ بڑھاؤ۔ ہاں جہاں یہ ڈر ہو کہ اگر تعظیم کے لیے کھڑا نہ ہوا تو اس کے دل میں میری طرف سے جلن اور حسد پیدا ہو جائے گا تو اسے حسد اور بغض سے بچانے کے لیے کھڑا ہونا جائز ہے جب کہ وہ مسلمان ہی ہو۔

کوئی شخص مسجد میں بیٹھا ہے یا قرآن شریف پڑھ رہا ہے اور ایسا شخص آ گیا جس کی تعظیم کرنی چاہیے مثلاً محبت سے پڑھانے والا نیک استاد یا باپ یا کوئی اور بزرگ یا عالم دین تو اس حالت میں بھی اس کے لیے تعظیم کو کھڑا ہونا جائز ہے۔ ہاں کسی کی تعظیم کے لیے اس کے سامنے زمین کو چومنا ناجائز اور گناہ ہے اب کھڑے ہونے ہاتھ چومنے اور قدم لینے کے متعلق چند حدیثیں سنو اور انہیں یاد رکھو۔

حضرت زراع رضی اللہ عنہ ایک صحابی ہیں وہ کہتے ہیں کہ جب قبیلہ عبدالقیس کے لوگ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آئے تھے میں بھی ان میں شریک تھا۔ جب ہم مدینے پہنچے تو اپنے ٹھہرنے کی جگہوں سے جلدی جلدی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک ہاتھوں اور پیروں کو بوسہ دیتے یعنی چومتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جو ہم سب کی ماں ہیں وہ کہتی ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا (حضور کی صاجزادی) جب حضور کی خدمت میں حاضر ہوتیں تو حضور ان کے لیے کھڑے ہو جاتے اور ان کا ہاتھ پکڑتے اور ان کو بوسہ دیتے پھر اپنی جگہ بٹھاتے اور جب حضور ان کے یہاں تشریف لے جاتے تو وہ کھڑی ہو جاتیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہاتھ پکڑ لیتیں اور بوسہ دیتیں اور اپنی جگہ حضور کو بٹھا دیتیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں (حدیث شریف کے بیان کو اکثر روایت کرنا کہتے ہیں) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں بیٹھ کر ہم سے باتیں کرتے (وعظ و نصیحت فرماتے) جب حضور کھڑے ہوتے ہم بھی کھڑے ہو جاتے اور اتنی دیر

تک کھڑے رہتے کہ ہم حضور ﷺ کو دیکھ لیتے کہ آپ مکان میں تشریف لے گئے۔ایک روایت میں یہ بھی آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ عصا (لاٹھی وغیرہ) پر ٹیک لگا کر باہر تشریف لائے ہم حضور ﷺ کے لیے کھڑے ہو گئے، ارشاد فرمایا کہ اس طرح نہ کھڑے ہوا کرو جس طرح عجمی کھڑے ہوتے ہیں اور عجمیوں کا طریقہ یہ تھا بلکہ اب بھی ہندوستان میں بہت جگہ یہ رواج ہے کہ امیر اور زمیندار بیٹھا رہتا ہے اور اس کی رعیت ادب کے ساتھ کھڑی رہتی ہے۔اس طرح کھڑے ہونے کی ممانعت ہے۔

ممانعت کی ایک وجہ یہ ہے کہ ایسے کی تعظیم کو کھڑے ہوئے جو اپنے لیے کھڑا ہونا پسند کرتا ہے اور اگر یہ نہ ہو بلکہ کھڑا ہونے والا آنے والے کو تعظیم کے لائق سمجھتا ہے تو یہ کھڑا ہونا ادب ہے۔ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کہ بنی قریظہ اپنے قلعہ سے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے حکم پر اترے حضور ﷺ نے سعد رضی اللہ عنہ کے پاس آدمی بھیجا اور وہ وہاں سے قریب جگہ میں تھے، جب مسجد کے قریب آ گئے، تو حضور ﷺ نے انصار سے فرمایا اپنے سردار کے لیے کھڑے ہو جاؤ یعنی انہیں تعظیم سے لے کر آؤ۔

بچو تم بھی بڑوں کی تعظیم کیا کرو۔اس سے تمہاری عزت ہوگی۔

سوالات۔سبق (۱۸)

۱۔ اپنا ادب رکھنے کا طریقہ کیا ہے؟

۲۔ ہر ایک کو اس کے مرتبے میں رکھنے کا کیا حکم ہے؟

۳۔ وہ کون لوگ ہیں جن کی تعظیم کو کھڑا نہ ہونا چاہیے؟

۴۔ کھڑے ہو کر، تعظیم کا وہ طریقہ کون سا ہے جس سے منع کیا گیا ہے؟

❁❁❁❁

باغ کی سیر (۱۹)

محمود بڑا نمازی لڑکا ہے وہ بڑوں کا ادب کرتا ہے تمام لوگ اس سے محبت کرتے ہیں۔ایک روز وہ صبح کی نماز کے بعد حامد سے ملنے گیا اور یہ سوچا کہ حامد کو ساتھ لے کر باغ کی سیر کو چلیں گے۔جب حامد کے گھر پہنچا تو پہلے اس نے دروازے پر آواز دی اور اندر آنے کی اجازت چاہی جب اجازت مل گئی تو وہ اندر داخل ہوا اور گھر والوں کو سلام کر کے حامد کے پاس بیٹھ گیا۔اس لیے کہ حامد ابھی قرآن شریف پڑھ رہا تھا۔حامد جب قرآن شریف پڑھ کر دعا مانگ چکا تو اس نے قرآن شریف کو جزودان میں لپیٹ کر اونچی جگہ ادب سے رکھ دیا۔دونوں میں سلام علیک ہوئی تو محمود نے کہا کہ آج بڑی ٹھنڈی ہوا چل رہی ہے۔آؤ چل کر باغ کی سیر کریں۔حامد نے اپنے والدین سے اجازت لی اور دونوں باغ کی طرف چل دیئے۔راستہ میں دونوں میں یہ بات چیت ہوئی۔

محمود: دوست حامد آج ہم تمہیں بڑی اچھی باتیں بتائیں گے کل ہی ہمارے مولوی صاحب نے بتائی ہیں تم چونکہ انگریزی پڑھتے ہو لہٰذا بتانا ضروری ہیں تاکہ تم بھی ان پر عمل کرو۔

حامد: بھائی محمود میں اگرچہ انگریزی پڑھ رہا ہوں مگر مذہب کی باتیں سننے کا مجھے بہت شوق ہے۔امی جان نے سختی سے کہہ دیا ہے کہ خبردار کبھی نماز قضا نہ ہو اور نہ کبھی قرآن شریف کی تلاوت چھوٹے۔عجیب قدرت ہے کہ میری سمجھ میں قرآن شریف کے معنی نہیں آتے مگر پڑھنے میں بڑا مزہ آتا ہے اور اسی وجہ سے مجھے مذہب کی باتیں سننے کا شوق ہے پھر انگریزی پڑھنے کے بعد تو صرف سرکاری نوکری مل سکتی

ہے، اور مذہب ہمارے دین اور دنیا دونوں میں کام آتا ہے اور لطف یہ کہ آخرت بھی بنی رہتی ہے ہاں تو وہ باتیں بیان کرو۔

محمود: پہلی بات یہ ہے کہ نئے قلم (پنسل) کا تراشا ادھر ادھر پھینک سکتے ہیں مگر جو قلم استعمال کیا جا چکا ہو اس کا تراشا نہ پھینکنا چاہیے بلکہ احتیاط کی جگہ رکھ دیں اس سے علم بڑھتا ہے۔ یونہی قلم کو احتیاط کی جگہ رکھنا چاہیے اس سے علم میں ترقی ہوتی ہے اور دماغ تیز ہوتا ہے دوسری بات یہ ہے کہ کتاب کے اوپر بعض لوگ دوات وغیرہ رکھ دیتے ہیں یا کتاب کو ہاتھ میں لٹکا کر چلتے ہیں بلکہ بعض لوگ تو کتاب کو پڑھ کر پٹک دیتے ہیں ایسا نہ کرنا چاہیے یہ ادب کے خلاف ہے اسی طرح بعض لوگ کتاب کو توڑ مروڑ کر پڑھتے ہیں یہ بھی ادب کے خلاف ہے۔

حامد: یہ دونوں باتیں تو تم نے بڑی عمدہ بتائیں میں ان پر ضرور عمل کروں گا اچھا اور کیا بات ہے؟

محمود: تیسری بات یہ ہے کہ تمام زبانوں میں عربی زبان افضل ہے۔ ہمارے آقا مولیٰ ﷺ کی یہی زبان ہے پھر قرآن مجید بھی عربی زبان میں اترا اور جنتیوں کی زبان بھی عربی ہوگی۔ تو جو شخص اس زبان کو سیکھے یا دوسروں کو سکھائے اسے بہت ثواب ملتا ہے خود بھی سوچنا چاہیے کہ عربی زبان کا سیکھنا کس قدر ضروری ہے قرآن وحدیث اور دین کی کتابیں عربی ہی میں ہیں اردو میں تو بہت کم ہیں اور وہ بھی بعض غلط مسئلوں سے بھری پڑی ہیں۔

حامد: ہاں یہ بات تو صحیح ہے "بہشتی زیور" کو دیکھ لو اس میں کتنے مسئلے غلط لکھے ہیں بلکہ اس میں تو یہاں تک لکھ دیا ہے کہ سہرا باندھنے والا مشرک و بدعتی ہے۔

محمود: بے شک اس میں بہت مسئلے غلط لکھے ہیں میرے ابا جان کے

پاس وہ کتاب ہے جس سے وہ ان دیوبندیوں پر رد میں کام لیتے ہیں ۔ایک روز آپا جان نے دیکھنے کے لیے اٹھالی ۔ ابا جان ان پر خفا ہوئے اور کہا کہ یہ کتاب اب آئندہ کبھی نہ پڑھنا اس میں غلط سلط باتیں لکھی ہیں ۔ بلکہ جب تمہیں مسئلہ دیکھنا ہو تو ''بہار شریعت'' میں دیکھ لیا کرو ۔(اور اب، خود اس کتاب ''اسلامی گفتگو'' کے مصنف نے، صحیح مسائل پر مشتمل کتاب ''سنی بہشتی زیور'' لکھ دی ہے، جو اردو کے علاوہ انگریزی، ہندی، سندھی، بنگلہ اور فرنچ میں دستیاب ہے)۔ بھلا کیسے غضب کی بات ہے کہ مسلمان کو خواہ مخواہ کھینچ تان کر گنہگار ٹھہراتے ہیں اور کافر و مشرک بناتے ہیں حالانکہ پھول تو ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بہت زیادہ پسند تھے اس میں ناجائز ہونے کی کوئی بات نہیں ۔

اتنے میں باغ آگیا اور یہ دونوں اس میں داخل ہو گئے حامد نے ایک پیڑ کے نیچے سے بہت سے پھول جمع کیے اور محمود سے کہا کہ یہ پھول ہیں میں گھر لے جا کر چھوٹی باجی کو دوں گا۔ وہ میرے لیے ہار بنادے گی اور میں پہنوں گا۔ اس میں کوئی حرج تو نہیں ہے کہ ہم بغیر مالی کی اجازت کے یہ پھول گھر لے جائیں محمود نے جواب دیا کہ نہیں ۔کیونکہ عام طور پر مالک اور مالی کی جانب سے اس کی اجازت ہوتی ہے کہ گرے ہوئے پھول ہر شخص لے سکتا ہے ۔مگر پودوں سے اس وقت تک نہ توڑے جب تک اس کی اجازت نہ لے ۔ یا یہ معلوم ہو جائے کہ انکی بھی اجازت ہے تو بھی حرج نہیں ۔

سوالات ۔سبق (۱۹)

۱۔ کسی کے گھر میں جانے کا صحیح طریقہ کیا ہے؟

۲۔ قلم اور کتاب وغیرہ کو کس طرح رکھنا چاہیے؟

۳۔ عربی زبان میں کیا خوبیاں ہیں؟

۴۔ کسی کے باغ سے پھل پھول لینا کب جائز ہے؟

جمعہ کا دن (۲۰)

بچو! جمعہ کا دن بڑی فضیلت کا دن ہے حضرت آدم علیہ السلام جو تمام انسانوں کے باپ ہیں اسی روز پیدا ہوئے اور اسی روز جنت میں داخل کیے گئے اسی روز انہیں جنت سے اترنے کا حکم ہوا۔ دیکھو ان کے اترنے سے دنیا آباد ہوئی کتابیں اتریں۔ پیغمبر اور رسول آئے، ہمارے لیے برکتیں ہی برکتیں ظاہر ہوگئیں قیامت بھی جمعہ ہی کے دن ہوگی اس روز کثرت سے درود شریف پڑھا کرو۔ اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں جو شخص درود شریف پڑھتا ہے فرشتے اس درود کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کرتے ہیں اور اس سے حضور بہت خوش ہوتے ہیں اس دن میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ اس میں ہر سوال پورا کیا جاتا ہے اور بندہ اس وقت جس چیز کا سوال کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے دیتا ہے جب تک کہ حرام کا سوال نہ کرے۔

تمام جہاں کے سردار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دن اور رات میں چوبیس گھنٹے ہیں کوئی گھنٹہ ایسا نہیں جس میں اللہ جہنم سے چھ لاکھ مسلمان آزاد نہ کرتا ہو جن پر جہنم واجب ہو گیا تھا اور جو مسلمان جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں مرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے قبر کے فتنے سے بچاتا ہے اور اس کے لیے شہید کا اجر لکھا جاتا ہے اور وہ خدا سے اس حال میں ملے گا کہ اس پر کچھ حساب نہ ہوگا۔ جمعہ کی رات روشن رات ہے اور جمعہ کا دن چمکدار دن ہے۔

جمعہ کی نماز میں بہت زیادہ ثواب ہے اس ایک دن کی نماز پڑھنے سے

دس دن کے گناہ معاف کیے جاتے ہیں۔ جو شخص جمعہ کی نماز کو نہیں جاتا اس پر بہت گناہ ہوتا ہے۔ ہمارے آقا ﷺ فرماتے ہیں کہ جو شخص تین جمعے سستی کی وجہ سے چھوڑے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر کر دے گا۔ ایک روایت میں ہے وہ منافق ہے ایک اور روایت میں ہے جو لگاتار تین جمعے چھوڑے اس نے اسلام کو پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا اور فرماتے ہیں ﷺ میں نے قصد کیا کہ ایک شخص کو نماز پڑھانے کا حکم دوں اور جو لوگ جمعہ سے پیچھے رہ گئے ان کے گھروں کو جلا دوں۔

بچو! جمعہ کا بہت احترام کرو اور جب یہ دن آئے تو نہاؤ اچھے اور صاف کپڑے پہنو اگر خوشبو ہو تو ملو اور پھر نماز کو جاؤ اور جب امام خطبہ پڑھے تو چپ رہو۔ کوئی بیکار کام مت کرو۔ خاموشی سے اس طرح بیٹھو جیسے نماز میں بیٹھتے ہو۔ ادھر ادھر مت دیکھو۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جو جمعہ کے روز نہائے، اور اول وقت آئے اور شروع خطبہ میں شریک ہو اور چل کر آئے۔ سواری پر نہ آئے، اور امام سے قریب ہو اور کان لگا کر خطبہ سنے اور لغو کام نہ کرے تو اس کے لیے ہر قدم کے بدلے سال بھر کا عمل ہے۔ ایک سال کے دنوں کے روزے اور راتوں کو قیام (عبادت) کا اس کے لیے اجر ہے۔

جب مسجد میں جاؤ تو لوگوں کی گردنیں پھاندتے ہوئے آگے مت بڑھو جہاں جگہ مل جائے وہیں بیٹھ جاؤ۔ حدیث شریف میں ہے کہ جس نے جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگیں۔ اس نے جہنم کی طرف پل بنایا۔ اس حدیث کا یہ بھی مطلب ہے کہ جس طرح لوگوں کی گردنیں اس نے پھلانگیں۔ اس کو قیامت کے دن جہنم میں جانے کا پل بنا دیا جائے گا کہ اس کے اوپر لوگ چڑھ کر جائیں گے۔ جب نماز سے فارغ ہو جاؤ تو گھر لوٹ آؤ۔ راستہ میں کھیلنا کودنا بری عادت ہے اب کچھ اور باتیں سنو سر پر بالوں کا گچھا رکھنا یعنی سب طرف چھوٹے چھوٹے اور بیچ میں بڑے بال ہوتے ہیں

یہ نصاریٰ کا طریقہ ہے اور ناجائز ہے اگر سر پر بال ہوں تو مانگ بیچ میں نکالو۔ دائیں بائیں نکالنا سنت کے خلاف ہے اسی طرح مانگ نہ نکالنا اور بالوں کو سیدھا رکھنا بھی سنت کے خلاف ہے بعض گھروں میں لڑکیوں کے بال بھی کٹوائے جانے لگے ہیں۔ جو ماں باپ ایسا کرتے ہیں۔ سخت گنہگار ہوتے ہیں۔ جو عورت سر کے بال کٹوائے اس پر لعنت آئی ہے۔

جب ناخن کٹواؤ تو پہلے داہنے ہاتھ کی کلمہ کی انگلی سے شروع کر کے چھنگلیا پر ختم کرو پھر بائیں ہاتھ کی چھنگلیا سے شروع کر کے انگوٹھے پر ختم کرو اور پھر دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخن کٹواؤ اس میں سنت کا ثواب ملتا ہے۔ دانت سے ناخن مت کاٹو۔ اس سے برص پیدا ہونے کا ڈر ہے۔ ناخنوں کو کوڑے پر مت پھینکو بلکہ انہیں دفن کر دو بعض لوگ ناخن کا تراشا پاخانہ یا غسل خانہ میں ڈال دیتے ہیں یہ مکروہ ہے اور اس سے بیماری پیدا ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں نیک کاموں کی توفیق دے۔ آمین۔

سوالات۔ سبق (۲۰)

۱۔ آدم علیہ السلام کے آنے سے دنیا کو کیا ملا؟

۲۔ جمعہ کی نماز نہ پڑھنے کی کیا سزا ہے؟

۳۔ جمعہ کے روز ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

۴۔ ناخن کٹوانے کا سنت طریقہ کیا ہے؟

❀❀❀❀

اچھے نبی کی اچھی اچھی باتیں (۲۱)

قرآن کریم فرماتا ہے: نیکی اور پرہیزگاری میں ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور ظلم پر مذمت کرو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

۱- جو میری امت میں اپنے کسی بھائی کی حاجت پوری کرے جس سے مقصود اسے خوش کرنا ہو اس نے مجھے خوش کیا، اور جس نے مجھے خوش کیا اس نے اللہ کو خوش کیا، اور جس نے اللہ کو خوش کیا اللہ اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔

۲- جو کسی مظلوم کی فریاد رسی کرے اللہ تعالیٰ اس کے لیے تہتر مغفرتیں یعنی بخششیں لکھے گا ان میں سے ایک سے اس کے تمام کاموں میں درستی ہو جائے گی اور بہتر سے قیامت کے دن اس کے درجے بلند ہوں گے۔

۳- مومن، مومن کے لیے عمارت کی مثل ہے کہ اس کا بعض بعض کو قوت پہنچاتا ہے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل فرمائیں یعنی جس طرح یہ ملی ہوئی ہیں مسلمانوں کو بھی اسی طرح ہونا چاہیے۔

۴- اپنے بھائی کی مدد کرو ظالم ہو یا مظلوم کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ مظلوم ہو تو مدد کروں گا ظالم ہو تو کیونکر مدد کروں۔ فرمایا اس کو ظلم کرنے سے روک دے یہی مدد کرنا ہے۔

۵- مسلم، مسلم کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرے ۔ اس کی مد [illegible] رے اور جو شخص اپنے بھائی کی حاجت میں ہو اللہ اس کی حاجت [illegible] ہے (یعنی اس کی حاجت پوری فرمائے گا) اور جو شخص کسی مسلم سے کسی ایک تکلیف کو دور کرے اللہ تعالیٰ قیامت کی تکالیف میں سے ایک تکلیف اس کی دور کرے گا۔ (قیامت کی تکلیفوں کا پورا پورا اندازہ ہم دنیا میں نہیں کر سکتے ہیں) اور جو شخص مسلم کی پردہ

پوشی کرے گا (یعنی اس کی برائی پر پردہ ڈالے گا) اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے گا۔

۶۔ دین خیر خواہی کا نام ہے اس کو تین مرتبہ فرمایا۔ صحابہ نے عرض کی کس کی خیر خواہی؟ فرمایا اللہ و رسول اور اس کی کتاب کی اور مسلمانوں کے اماموں او رعام مسلمانوں کی۔ یعنی اللہ و رسول اور اس کی کتاب کا فرمانبردار ہو اور علماء کی پیروی کرے خود بھی اچھے کام کرے، اور بری باتوں سے پرہیز کرے اور جہاں تک بن پڑے دوسروں کو اچھی بات کا حکم دے اس میں ان کا ہاتھ بٹائے اور بری باتوں سے روکے اس میں بھی غفلت نہ برتے اس کا نام خیر خواہی ہے۔

۷۔ جہاں کہیں رہو خدا سے ڈرتے رہو اور برائی ہو جائے تو اس کے بعد توبہ اور نیکی کرو یہ نیکی اُسے مٹا دے گی اور لوگوں سے اچھے اخلاق کے ساتھ پیش آؤ۔

۸۔ اللہ تعالیٰ مہربان ہے مہربانی کو دوست رکھتا ہے اور مہربانی کرنے پر وہ دیتا ہے کہ سختی پر نہیں دیتا۔

۹۔ جو نرمی سے محروم ہوا وہ خیر سے محروم ہوا۔

۱۰۔ ایک شخص اپنے بھائی کو حیاء کے متعلق نصیحت کر رہا تھا کہ اتنی حیاء کیوں کرتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسے چھوڑ دو یعنی حیاء سے نہ روکو کیونکہ حیاء ایمان سے ہے۔

۱۱۔ یہ اگلے انبیاء کا کلام ہے جو لوگوں میں مشہور ہے کہ جب تجھے حیاء نہیں تو جو چاہے کر۔

۱۲۔ ہر دین کے لیے ایک خلق ہوتا ہے یعنی عادت و خصلت اور اسلام کا خلق حیاء ہے۔

۱۳۔ تم میں سب سے زیادہ میرا محبوب وہ ہے جس کی عادتیں سب سے اچھی ہوں۔

۱۴۔ جو شخص غصہ کو پی جاتا ہے حالانکہ کر ڈالنے پر اسے قدرت ہے (غصہ اتار سکتا ہے) قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے سب کے سامنے بلائے گا اور اختیار دے دے گا کہ جن حوروں میں وہ چاہے چلا جائے گا۔

۱۵- میں اس لیے بھیجا گیا ہوں کہ اچھے اخلاق کی تکمیل کر دوں۔

۱۶- غصہ ایمان کو ایسا خراب کرتا ہے جیسے ایلوا شہد کو۔

۱۷- غصہ شیطان کی طرف سے ہے اور شیطان آگ سے پیدا ہوا ہے اور آگ پانی سے بجھائی جاتی ہے لہذا جب کسی کو غصہ آئے تو وضو کر لے۔

۱۸- جب کسی کو غصہ آئے اور وہ کھڑا ہو تو بیٹھ جائے اگر غصہ چلا جائے تو خیر ورنہ لیٹ جائے۔

۱۹- طاقتور وہ نہیں جو پہلوان ہو دوسرے کو پچھاڑ دے بلکہ طاقتور اور قوی وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے کو قابو میں رکھے۔

۲۰- تین چیزیں نجات دینے والی ہیں اور تین چیزیں برباد کرنے والی ہیں۔ نجات دینے والی چیزیں یہ ہیں: (۱) چھپ کر اور ظاہر میں اللہ سے ڈرتے رہنا (۲) خوشی اور ناخوشی میں سچی بات کہنا اور (۳) مالداری اور ناداری (فقیری) کی حالت میں درمیانی چال چلنا اپنی حیثیت سے نہ بڑھنا۔ ہلاک اور برباد کر دینے والی دو چیزیں یہ ہیں: (۱) خواہش نفسانی کی پیروی کرنا یعنی جو بری بات جی میں پیدا ہو وہی کر ڈالنا۔ (۲) کنجوس کی پیروی اور اپنے اوپر اترانا اور گھمنڈ کرنا یہ سب میں سخت ہے۔

بچو! اچھے کام کرو اور برے کاموں سے بچو۔ اس سے اللہ تعالیٰ تم سے خوش رہے گا۔

سوالات۔سبق (۲۱)

۱- کسی کی حاجت پوری کرنے کا ثواب کیا ہے؟

۲- دین خیر خواہی کا نام ہے۔ اس کا مطلب کیا ہے؟

۳- شرم و حیا میں کیا خوبیاں ہیں؟

۴- ہلاک کرنے والی تین چیزیں کیا ہیں؟

بری عادتیں (۲۲)

۱۔جھوٹ:

یہ ایسی بری چیز ہے جس کو ہر مذہب والا برا جانتا ہے ہر شخص اس کی برائی کرتا ہے۔ یہ تمام دینوں میں حرام ہے۔ ہمارا دین اسلام سچا اور سب سے اچھا دین ہے اس کے علاوہ سب مذہب جھوٹے ہیں جب جھوٹے مذہب بھی اس کی برائیاں بیان کرتے ہیں اور اسے حرام بتاتے ہیں تو بتاؤ کہ ہمارے مذہب میں یہ کتنا برا ہوگا۔ اسلام نے اس سے بچنے کی بہت تاکید کی ہے۔ قرآن مجید میں بہت سی جگہوں پر اس کی برائیاں ظاہر کی گئیں اور جھوٹ بولنے والوں پر خدا کی لعنت آئی ہے۔ جھوٹ کے لیے یہ کیا کم ہے کہ اس پر خدا کی لعنت اترے۔ بعض احادیث بھی سنو:

۱۔ جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو اس کی بدبو سے فرشتہ ایک میل دور ہو جاتا ہے۔

۲۔ جھوٹ سے بچو کیونکہ جھوٹ ایمان کا مخالف ہے۔

۳۔ ہلاکت ہے اس کے لیے جو باتیں کرنے میں اور لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹ بولتا ہے اس کے لیے ہلاکت ہے اس کے لیے ہلاکت ہے۔

۴۔ جھوٹ سے منہ کالا ہوتا ہے اور چغلی سے قبر کا عذاب ہے۔

۵۔ سچائی کو ہمیشہ لازم کرلو (ہمیشہ سچ بولو) کیونکہ سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور نیکی جنت کا راستہ دکھاتی ہے اور جھوٹ سے بچو کیونکہ جھوٹ برائیوں کی طرف لے جاتا ہے اور برائیاں جہنم کا راستہ دکھاتی ہیں۔

۲-چغلی:

یہ بھی بہت برا عیب ہے۔ چغلخور کبھی عزت نہیں پاتا۔کوئی شخص چغلخور کو اپنے پاس نہیں بٹھاتا۔سب اس سے نفرت کرتے ہیں۔اب اس کے متعلق کچھ حدیثیں سنو۔

۱- جنت میں چغل خور نہیں جائے گا یعنی چغلی دوزخ کی طرف لے جاتی ہے۔

۲- اللہ کے برے بندے وہ ہیں جو چغلی کھاتے ہیں اور دوستوں میں جدائی ڈالتے ہیں اور جو شخص جرم سے بری ہو اس پر تکلیف ڈالنا چاہتے ہیں۔

۳- سب سے زیادہ برا قیامت کے دن اسے پاؤ گے جو دو رخا ہو یعنی ادھر کی ادھر لگاتا ہے کہیں کچھ کہتا ہے اور کہیں کچھ۔ایسے کے لیے قیامت کے روز دو زبانیں آگ کی ہوں گی۔

۳-زبان چلانا:

احادیث:

۱- آدمی کے اسلام کی اچھائی میں سے یہ ہے کہ جو چیز کارآمد نہ ہو اس میں نہ پڑے یعنی زبان کو دل کو اور بدن کے تمام اعضاء (حصوں) کو لغو باتوں سے روکے۔

۲- بندہ اللہ تعالیٰ کی ناخوشی کی بات بولتا ہے اور اس کی طرف دھیان نہیں دیتا یعنی اس کے ذہن میں یہ بات نہیں آتی کہ اللہ تعالیٰ اس سے اتنا ناراض ہوگا کہ اس بات کی وجہ سے انسان جہنم میں گرے گا۔جہنم کی گہرائی مشرق اور مغرب کے فاصلے سے بھی زیادہ ہے۔

۳- ایک صحابی نے عرض کی یارسول اللہ سب سے زیادہ کس چیز کا مجھ پر خوف ہے

یعنی کون سی چیز مجھے زیادہ نقصان دے سکتی ہے۔حضور نے اپنی زبان پکڑ کر فرمایا:"یہ"

جو بچے اور بچیاں اپنے بڑوں کو زبان چلاتے اور ان کی بات کا جواب غصے سے دیتے ہیں۔وہ بہت گنہگار ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ ان سے ناخوش رہتا ہے اور وہ دوزخ کو اپنا ٹھکانا بناتے ہیں۔تم اس سے دور رہو اور بچو۔

۴-حسد:

یعنی دوسرے کو کسی اچھی حالت میں دیکھ کر دل میں کڑھنا اور یہ چاہنا کہ اس کے پاس سے یہ چیز جاتی رہے اور مجھے مل جائے۔یہ حرام ہے جب تم کسی کے پاس ایسی چیز دیکھو جو تمہیں پسند ہے تو یہ دعا مانگو کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اور دوسرے بھائیوں اور بہنوں کو بھی یہ چیز عطا فرمائے ایسا کرنا اچھی چیز ہے اسے رشک کہتے ہیں اور اسی کا نام غبطہ ہے۔اب حسد اور بغض کی برائی میں احادیث سنو۔

۱- حسد نیکیوں کو اس طرح کھاتا ہے۔جس طرح آگ لکڑیوں کو اور ایمان کو ایسا بگاڑتا ہے جیسے ایلوا شہد کو۔

۲- اگلی امتوں کی بیماری تمہاری طرف بھی آئی وہ بیماری حسد اور بغض ہے یہ دین کو مونڈتا ہے بالوں کو نہیں مونڈتا۔

۳- آپس میں نہ حسد کرو نہ بغض کرو، نہ پیٹھ پیچھے مسلمانوں کی برائی کرو۔اللہ کے بندو بھائی بھائی ہو کر رہو۔

۵-ظلم:

احادیث:

۱- ظلم قیامت کے دن تاریکیاں ہیں یعنی ظلم کرنے والا قیامت کے دن سخت

مصیبتوں اور اندھیروں میں گھرا ہوگا۔

۲- اللہ تعالیٰ ظالم کو ڈھیل دیتا ہے مگر جب پکڑتا ہے تو پھر چھوڑتا نہیں۔

۳- تمہیں معلوم ہے نادار اور مفلس کون ہے لوگوں نے عرض کیا ہم میں نادار وہ ہے کہ نہ اس کے پاس روپیہ ہے نہ سامان۔ فرمایا میری امت میں مفلس وہ ہے کہ قیامت کے دن نماز، روزہ، زکوٰۃ (نیکیاں) لے کر آئے گا اور اس طرح آئے گا کہ کسی کو گالی دی ہے کسی پر الزام لگایا ہے۔ کسی کا مال کھالیا ہے کسی کا خون بہایا ہے کسی کو مارا ہے لہٰذا اس کی نیکیاں اس کو دے دی جائیں گی۔ اگر لوگوں کے حقوق سے پہلے نیکیاں ختم ہوگئیں تو ان کی خطائیں اس پر ڈال دی جائیں گی پھر اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

۴- سب سے برا قیامت کے دن وہ بندہ ہے جس نے دوسرے کی دنیا کے بدلے اپنی آخرت خراب کر دی یعنی اس کو خوش رکھنے کی کوشش کی اور اللہ کو ناراض کر لیا۔

۶- غرور یا گھمنڈ:

اترانے اور گھمنڈ کرنے سے بچو۔ دیکھو شیطان فرشتوں کا استاد تھا۔ اس نے تکبر کیا تو ہمیشہ کے لیے اس پر لعنت سوار کر دی گئی اور وہ ملعون و مردود ہوگیا۔ اپنے او پر کبھی مت اتراؤ اگر تمہیں اپنی کوئی چیز یا بات پسند ہو تو اللہ کا شکر ادا کرو اور جب دل میں برائی یا گھمنڈ پیدا ہو تو اپنے سے کم درجے والوں کو دیکھ اور یقین کر لو کہ اللہ تعالیٰ ایسا بھی بنا سکتا ہے۔ اب کچھ حدیثیں سنو:

۱- میں تم کو جہنم والوں کی خبر نہ دوں وہ بدزبانی کرنے والے بری عادتوں والے اور اترانے والے ہیں۔

۲- تکبر کرنے والے قیامت کے روز اس طرح اٹھائے جائیں گے کہ ان کا جسم چیونٹیوں کے برابر ہوگا اور صورتیں آدمیوں کی سی ہوں گی ان پر ہر طرف سے ذلت چھائی ہوگی ان کو کھینچ کر جہنم کے قید خانے میں لے جائیں گے اس کا نام بولس ہے ان کے اوپر آگوں کی آگ ہوگی جہنمیوں کا نچوڑا نہیں پلایا جائے گا۔ جس کو طینۃ الخبال کہتے ہیں۔ (ترمذی)

۳- جو بڑائی کرتا ہے اللہ اس کو پست کرتا ہے وہ لوگوں کی نظر میں ذلیل ہے اور اپنے نفس میں بڑا ہے۔ وہ لوگوں کے نزدیک کتے اور سور سے بھی زیادہ حقیر ہے۔

۷-لڑائی لڑنا اور بول چال بند کرنا:

اس کے متعلق احادیث:

۱- تم میں اچھا وہ شخص ہے جس سے بھلائی کی امید ہو اور جس کی شرارت سے امن ہو اور تم میں برا وہ شخص ہے جس سے بھلائی کی امید نہ ہو اور جس کی شرارت سے امن نہ ہو یعنی وہ آدمی بہت برا ہے جو لوگوں سے لڑتا پھرے اور انہیں تکلیفیں پہنچائے۔

۲- آدمی کے لیے یہ حلال نہیں کہ اپنے بھائی کو (لڑائی جھگڑے کے بعد) تین دن سے زیادہ چھوڑے پھر جس نے ایسا کیا اور مر گیا تو جہنم میں گیا۔

۳- (لڑائی کے بعد) اگر تین دن گزر گئے تو ملاقات کرے اور سلام کرے اگر دوسرے نے سلام کا جواب دے دیا ثواب میں دونوں شریک ہو گئے اور اگر جواب نہیں دیا تو گناہ اس کے ذمے ہے اور یہ شخص چھوڑنے کے گناہ سے نکل گیا اچھے بچے وہی کہلاتے ہیں جو بری باتوں سے بچتے ہیں اور اچھے کام کرتے ہیں اگر تم بھی اچھا بننا چاہتے ہو تو جھوٹ، چغلی، زبان درازی، حسد،

ظلم، گھمنڈ، لڑائی، جھگڑا اور تمام بری عادتوں سے بچو۔ اللہ تمہاری مدد کرے گا۔

سوالات۔سبق (۲۲)

۱۔ کون کون سی عادتیں بہت بری ہیں؟

۲۔ جھوٹ بولنے میں کیا کیا برائیاں ہیں؟

۳۔ قیامت میں سب سے برا شخص کون ہوگا؟

۴۔ حسد اور رشک میں کیا فرق ہے؟

نیک اور اچھی عادتیں (۲۳)

۱۔ کسی سے بات کرنے میں رخسار کو ٹیڑھا نہ کرو۔

۲۔ زمین پر اکڑتے اور اتراتے نہ چلو۔

۳۔ بڑوں کے سامنے اونچی آواز سے نہ بولو۔

۴۔ جب تم سے کہا جائے مجلسوں میں جگہ دو تو جگہ دے دو اللہ تم کو جگہ دے گا اور جب کہا جائے اٹھ کھڑے ہو تو اٹھ کھڑے ہو اللہ تعالیٰ تم میں ایمان والوں اور علم والوں کو درجوں بلند کرے گا۔

۵۔ دو شخصوں کے درمیان بغیر ان کی اجازت کے مت بیٹھو۔

۶۔ جب تم سایہ میں ہو اور سایہ سمٹ جائے یا دھوپ میں ہو اور دھوپ سمٹ جائے اس طرح کہ کچھ سایہ ہو اور کچھ دھوپ تو وہاں سے اٹھ جاؤ۔ یا سایہ میں بیٹھو یا دھوپ میں ورنہ مرض برص پیدا ہو جانے کا اندیشہ ہے۔

۷۔ جب کہیں بیٹھو تو جوتے اتار لو اور اپنے پاؤں کو آرام دو۔

۸۔ بدن کھلنے کا ڈر ہو تو پیر پر پیر مت رکھو۔

۹۔ پیٹ کے بل کبھی مت لیٹو۔ اس طرح کافر اور جہنمی لیٹتے ہیں۔

۱۰۔ ایسی چھت پر مت سوؤ جس پر منڈیر نہیں ہے۔

۱۱۔ عصر کے بعد سونے سے عقل کم ہوتی ہے اور غسل خانے میں پیشاب کرنے سے حافظہ کمزور ہوتا ہے لہٰذا اس سے بچو۔

۱۲- دوعورتیں جاتی ہوں تو ان کے درمیان مت چلو دائیں اور بائیں کا راستہ لو۔

۱۳- جب تک عشاء کی نماز نہ پڑھ لو سونے کا نام مت لو۔

۱۴- جب کسی کے گھر جاؤ تو پہلے اندر آنے کی اجازت لو۔ پہلے سلام کرو اور پھر بات چیت کرو۔

۱۵- جو بغیر سلام کیے تم سے بات چیت کرے اگر چاہو تو جواب مت دو۔

۱۶- جب گھر میں سے آواز آئے کہ "کون ہے" تو جواب میں "میں" مت کہو اپنا نام وغیرہ بتاؤ۔

۱۷- اگر خالی گھر میں جاؤ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ کہو۔

۱۸- جوتا پہلے دائیں (سیدھے) پیر میں پہنو پھر بائیں (اُلٹے) میں اور اتارو تو پہلے بائیں کا پھر دائیں کا یعنی داہنا پیر پہننے میں پہلے ہو اور اتارنے میں پیچھے۔

۱۹- ایک جوتا پہن کر مت چلو یا ننگے پیر چلو یا دونوں میں جوتا پہن کر چلو۔

۲۰- جب جوتا تسمہ دار ہو تو بیٹھ کر پہنو۔

۲۱- عورتوں کی سی کوئی بات اختیار مت کرو۔

۲۲- جب تمہیں کوئی چیز اپنی یا کسی اور کی پسند آئے تو برکت کی دعا کرو۔

۲۳- جب چھینک آئے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ کہو دوسرا تمہارے پاس ہو تو وہ اس کے جواب میں يَرْحَمُكَ الله کہے تم اس کے جواب میں هَدَاكَ الله کہو اور جو شخص اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نہ کہے تو اسے جواب نہ دو۔

۲۴- چھینک یا ڈکار آئے تو آواز کو بلند مت کرو بلکہ سر جھکا لو اور منہ چھپا لو۔ بعض لوگ چھینک کو بدفالی خیال کرتے ہیں مثلاً کسی کام کو جا رہا ہے اور کسی کو چھینک آئی تو سمجھتے ہیں کہ اب وہ کام پورا نہیں ہوگا۔ یہ جہالت ہے اسلام میں بدفالی کوئی چیز نہیں۔

۲۵- جب جماہی آئے تو جہاں تک ہو سکے روکو۔ منہ کھلا رہتا ہے تو شیطان منہ میں گھس جاتا ہے اور دیکھ کر ہنستا ہے علماء فرماتے ہیں کہ جو جماہی میں منہ کھول دیتا ہے شیطان اس کے منہ میں تھوک دیتا ہے اور وہ جو "قاہ قاہ" کی آواز آتی ہے وہ شیطان کا قہقہہ ہے کہ اس کا منہ بگڑا دیکھ کر ہنستا اور ٹھٹھا لگاتا ہے اور وہ جو رطوبت نکلتی ہے وہ شیطان کا تھوک ہے اس کے روکنے کی بہتر ترکیب یہ ہے کہ جب جماہی آتی معلوم ہو تو دل میں خیال کرے کہ نبیوں کو جماہی نہیں آتی ان کے خیال کی برکت سے شیطان بھاگ جائے گا اور جماہی رک جائے گی اس لیے کہ جماہی شیطان کی طرف سے ہے۔

۲۶- کمر پر ہاتھ مت رکھو۔

۲۷- کوئی کپڑا اس طرح مت پہنو کہ اس میں لپٹ جاؤ اور خطرہ کے وقت دھوکا کھا جاؤ۔

۲۸- جب کوئی کپڑا پہنو تو پہلے دائیں آستین یا داہنے پائنچے میں ڈالو پھر بائیں میں ڈالو۔ پاجامہ ہمیشہ بیٹھ کر پہنو جو شخص عمامہ بیٹھ کر باندھتا ہے اور پاجامہ (شلوار، پینٹ) کھڑے ہو کر پہنتا ہے وہ ایسی بلا میں مبتلا ہو گا جس کا علاج نہیں۔

۲۹- جب راستہ میں چلو تو سر کو جھکائے اور نظریں نیچی کیے ہوئے چلو۔ بعض شریر لڑکے راستے میں اچھلتے کودتے اور منہ کو اٹھائے ہوئے چلتے ہیں ایسی عادتوں سے آدمی ذلیل و حقیر ہوتا ہے اور اس کی عزت دو کوڑی کی بھی نہیں رہتی۔

۳۰- آوارہ بدتمیز اور شریر لڑکوں کے ساتھ دوستی مت کرو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ان کی صحبت کا اثر تمہارے اوپر بھی پڑے اور تم بھی آوارہ اور بدتمیز کہلانے لگو۔

ہم نے تمہیں یہ تیس باتیں بڑی اچھی اچھی بتا دی ہیں اچھے وہ ہیں جو ان پر عمل کریں تم خود بھی ان نصیحتوں کے مطابق رہو سہو اور اپنے بھائیوں اور بہنوں کو بھی یہ

باتیں بتاتے رہو اپنے دوستوں اور کنبہ کے لڑکوں کو بھی سمجھاتے رہو اس سے اللہ تعالیٰ بہت خوش ہوگا اور تمہیں جنت میں جگہ دے گا۔

سوالات - سبق (۲۳)

۱- رات کو کس وقت سونا چاہیے؟

۲- آدمی خالی گھر میں جائے تو کیا پڑھے؟

۳- چھینک آئے تو کیا کرنا چاہیے؟

۴- قمیض کرتا یا شلوار پاجامہ وغیرہ پہننے کا کیا طریقہ ہے؟

وضو کرنے کا طریقہ (۲۴)

سب سے پہلے اس امر کا خیال رکھو کہ وضو یا غسل کے لیے جو پانی لو اس میں تمہاری انگلی کا پورا، ناخن، یا بدن کا کوئی اور حصہ پانی میں نہ پڑ جائے اس سے پانی وضو یا غسل کے قابل نہیں رہتا اس پانی کو آب مستعمل کہتے ہیں۔ آب مستعمل پینا بھی مکروہ ہے۔ ہاں پاخانے پیشاب کے لیے استعمال کر سکتے ہیں۔ ایسے ہی اس سے اور نجاستیں بھی دور کر سکتے ہیں۔ ایسے پانی کو پھینکنا نہ چاہیے بلکہ اس میں اچھا پانی اس سے زیادہ ملا دو اب سب پانی وضو و غسل کے قابل ہو جائے گا۔ اس سے بہت لوگ غافل ہیں بعض لوگ خصوصاً عورتیں پانی میں چھنگلیا ڈال کر دیکھتے ہیں کہ پانی گرم ہے یا نہیں اس سے پانی وضو و غسل کے قابل نہیں رہتا ہاں اگر ہاتھ دھلے ہوں تو کوئی حرج نہیں ہے۔

جب وضو کرنے بیٹھو تو قبلہ کی جانب منہ کر لو اور وضو کی نیت کر کے بسم اللہ پڑھ کر پہلے ہاتھوں کو تین تین بار گٹوں تک دھوؤ۔ پھر مسواک کرو اور اگر مسواک نہ ہو تو انگلی سے دانت صاف کر لو پھر تین چلو پانی سے تین کلیاں کرو، اس طرح کہ پورے منہ کے ہر حصہ تک پانی پہنچ جائے اور اگر روزہ نہ ہو تو غرغرہ کر لو۔ پھر داہنے ہاتھ میں پانی لے کر ناک میں چڑھاؤ کہ جہاں تک نرم گوشت ہوتا ہے وہاں تک پانی پہنچ جائے اور اگر روزہ نہ ہو تو پانی کو اوپر سونگھو تا کہ جڑ تک ناک دھل جائے اور بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرو اس کے بعد شروع پیشانی سے ٹھوڑی تک طول میں اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک عرض میں، پانی چلو میں لے کر اس طرح بہاؤ کہ سب منہ سے پانی بہہ جائے کنپٹیوں کا بہت خیال رکھو ان کا دھونا بھی فرض ہے۔

بہت سے لوگ یوں کیا کرتے ہیں کہ ناک یا آنکھ یا بھوؤں پر پانی ڈال کر سارے منہ پر ہاتھ پھیر لیتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ منہ دھل گیا حالانکہ اس طرح منہ دھونے سے وضو نہیں ہوتا۔ دھونے کے معنی یہ ہیں کہ ہر جگہ سے پاک پانی بہہ جائے پانی کو تیل کی طرح چپڑ لینا یا کسی عضو کو بھگونے کا نام دھونا نہیں ہے اس کا خیال بہت ضروری ہے لوگ بہت غفلت برتتے ہیں۔ ایک ہاتھ سے منہ دھونا کافروں کا طریقہ ہے اس سے بچو۔

پھر اپنے ہاتھوں کو کہنیوں تک دھوؤ پہلے داہنا ہاتھ اور پھر بایاں ہاتھ دھونا سنت ہے، ہاتھوں کی آٹھوں گھائیوں، انگلیوں کی کروٹوں، ناخنوں کے اندر خالی جگہوں اور کلائی سے کہنیوں تک ہر حصہ پر پانی بہانا فرض ہے۔ اگر کچھ رہ گیا یا کم از کم بال کی نوک پر پانی نہ بہا تو وضو نہ ہوگا ہاں ناخنوں کے اندر کا میل معاف ہے جاڑوں میں خاص طور سے خیال رکھو، بلکہ پہلے تر ہاتھ پھیر لو اور پھر پانی بہاؤ۔ دھونے والے ہر عضو پر تین مرتبہ پانی بہانا سنت ہے۔

کہنیوں تک ہاتھ دھونے کے بعد پورے سر کا ایک مرتبہ مسح کرو اس کا طریقہ یہ ہے کہ انگوٹھے اور کلمہ کی انگلی کے علاوہ ایک ہاتھ کی تینوں انگلیوں کے سرے دوسرے ہاتھ کی انگلیوں کے سروں سے ملاؤ اور پیشانی پر رکھ کر انگلیوں کو گدی کی طرف لے جاؤ اور ہتھیلیوں سے مسح کرتے آگے کی طرف لاؤ اور کلمہ کی انگلی کے پیٹ سے کان کے اندر والے حصہ کا مسح کرو اور انگوٹھے کے پیٹ سے کان کے باہر والے حصہ کا مسح کرو اور انگلیوں کی پیٹھ سے گردن کا۔

اس کے بعد داہنا پاؤں گٹوں سمیت تین مرتبہ دھوؤ اور اس کے بعد بایاں پاؤں دھو ڈالو۔ پیر کی انگلیوں میں چھنگلیا سے خلال بھی کرلو۔ پاؤں دھونے میں ٹخنوں، ایڑیوں کونچوں اور گھائیوں کا خاص طور پر خیال رکھو ہر عضو دھوتے وقت اور مسح کرتے وقت درود شریف پڑھتے جاؤ اور وضو سے فارغ ہو کر یہ دعا پڑھو:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ۔

اور وضو کا جو پانی بچا ہوا سے کھڑے ہو کر پی لو۔ پھر آسمان کی طرف منہ کر کے انا انزلناہ پڑھو۔ خبردار خبردار! وضو کے پانی کا کوئی چھینٹا مسجد میں نہ گرے بعض لوگ وضو کر کے مسجد میں پانی جھاڑ دیتے ہیں اور کچھ خیال نہیں کرتے یہ گناہ ہے اسی طرح وضو کرنے میں زیادہ پانی بہانا بھی گناہ ہے۔ جب چلو میں پانی لو تو اس کا خیال رکھو کہ پانی نیچے نہ گرے یہ اسراف ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ قیامت کے دن میری امت اس حال میں بلائی جائے گی کہ منہ اور ہاتھ پاؤں وضو کے نشانوں سے چمکتے ہوں گے تو جس سے ہو سکے چمک زیادہ کرے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ مسلمان بندہ جب وضو کرتا ہے تو کلی کرنے سے منہ کے گناہ گر جاتے ہیں۔ اور جب ناک میں پانی ڈال کر صاف کیا تو ناک کے گناہ نکل گئے اور جب منہ دھویا تو اس کے چہرے کے گناہ نکلے یہاں تک کہ پلکوں کے نکلے اور جب ہاتھ دھوئے تو ہاتھوں کے گناہ نکلے یہاں تک کہ ہاتھوں کے ناخنوں کے نکلے اور سر کا مسح کیا تو سر کے گناہ نکلے یہاں تک کہ کانوں سے نکلے اور جب پاؤں دھوئے تو پاؤں کی خطائیں نکلیں یہاں تک کہ ناخنوں سے پھر اس کا مسجد کو جانا اور نماز پڑھنا اس پر زیادہ۔ سبحان اللہ ہمارا دین اسلام کیسا مبارک دین ہے۔

سوالات۔سبق (۲۴)

۱۔ آب مستعمل کسے کہتے ہیں؟

۲۔ کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کا صحیح طریقہ کیا؟

۳۔ سر کا مسح کس طرح کرنا چاہیے؟

۴۔ وضو کے بعد کون سی دعا پڑھتے ہیں؟

نماز پڑھنے کا طریقہ (۲۵)

باوضو قبلہ رو دونوں پاؤں کے پنجوں میں چار انگل کا فاصلہ کر کے کھڑے ہو جاؤ اور دونوں ہاتھ کانوں تک لے جاؤ کہ انگوٹھے کانوں کی لو سے چھو جائیں اور انگلیاں اپنی حالت پر رکھو اور ہتھیلیاں قبلہ کو، پھر نیت کر کے اللہ اکبر کہتے ہوئے ہاتھ نیچے لاؤ اور ناف کے نیچے باندھ لو اس طرح کہ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی گدی بائیں کلائی کے سرے پر ہو اور بیچ کی تین انگلیاں بائیں کلائی کی پشت پر اور انگوٹھا اور چھنگلیا کلائی کے ادھر ادھر پھر ثناء یعنی سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ وَ تَبَارَكَ اسْمُكَ وَ تَعَالٰى جَدُّكَ وَ لَا اِلٰهَ غَيْرُكَ پڑھو۔ اس کے بعد اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم اور بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھ کر الحمد شریف پڑھو۔ اس کے ختم پر آہستہ سے آمین کہو اس کے بعد کوئی سورت یا تین آیتیں یا ایک بڑی آیت جو تین کے برابر ہو پڑھو۔

پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں جاؤ اور گھٹنوں کو ہاتھوں سے پکڑو اس طرح کہ ہتھیلیاں گھٹنے پر ہوں اور انگلیاں خوب پھیلی ہوئی گھٹنے کے اردگرد ہوں۔ پیٹھ کو بچاؤ اور سر کو پیٹھ کی سیدھ میں رکھو اونچا نیچا نہ ہو اور تین بار یا پانچ بار یا سات بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ پڑھو اور سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتے ہوئے کھڑے ہو جاؤ اور اب اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ بھی پڑھ لو۔

پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدے میں جاؤ یوں کہ پہلے گھٹنے زمین پر رکھو پھر ہاتھ اور پھر دونوں ہاتھوں کے درمیان سر کو اس طرح رکھو کہ انگوٹھوں کے سرے کانوں کی لو کے سامنے رہیں اور پیشانی اور ناک کی ہڈی زمین پر جماؤ۔ بازوؤں کو کروٹوں سے۔

پیٹ کو رانوں سے، اور رانوں کو پنڈلیوں سے جدا رکھو اور دونوں پاؤں کی سب انگلیوں کے پیٹ زمین سے لگا دو تاکہ وہ بھی قبلہ رخ ہو جائیں ہاتھ کی انگلیوں کو بھی قبلہ رخ رکھو اور ہتھیلی کو بچھا دو۔ اب کم از کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہو پھر سر اٹھاؤ اور اس کے بعد ہاتھوں کو اٹھاؤ اور داہنا قدم اس طرح کھڑا کرو کہ اس کی انگلیاں بھی قبلہ رخ ہوں اور بایاں قدم بچھا کر اس پر خوب سیدھے بیٹھ جاؤ اور دونوں ہتھیلیاں بچھا کر رانوں پر گھٹنوں کے پاس اس طرح رکھو کہ انگلیاں قبلہ کی جانب ہوں اب پھر اللہ اکبر کہہ کر سجدے میں جاؤ اور اسی طرح سجدہ کرو۔

پھر سر اٹھاؤ اور ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھ کر پنجوں کے بل کھڑے ہو جاؤ اور دوسری رکعت میں صرف بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھ کر الحمد شریف پڑھو پھر سورت وغیرہ ملاؤ اور اسی طرح رکوع اور سجدے کر کے داہنا قدم کھڑا کر کے بائیں قدم پر بیٹھ جاؤ اور پوری التحیات پڑھو اور التحیات پڑھنے میں جب کلمہ لا کے قریب پہنچو تو داہنے ہاتھ کی بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بناؤ اور چھنگلیا اور اس کے پاس والی انگلی کو ہتھیلی سے ملا دو اور لفظ لَا پر کلمہ کی انگلی اٹھاؤ مگر اس کو ہلاؤ مت جیسا کہ بعض لوگ کرتے ہیں اور کلمہ اِلَّا پر گرا دو اور سب انگلیاں فوراً سیدھی کر لو۔

اگر دو سے زیادہ رکعتیں پڑھنی ہوں تو التحیات سے فارغ ہو کر کھڑے ہو جاؤ اور اسی طرح پڑھو۔ اگر فرض نماز ہو تو صرف الحمد شریف پڑھ کر رکوع میں جا سکتے ہو۔ سورت کا ملانا ضروری نہیں ہے۔ رکعتیں ختم کرنے کے بعد اب پھر التحیات کے لیے بیٹھو اور التحیات پڑھ کر درود شریف پڑھو اور پھر دعا پڑھ کر داہنے شانے کی طرف منہ کر کے السلام علیکم و رحمۃ اللہ کہو اور اسی طرح بائیں طرف منہ پھیر کر السلام علیکم و رحمۃ اللہ کہو۔ نماز ختم ہو گئی۔ اب دعا مانگ لو۔ یہ طریقہ تنہا نماز پڑھنے کا ہے۔

اگر تم امام کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہو تو ثناء پڑھ کر خاموش ہو جاؤ اور قراءت

سنو اور جب رکوع سے اٹھو تو صرف اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْد کہو بڑوں کی نماز کا بھی یہی طریقہ ہے ہاں عورت اور لڑکی کے احکام بعض چیزوں میں تم سے خلاف ہیں۔

۱- عورت کانوں تک ہاتھ نہ اٹھائے بلکہ صرف مونڈھوں تک اور اپنے ہاتھ کپڑے کے اندر رکھے۔

۲- تکبیر تحریمہ کے بعد عورت بائیں ہتھیلی سینے پر چھاتی کے نیچے رکھ کر اس کی پشت پر داہنی ہتھیلی رکھے۔

۳- عورت رکوع میں تھوڑا جھکے یعنی صرف اس قدر کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں اور گھٹنوں پر زور نہ دے بلکہ محض ہاتھ رکھ دے اور ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی اور پاؤں جھکے ہوئے رکھے مردوں کی طرح خوب سیدھے نہ کرے۔

۴- عورت سجدہ سمٹ کر کرے یعنی بازو کروٹوں سے ملا دے اور پیٹ ران سے اور ران پنڈلیوں سے اور پنڈلیاں زمین سے۔

۵- عورت قعدہ میں دونوں پاؤں داہنی جانب نکال دے اور بائیں سرین پر بیٹھے۔

فائدہ: کم از کم اتنی آواز سے پڑھنا ضروری ہے کہ خود اپنی آواز سن لو۔

سوالات-سبق (۲۵)

۱- نماز میں ہاتھ کس طرح باندھے جاتے ہیں؟

۲- رکوع اور سجدہ کرنے کا صحیح طریقہ کیا ہے؟

۳- التحیات پڑھتے وقت کس طرح بیٹھنا چاہیے؟

۴- مرد اور عورتوں کے رکوع اور سجدہ میں کیا فرق ہے؟

اچھی اچھی دعائیں (۲۶)

۱- سوتے سے اٹھو تو یہ دعا پڑھو:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَ اِلَیْهِ النُّشُوْر۔

۲- ہر نماز سے فراغت کے بعد کلمہ طیبہ:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه۔

یا کلمہ شہادت:

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ۔

۳- کھانے سے پہلے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْهِ وَ اَبْدِلْنَا خَیْرًا مِّنْهُ۔

۴- دودھ پینے سے پہلے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْهِ وَ زِدْنَا مِنْهُ۔

۵- ہر کھانے پینے کی چیز سے پہلے:

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اِسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ۔

زہر بھی ہو تو نقصان نہ پہنچائے۔

۶- کھانے سے فارغ ہو کر:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَ سَقَانَا وَ اَرْوَانَا وَ جَعَلَنَا مُسْلِمِیْنَ۔

۷- نیا کپڑا پہنتے وقت:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ ھٰذَا وَ رَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ۔

حدیث شریف میں ہے جو شخص کپڑا پہنے اور یہ دعا پڑھے تو اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

۸- آئینہ دیکھتے وقت:

اَللّٰھُمَّ بَیِّضْ وَجْھِیْ یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْہٌ وَ تَسْوَدُّ وُجُوْہٌ۔

۹- سرمہ لگاتے وقت:

اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ۔

۱۰- اپنی یا کسی مسلمان بھائی کی کوئی چیز پسند آئے تو برکت کی دعا کرو اور کہو:

تَبَارَكَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ اَللّٰھُمَّ بَارِكْ فِیْہِ وَلَا تَضُرُّہٗ۔

اس کے پڑھنے سے نظر نہیں لگے گی۔ ماں باپ کو چاہیے کہ جب وہ اپنے بچوں اور بچیوں کو نہلائیں دھلائیں اور کپڑے وغیرہ پہنائیں تو یہ دعا پڑھ کر ان پر دم کر دیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ نظر نہیں لگے گی۔ نظر کا لگنا احادیث سے ثابت ہے اس کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔

سوالات۔ سبق (۲۷)

۱- کھانے سے پہلے اور بعد میں کون سی دعائیں پڑھی جاتی ہیں؟

۲- بری نظر سے بچانے کے لیے کیا پڑھا جاتا ہے؟

۳- ان دعاؤں میں سے تمہیں کون کون سی دعا یاد ہے؟

دعا

یا الٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو
جب پڑے مشکل شہ مشکل کشا کا ساتھ ہو

یا الٰہی بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو
شادی دیدارِ حسنِ مصطفٰی کا ساتھ ہو

یا الٰہی گور تیرہ کی جب آئے سخت رات
ان کے پیارے منہ کی صبح جانفزا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب پڑے محشر میں شور دار و گیر
امن دینے والے پیارے پیشوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے
صاحب کوثر شہ جود و عطا کا ساتھ ہو

یا الٰہی سرد مہری پر ہو جب خورشید حشر
سید بے سایہ کے ظل لوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی گرمی محشر سے جب بھڑکیں بدن
دامن محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی نامۂ اعمال جب کھلنے لگیں
عیب پوش خلق ستار خطا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب بہیں آنکھیں حساب جرم میں
ان تبسم ریز ہونٹوں کی دعا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب حساب خندہ بے جا رلائے
چشم گریاں شفیع مرتجےٰ کا ساتھ ہو

یا الٰہی رنگ لائیں جب مری بے باکیاں
ان کی نیچی نیچی نظروں کی حیا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب چلوں تاریک راہ پل صراط
آفتاب ہاشمی نور الہدیٰ کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب سر شمشیر پر چلنا پڑے
رب سلم کہنے والے غمزدہ کا ساتھ ہو

یا الٰہی جو دعائے نیک میں تجھ سے کروں
قدسیوں کے لب سے آمین ربّنا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب رضا خواب گراں سے سر اٹھائے
دولت بیدار عشق مصطفٰی کا ساتھ ہو
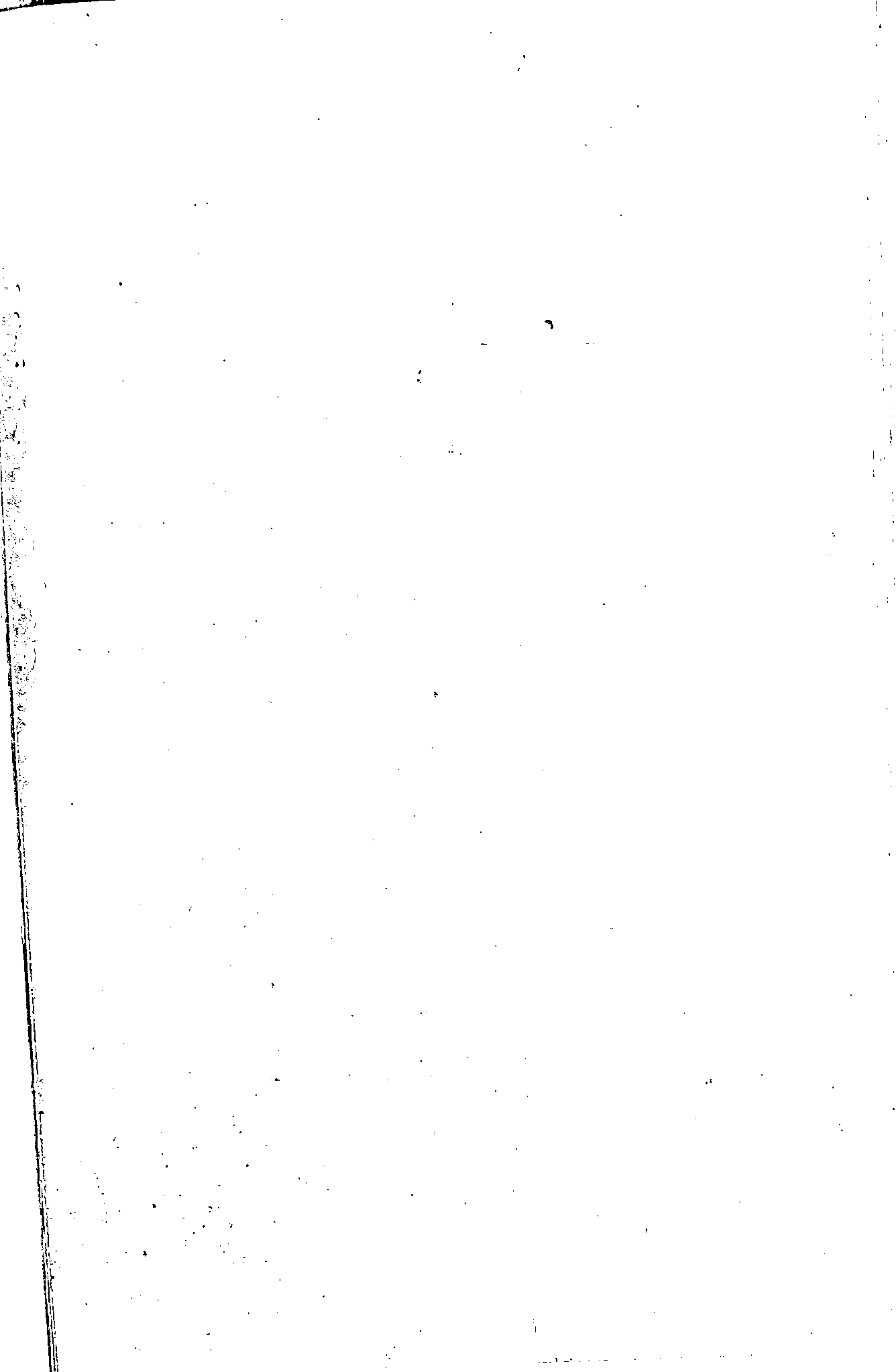
اسلامی گفتگو

حصہ دوم

والدین سے دو دو باتیں

اولاد کی صحیح تربیت نوافل میں مشغولیت سے بہتر ہے۔کون ہے جو یہ تسلیم کر لے کہ ہم اولاد کی صحیح تربیت میں مصروف نہیں لیکن اگر تربیت کا جائزہ لیا جائے تو کم ہی وہ نکلیں گے جو اولاد کی تربیت میں لگے ہوں ورنہ اکثر و بیشتر ہر کس بخیال خویش، خطبے دارد کا مصداق نظر آئیں گے۔آپ کو یقین نہ آئے تو اٹھا لیجیے صحیح تربیت کی کسوٹی ابھی دودھ کا دودھ پانی کا پانی الگ ہو جاتا ہے۔

مدنی آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

کل مولودٍ یُولد علی الفطرۃ و ابواہ یھوّدانہ او یمجسانہ او ینصرانہ

ترجمہ: ''ہر بچہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے اور اب اس کے ماں باپ (یا دیگر تربیت دہندگان) اسے یہودی بنا دیں یا مجوسی بنا دیں یا نصرانی بنا دیں۔''

یہی ہے تربیت اولاد کی کسوٹی۔

آپ بچے کا نتیجہ سالانہ دیکھ کر خوش ہو رہے ہیں۔فخریہ بیان کرتے پھر رہے ہیں میرا لڑکا سیکنڈ ڈویژن پاس ہوا۔ان شاء اللہ آئندہ سال ایف اے اور بی اے پھر ایم اے اور چنیں و چناں درجات پاس کراؤں گا لیجیے آ گیا وہ وقت بھی آپ کے صاجزادے اعلیٰ قسم کی ڈگری لیے چلے آرہے ہیں۔مبارک مبارک کی دھوم ہے۔ہر

ایک کی آرزو پوری ہوئی۔ کلیجے ٹھنڈے ہوئے آنکھوں کو چین حاصل ہوا۔ اب میں آپ سے دریافت کرتا ہوں کہ آپ کے صاحبزادے نے تمام ڈگریاں حاصل کرلیں ملازمت مل گئی۔ ہیڈ آفس میں افسر اعلیٰ کی خدمت انجام دے رہے ہیں۔

لیکن یہ تو بتائیے کہ ان کے پاس محمدی درس گاہ، احمدی پناہ گاہ کی بھی کوئی سند ہے؟ کیا میز کرسی پر پڑھنے والے اور اعلیٰ قسم کے فرنیچر پر آرام کرنے اور میدان میں پڑھنے والے نے کبھی اس علمی درس گاہ میں بھی زانوئے ادب طے کیے؟ کبھی چٹائی اور بوری پر بیٹھ کر سچی اور حقیقی طالب علمی کے لطف بھی اٹھائے؟ کیا اس مسلمان بچے نے اسلامی عقائد و اعمال کو بھی جاننے سمجھنے اور حاصل کرنے کی کوشش کی۔ جب نہیں اور ہرگز نہیں تو پھر آپ ہی بتائیے کہ بچہ کپلر اور ڈارون اور نیوٹن کی تھوریس اور فیکٹس یا ان پرانے فلسفوں نئے فلسفیوں کی تحقیقات جدیدہ کا مطالعہ کرنے اور اس پر ایمان لانے کے بعد فطرت اسلام پر باقی رہا یا یہودیت، مجوسیت اور نصرانیت کے رنگ میں رنگ گیا۔ اگر یہی لڑکا ان محققین کی تحقیقات کے ماتحت کل یہ کہہ دے کہ آدم علیہ السلام کا وجود ہی نہ تھا تمام انسان بندر کی اولاد ہیں یا معاذ اللہ جنت و دوزخ کوئی چیز نہیں فرشتے اور جن خیالی چیزیں ہیں تو آپ کیا کرلیں گے۔ بلکہ آپ کیا کر رہے ہیں کہئے یہ یہودی و نصرانی بنا کر الحاد و دہریت کی طغیانی میں بہا کر فطرت اسلامی سے ہٹانے والا کون ہے۔ معاف فرمائیے آپ اور صرف آپ۔

انسان جب پیدا ہوتا ہے تو اس کے ساتھ ہی ساتھ صفات ملکوتی، صفات بہیمی اور صفات شیطانی بھی پیدا ہوتے ہیں اور گویا کہ اس سے یہ عہد لیا جاتا ہے کہ وہ حد اعتدال سے نہ ہٹے چنانچہ یہی انسان ہے جب صفات ملکوتی اس پر غالب آتے اور دوسرے صفات مغلوب ہوجاتے ہیں تو فرشتے اس کے لیے اپنے بازو بچھا دیتے ہیں کہ اے ملک سیرت تیرے قدم اسی قابل ہیں کہ ہمارے پر ان کے لیے فرش راہ بنیں

اور یہی انسان ہے کہ جب اس پر صفات بہیمی غالب آتے ہیں تو اس کا چال۔
چلن، رنگ ڈھنگ اور اخلاق و عادات، غرض اس کی زندگی کا ہر پہلو بہیمیت میں ڈوب جاتا ہے۔اس کے ہر فعل سے وحشت اور درندگی ٹپکتی ہے اور دنیا اس سے گھبراتی ہے اور نفرت کرتی ہے جب اسی انسان پر شیطانی صفات کا غلبہ ہو جاتا ہے پھر یہی انسان انسان نما ابلیس کہلاتا ہے ملکی زندگی کی پہلی سیڑھی اس کی تعلیمی زندگی ہے اور علم وہ ہے جو قرآن وحدیث سے حاصل ہو۔خدارا اپنی اور اپنی اولاد کی خبر لیجیے۔عذاب الٰہی نہ خریدیئے۔دین دے کر دنیا خریدنا خسرانِ مبین ہے اپنی اور اپنی اولاد کی بربادی ہے۔آخرت کی خرابی ہے۔دنیا میں بھی تباہی ہے۔پہلے اس مسلمان کو سچا مسلمان بنائیے اس کی لوح دل پر محمدی نقوش ثبت فرما دیجیے اور پہلے دینی درس گاہ پاس کرائیے پھر صنعت وحرفت و تجارت جس میں دل چاہے لگائیے۔

ہمارا خدا (۲)

وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا اس کے برابر کوئی نہیں اس کو فنا کبھی نہیں ہم سب کو اسی نے پیدا کیا تمام جہاں والے اسی کے محتاج ہیں۔ وہ کسی کا محتاج نہیں ہے۔ وہ تمام دنیا کو رزق عطا فرماتا ہے وہ نہ کچھ کھاتا ہے نہ پیتا ہے۔ نہ سوتا ہے اور نہ اونگھتا ہے وہ جو چاہے اور جیسا چاہے کرے۔ کسی کو اس پر قابو نہیں اور نہ کوئی اس کو اس کے ارادے سے روک سکتا ہے وہ ماں باپ سے بھی زیادہ مہربان ہے۔ یہ بھی اس کی رحمت ہے کہ وہ ان باتوں کا حکم نہیں دیتا جو انسان کی طاقت سے باہر ہوں۔ ہم جو کچھ کرتے ہیں اسی کے چاہنے سے کرتے ہیں بغیر اس کے حکم کے پتہ نہیں ہل سکتا اس کے حکم کے سامنے کوئی دم نہیں مار سکتا جب تک وہ نہ چاہے پرندہ پر نہیں ہلا سکتا۔ ہاں وہ اچھی باتوں اور اچھے کاموں سے خوش ہوتا ہے اور بری باتوں اور برے کاموں سے ناخوش اور ناراض ہوتا ہے۔

اس نے اپنے کرم سے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ مسلمانوں کو جنت میں داخل کرے گا وہ جس کا وعدہ فرماتا ہے بدلتا نہیں ہے۔ وہ بڑی قدرت والا ہے جس کو چاہے بلند کر دے اور جس کو چاہے گرا دے ذلیل کو عزت دے اور عزت والے کو ذلیل کر دے جسے جو چاہے دے اور جس سے جو چاہے چھین لے۔ وہ جو کچھ کرے انصاف ہے۔ ظلم سے وہ پاک ہے۔ وہ ہر چیز کو بانتا دیکھتا ہے۔ دلوں کی چھپی بات بھی اسے معلوم ہے ہر آہستہ سے آہستہ بات کو بھی وہ سنتا ہے اس کو دیکھنے اور سننے کے لیے

آنکھوں اور کانوں کی ضرورت نہیں آنکھ اور کان جسم میں ہوتے ہیں اور وہ جسم اور جسم والی چیزوں سے پاک ہے وہ ایک نور ہے جسے ہم دنیا کی زندگی میں نہیں دیکھ سکتے ہاں ہمارے نبی ﷺ کو اسی دنیا میں اس کا دیدار ہوا۔ آخرت میں ان شاء اللہ تعالیٰ ہر سنی مسلمان کو اس کا دیدار ہو گا وہاں یہ نہیں کہہ سکتے ہیں کہ کیسے اور کیوں کر ہو گا۔ اللہ تعالیٰ سب سنی مسلمانوں کے صدقہ اور طفیل میں ہمیں اور تمہیں بھی اپنا دیدار نصیب کرے۔ آمین۔

عبادت اور بندگی کے قابل صرف وہی ذات ہے جو کوئی اس کے سوا کسی اور کی پرستش اور پوجا کرے وہ کافر ہے سب سے بڑے کافر اور سب سے زیادہ بے وقوف وہ لوگ ہیں جو اپنے ہاتھ سے بنائے ہوئے بتوں کو پوجتے ہیں احمق اتنا نہیں سمجھتے کہ جس کو اپنے ہاتھ سے بنایا اور جو بالکل بے بس ہے وہی ہمارا خدا کیونکر ہو سکتا ہے۔ وہ عبادت کے قابل کیسے ہو سکتا ہے۔ ہندوؤں نے اپنے سینکڑوں بلکہ ہزاروں بلکہ بے شمار خدا بنا ڈالے ہیں۔ یہ لوگ گائے کو بھی پوجتے ہیں اور اس کے گوبر اور پیشاب کو پاک جانتے ہیں پارسیوں نے آگ کو اپنا خدا بنالیا ہے۔ یہ لوگ مشرک ہیں اور مشرک ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے۔ ایسے لوگوں سے بہت دور رہنا چاہیے۔ کسی کافر کو اپنا دوست نہ بناؤ بلکہ انہیں اپنا دینی دشمن جانو۔

اتنی بات اور سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں پتھر اور دوسری بے جان چیزوں کی طرح نہیں پیدا کیا بلکہ ہمیں ایک قسم کا اختیار بھی دیا ہے کہ ایک کام کو چاہے کریں یا نہ کریں اور اسکے ساتھ عقل بھی دی ہے جن سے ہم بری اور بھلی چیز اور برے بھلے کام کو پہچان سکتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ ہمارے لیے ہر قسم کے سامان بھی پیدا فرمائے ہیں تاکہ ہم ہر کام میں ان سے مدد لیں جو شخص آدمی کو بالکل مجبور کہتا ہے وہ گمراہ ہے اور اسی طرح جو آدمی کو بالکل خود مختار جانے یعنی یہ سمجھے کہ آدمی جو کچھ کرنا چاہے وہ خود بہ خود کر سکتا ہے وہ بھی گمراہ ہے ایسے لوگوں سے نفرت کرو اور اس قسم کی باتوں میں ہرگز نہ

پڑو نہ ایسی بات سنو۔

بعض آدمی برا کام کر کے کہہ دیتے ہیں کہ ہماری تقدیر ہی میں ایسا لکھا تھا اور اللہ کی مرضی ہی یہ تھی یہ بہت بری بات ہے بلکہ حکم یہ ہے کہ آدمی کو جو برائی پہنچے اسے اپنے کرتوتوں کا پھل سمجھے اور جو اچھائی پہنچے اسے اللہ تعالیٰ کی جانب سے جانے تقدیر کے بارے میں سیدھی سی بات یہ جان لو کہ جیسا ہونے والا تھا اور جو جیسا کرنے والا تھا اللہ نے اسے اپنے علم سے جانا اور وہی لکھ لیا تو یہ نہیں کہ جیسا اس نے لکھ دیا ہم کو کرنا پڑتا ہے بلکہ جیسا ہم کرنے والے تھے ویسا اس نے لکھ دیا۔

❁❁❁❁
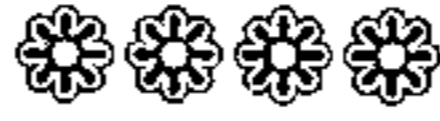
نبی اور پیغمبر (۳)

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل اور کرم سے لوگوں کی ہدایت کے لیے اور انہیں سیدھی راہ پر چلانے کے لیے صورت انسانی و شکل بشری میں اپنے جو بندے بھیجے اور ان پر وحی اتاری ان کو نبی اور رسول کہتے ہیں فرشتوں میں بھی رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا جو کلام اس نبی پر اترتا ہے۔ اسے وحی کہتے ہیں۔ یہ کلام کبھی فرشتے کے ذریعے اتارا جاتا ہے اور کبھی بغیر ان کے۔ بہت سے نبیوں پر اللہ تعالیٰ نے کتابیں اتاریں ان میں چار کتابیں بہت مشہور ہیں۔ پہلی توراۃ، یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اتاری گئی۔ دوسری زبور یہ حضرت داؤد علیہ السلام پر اتاری گئی اور تیسری انجیل یہ کتاب حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی اور سب سے افضل کتاب قرآن مجید ہے۔ افضل ہونے کے معنی یہ ہیں کہ ہمارے لیے اس کی تلاوت میں بہت ثواب ہے۔ چنانچہ ہم تمہیں بتا چکے کہ جو شخص قرآن شریف کا ایک حرف پڑھتا ہے اسے دس نیکیاں ملتی ہیں۔ یہ کتاب ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل فرمائی گئی۔

سبحان اللہ ہمارے نبی سب نبیوں کے سردار ہیں تو ان کی کتاب بھی اور دوسری کتابوں کی سردار، اور ان کی امت بھی سب امتوں سے بڑھ کر اور ثواب میں سب سے زیادہ۔ یہ چاروں اور باقی سب آسمانی کتابیں اور صحیفے اللہ تعالیٰ ہی کا کلام ہیں لہٰذا سب سچی اور حق ہیں۔ ان میں جو کچھ ہے سب پر ایمان لانا اور دل سے ماننا فرض اور ضروری ہے۔

اگلی کتابوں کی حفاظت اور رکھوالی اللہ تعالیٰ نے ان امتوں کے سپرد کی تھی مگر ان سے حفاظت نہ ہوسکی اور اپنی طرف سے ان میں تحریفیں کرڈالیں یعنی ان کے شریر لوگوں نے اپنی خواہش سے ان کتابوں میں گھٹا بڑھا دیا اور کہہ دیا کہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اس لیے ہم کو ہمارے پیارے اسلام نے یہ حکم دیا کہ جب کوئی بات ان کتابوں کی ہمارے سامنے آئے تو اس کو ہم اپنی کتاب سے ملا کر دیکھیں اگر ہماری کتاب کے مطابق ہو تو ہم اس کی تصدیق کریں اور مخالف ہو تو یقین جانیں کہ یہ ان کی تحریف ہے اور اگر کچھ معلوم نہ ہو تو یوں کہیں کہ اللہ اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں پر ہمارا ایمان ہے۔

ہمارا دین اسلام چونکہ ہمیشہ رہنے والا ہے۔ لہٰذا قرآن شریف کی حفاظت اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ کرم پر رکھی ہے اس میں کسی حرف یا نقطہ کی بھی کمی بیشی نہیں ہو سکتی اور نہ اس کا کوئی حکم بدل سکتا ہے۔ رافضی یا کوئی اور گمراہ فرقہ جو یہ کہے کہ اس کے کچھ پارے کم ہو گئے یا سورتیں یا آیتیں کم ہو گئیں یا کسی نے ایک حرف بھی کم کر دیا بڑھا دیا یا بدل دیا وہ ضرور بالضرور کافر ہے ایسے خبیث سے کبھی دوستی نہ کرو ورنہ تم بھی انہیں کے ساتھ ایک رسی میں باندھ دیئے جاؤ گے۔

قرآن شریف اتنی زبردست کتاب ہے کہ اس نے شروع زمانے ہی سے اس بات کا اعلان کر دیا ہے کہ "اگر کسی کو اس کے کلام اللہ ہونے میں شک ہو اور وہ اسے کسی آدمی ہی کا بنایا ہوا مانے، تو جاؤ تم سب مل کر اس کی سی ایک آیت ہی لے آؤ۔" کافروں نے بڑی جان ماری مگر اس کے مثل ایک سطر بھی نہ بنا سکے اور ساڑھے تیرہ سو برس سے زیادہ گزرنے پر بھی سب عاجز رہے اور قیامت تک عاجز رہیں گے۔

نبی کے لیے وحی ضروری ہے نبی کو خواب میں جو چیز بتائی جائے وہ بھی وحی ہے وہ جھوٹ نہیں۔ جو شخص نبی کے علاوہ کسی اور کو کہے کہ اس پر وحی اترتی ہے وہ خبیث

گمراہ بلکہ کافر ہے اللہ تعالیٰ نے جسے چاہا یہ مرتبہ دیا۔ آدمی عبادت اور بندگی سے نبی نہیں ہوسکتا۔ جو ایسا کہے وہ مسلمان نہیں نبی سے کوئی گناہ نہیں ہوسکتا نبیوں پر جتنے حکم اتارے گئے وہ سب انہوں نے بندوں تک پہنچا دیئے۔ جو یہ کہے کہ کسی نبی نے کوئی حکم چھپالیا وہ کافر اور مردود ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے تمام انبیاء کو علم غیب عطا فرمایا ہے کہ زمین و آسمان کا ہر ذرہ نبی کے سامنے ہے اور وہ سب کچھ دیکھتا ہے یہ اللہ تعالیٰ کے دینے سے حاصل ہوتا ہے ہر نبی پر ایمان لانا ضروری ہے۔ ان کی صحیح گنتی ذاتی طور پر صرف اللہ ہی کو معلوم ہے اللہ تعالیٰ کے یہاں ہر نبی کی بہت عزت اور عظمت ہے وہابی یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہر نبی چوڑھے چمار کے مثل ہے۔ وہ کافر ہیں، عورت نبی نہیں ہوسکتی۔

انبیاء کرام اللہ کے حکم سے ایسی چیزوں کو ظاہر کرتے ہیں جو عادۃً محال ہیں ان کو معجزہ کہتے ہیں۔ معجزات کا انکار کرنے والا گمراہ بد دین، بدمذہب اور کافر ہے۔ ہر نبی اپنی اپنی قبر میں زندہ ہے اور ہر وہ کام کرتا ہے جو دنیا میں کرتا ہے مثلاً وہ نمازیں پڑھتے ہیں، کھاتے پیتے بھی ہیں، اور جہاں چاہتے ہیں آتے جاتے ہیں، بہرحال وہ بدستور زندہ ہیں بس یوں سمجھ لو کہ انہوں نے موت کا ذائقہ چکھا پھر اللہ نے انہیں زندگی دے دی۔

❀❀❀❀

دوست سے ملاقات[1] (۴)

ابھی دھوپ اچھی طرح پھیلی بھی نہ تھی کہ غلام محمد اپنے دوست فدا حسین کے گھر پہنچا۔ فدا حسین بھی ابھی قرآن شریف کی تلاوت سے فارغ ہوا تھا۔ غلام محمد کو دیکھ کر وہ بہت خوش ہوا اور فوراً آگے بڑھ کر کہا السلام علیکم۔ غلام محمد نے کہا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ و برکاتہٗ، کیسے مزاج بخیر ہیں؟

فدا حسین: ہاں خدا کا شکر ہے مگر دوست آج تم کچھ اداس نظر آتے ہو۔ اس کا کیا سبب ہے؟

غلام محمد: بھائی فدا حسین یہ تمہاری محبت ہے کہ میری تکلیف کا اتنا خیال کرتے ہو حقیقت یہ ہے کہ دوست کہتے ہی اسے ہیں جو اپنے دوست کی پریشانیوں اور تکلیفوں میں اس کا ہاتھ بٹائے۔

فدا حسین: دوست یہ بھی تمہاری محبت ہے کہ تم میری محبت کی قدر کرتے اور میرا خیال رکھتے ہو آج کل دوست تو بہت ملتے ہیں اور ہر شخص دوستی کا دعویٰ بھی کرتا ہے مگر یہ دعویٰ صرف زبانی ہوتا ہے۔

غلام محمد: ہاں ایک دوست کے دوسرے دوست پر بہت کچھ حق ہوتے ہیں کہ جب تک دوست بننے والے ان حقوق کا خیال نہ کریں گے دوست کہلانے کے مستحق نہیں اور اول تو سچا دوست ملنا بھی مشکل ہی سے ہے۔

فدا حسین: اچھا دوست کسے بنانا چاہیے کون شخص دوستی کے لائق ہے اور کون اس کے قابل ہے؟

غلام محمد: دوست تو وہ ہوتا ہے جو نیک چلن بھی ہو اور صحیح العقیدہ بھی۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اور ہمیں اور زیادہ شوق عطا فرمائے، تمہارا یہ سوال سن کر میں باغ باغ ہو گیا کل ہی رات کو میں نے سنا کہ تمہارا آنا جانا رضا حسین کے یہاں بھی ہے مجھ کو یہ سن کر بہت افسوس ہوا اور آج میں اسی نیت سے یہاں آیا کہ تم کو وہاں آنے جانے سے روکوں وہ شخص تو رافضی ہے۔

فدا حسین: نہیں بھائی وہ تو رافضی نہیں۔ وہ تو کہتا ہے کہ میں ان جھگڑوں کو نہیں جانتا ہم تو صرف مسلمان ہیں شیعہ، سنی، وہابی، دیوبندی، قادیانی اور مرزائی وغیرہ کو ہم نہیں جانتے کہ کون ہیں اور کیا ہیں۔

غلام محمد: اوہو تو تم اس کے دھوکے میں آگئے اور تم نے یقین کر لیا کہ وہ واقعی مسلمان ہے۔ حالانکہ وہ کھلا ہوا بد دین بد مذہب بلکہ کافر ہے اور اس سے ہمیں وہی سلوک کرنا ہے جو دوسرے بے دینوں اور بد مذہبوں سے کرتے ہیں یعنی اس سے نفرت کرنا اور اس سے دور رہنا۔

فدا حسین: لیکن وہ کافر کیوں کر ہوگا۔ وہ تو اپنے منہ سے مسلمان ہونے کا اقرار کرتا ہے۔

غلام محمد: میرے دوست ہر بد مذہب اور گمراہ اپنے آپ کو مسلمان ہی کہتا اور مسلمانوں کا کلمہ پڑھتا ہے اگر وہ ایسا نہ کرے تو اسکے پھندے میں بھولے بھالے مسلمان کیسے پھنسیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جو منافق تھے وہ بھی تو اپنے آپ کو مسلمان کہتے تھے اور کلمہ پڑھتے تھے مگر ان کا اپنی زبان سے کلمہ پڑھنا اور مسلمان کہنا

کام میں نہ آیا اور قرآن شریف نے فرمادیا کہ منافق دوزخ کے سب سے نیچے حصے میں ہیں۔اس سے معلوم ہوا کہ مسلمان ہونے کے لیے صرف زبان سے کلمہ پڑھنا کافی نہیں بلکہ مسلمان بنانے والی کوئی اور ہی چیز ہے کہ بغیر اس کے آدمی مسلمان نہیں ہوسکتا۔ اگرچہ کلمہ پڑھے اور مسلمان بنے۔

فدا حسین: بھلا وہ دوسری چیز کون سی ہے جو مسلمان کو مسلمان بناتی ہے؟

غلام محمد: تعجب ہے تم بھی اس سے واقف نہیں ہو۔ایمان کی اصل بلکہ ایمان کی یہ جان ہے کہ آدمی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرے اور ان کی عزت پر اپنی عزت جان مال وغیرہ قربان کردے۔ان کی عظمت پر فدا ہو جائے اور ان سے بڑھ کر کوئی اور اسے پیارا نہ ہو۔

فدا حسین: یہ بات تو رافضی، وہابی، دیوبندی، قادیانی وغیرہ سب کہتے ہیں تو سب مسلمان ہوئے۔

غلام محمد: بے شک یہ وہ بھی کہتے ہیں لیکن صرف زبان ہی سے دعویٰ کرتے ہیں۔دوسرے فرقوں کو تو میں پھر کبھی بیان کروں گا۔اس وقت ان رافضیوں ہی کو لے لو۔یہ لوگ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم کو اللہ سے،اس کے رسول سے اور تمام اہل بیت سے محبت ہے،لیکن اگر غور کیا جائے تو ابھی ان کی حقیقت کھل جاتی ہے۔یہ تو تم بھی جانتے ہو کہ رافضیوں کے یہاں تبرا ثواب کا کام ہے کبھی تم نے اس پر غور نہ کیا ہو گا کہ اس کا کیا مطلب ہے یہ گمراہ فرقہ اصل میں یہ اعتقاد رکھتا ہے کہ تمام اہل بیت خصوصاً حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی نسبت کہتے ہیں کہ آپ رسول اللہ ﷺ کے بلافصل خلیفہ ہیں یعنی آپ کے کے سوا کسی اور میں معاذ اللہ یہ لیاقت ہی نہ تھی کہ وہ رسول اللہ ﷺ کا خلیفہ بنتا۔

کہنے کو تو ذرا سا لفظ ہے مگر اس پر غور کرو تو تمہیں معلوم ہو گا کہ شیعوں اور رافضیوں کے نزدیک حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا تخت خلافت پر بیٹھنا اسلام کے فرمان اور احکام جاری کرنا اور اسلامی ملکوں کے انتظام کو اپنے ہاتھوں میں لینا مرتدوں کے ساتھ جہاد کرنا وغیرہ وغیرہ ہزاروں امور یہ سب ناجائز اور حرام تھے اسی طرح حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جتنے کام خلافت کے زمانے میں انجام دیئے وہ سب ناحق تھے اس لیے کہ یہ حضرات تو صرف حضرت علی ہی کو اس خلافت کا مستحق اور حقدار جانتے اور یقین کرتے ہیں۔

تو صاف مطلب یہ ہے بلکہ ان کا عقیدہ بھی یہی ہے کہ معاذ اللہ ان تینوں بزرگوں نے اور مسلمانوں کے سرداروں نے مولیٰ علی کے حق کو چھپایا اور ان سے انکا حق چھین لیا تو اس چھوٹے سے لفظ یعنی خلیفہ بلافصل میں ان گمراہوں نے غضب کا ظلم، حق کا انکار، باطل پر اصرار، دین کی مخالفت اور دنیا کا اختیار وغیرہ وغیرہ ہزاروں گالیاں چھپا لی ہیں اور ان حضرات کی خلافت سے اپنی بیزاری کا اظہار کرتے ہیں اور اسی کو تبرّا کہتے ہیں یہ خبیث ان بزرگوں کی شان میں کھلی گستاخیاں کرتے اور معاذ اللہ انہیں گالیاں دیتے ہیں اور یہ چیز ان کے کافر ہونے کے لیے کافی ہے۔

اب تم ہی بتلاؤ کہ حضور کے ساتھ محبت کرنے والا کیا معاذ اللہ ان کے صحابہ کو اور وہ بھی کیسے کہ جن کے فضائل سے کتاب الٰہی اور حدیث کی کتابیں بھری ہوئی ہیں برا کہہ سکتا ہے۔ میرے دوست محبت کے معنی تو یہ ہیں کہ آدمی جس سے محبت کرتا ہے اس کے دوستوں سے بھی محبت کرے اور اس کے دشمنوں سے دشمنی۔ یہاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دوستوں اور جاں نثار صحابہ کے ساتھ یہ دشمنی کرتے ہیں تو بھلا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ محبت کرنے والے کہاں ہوئے معلوم ہو گیا کہ یہ محض ان کا جال ہے۔

بلکہ معاذ اللہ انکا تو عقیدہ بھی یہ ہے کہ صحابہ نے تمام وہ آیتیں جو اہل بیت کی

فضیلت میں تھیں قرآن شریف سے نکال دیں تو یہ قرآن شریف کا بھی انکار ہوا اور یہ بھی کفر ہے اس لیے کہ قرآن شریف کی حفاظت کا وعدہ خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے تو شک نہیں کہ قرآنِ عظیم تیرہ سو برس سے آج تک ویسا ہی محفوظ اور موجود ہے جیسا کہ نازل ہوا تھا اس کے کسی کلمہ، کسی لفظ میں بھی ہرگز کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔

فدا حسین: بھائی غلام محمد آج تو تم نے بڑی کام کی باتیں بتائیں میں نے پہلے تبرا کا لفظ ضرور سنا تھا۔ مگر آج اس کی حقیقت بھی معلوم ہوگئی اچھا تو اب آپ رضا حسین کے متعلق کیا فرماتے ہیں۔

غلام محمد: وہ اب بھی رافضی ہے اور اس کا پتہ آسانی سے یوں چل جائے گا کہ اس کے سامنے رافضیوں کو برا کہنا شروع کرو اور ان کے مذہب کا رد کرو اور بتاؤ کہ یہ فرقہ کافر ہے اب اس کا منہ دیکھتے جاؤ۔ دیکھو چہرہ پر کیسی سیاہی دوڑنا شروع ہوگی اور کیسے بگڑنے لگے گا۔ ہوائیاں اڑنے لگیں گی اور اگر یہ بات نہ ہو تب بھی اس کے گمراہ ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ شیعوں، رافضیوں، وہابیوں، دیوبندیوں قادیانیوں کے ساتھ سنیوں کے مذہب کو بھی جھگڑا بتا رہا ہے۔ اور سنیوں کے مذہب کو جھگڑا کہنا اور اسے باطل وغلط جاننا کھلی ہوئی گمراہی بلکہ کھلا ہوا کفر ہے۔ لہٰذا وہ اب بھی کافر کا کافر ہی رہا۔

فدا حسین: یہ بات آپ نے بہت اچھی بتائی میں اب ان شاء اللہ تعالیٰ اس کے یہاں آنا جانا اس سے میل جول سلام کلام وغیرہ سب ختم کر دوں گا۔ دوست تم نے مجھ پر بڑا کرم کیا۔

غلام محمد: اچھا اب رخصت دیجئے، ان شاء اللہ تعالیٰ آئندہ کسی موقع پر وہابیوں دیوبندیوں کے عقیدے بیان کروں گا یہ کہہ کر غلام محمد رخصت ہو جاتا ہے اور دونوں ایک دوسرے کو سلام اور مصافحہ کرتے ہیں۔

دین اسلام[1] (۵)

اس پاک دین کی تبلیغ کی بنیاد، آخری مرتبہ ملک عرب میں ڈالی گئی اس وقت عرب کے رہنے سہنے والے عام طور سے تین سو ساٹھ بتوں کی پوجا اور پرستش کرتے تھے ہر قبیلہ کا بت علیحدہ تھا پانی برسانے والا بت الگ تھا، رزق دینے والا الگ اور اولاد دینے والا الگ غرض ہر کام اور ہر مقصد کے لیے الگ الگ بت تھے ان لوگوں میں علم کا نام بھی نہ تھا بلکہ آدمی جتنا جاہل ہوتا وہ اتنا ہی فخر کرتا چنانچہ ابو جہل (جہالت کا باپ) قوم کا سب سے بڑا سردار تھا اور سب سے زیادہ اس کی عزت کی جاتی تھی بلا وجہ بات بات پر لڑنا، ناحق قتل کر ڈالنا اور خون بہانا، ان کے نزدیک کوئی بات ہی نہ تھی۔ قتل اور ظلم کو کھیل اور مذاق سمجھا کرتے تھے۔ اسی وجہ سے لڑکیوں کو قبر میں زندہ دفن کر دیتے تھے۔

شراب اس کثرت سے پی جاتی تھی کہ کوئی مجلس اس سے خالی نہ رہتی جہاں دو چار بیٹھے اور شراب کا دور شروع ہو گیا۔ زنا کاری اور جوا بھی کثرت سے رائج تھا۔ بلکہ اس بے شرمی اور بدکاری پر فخر کرتے اور اترایا کرتے تھے۔ جنگجو ایسے تھے کہ ذرا سی بات پر کٹ مرنا، برسوں قتل و غارت جاری رکھنا، اور اپنی بات پر اڑ جانا ان کے نزدیک کوئی چیز ہی نہ تھی۔ ذرا سی بات پر قبیلے کے قبیلے لڑ پڑتے اور ختم ہو جاتے مرتے وقت اولاد کو وصیت کرتے کہ ہمارا بدلہ اس قبیلہ سے ضرور لینا۔

ظاہر ہے کہ ایسے وقت میں ان وحشیوں اور بدتمیزوں کے خلاف کوئی بات نکالنا زہریلی بڑوں کے چھتے کو چھیڑ نیکے برابر تھا چنانچہ جب دین اسلام کی آواز اٹھائی گئی

اور عرب والوں کو اس کی جانب بلایا گیا تو اس دین کی مخالفت کی آگ تمام عرب میں لگ گئی اور ہر شخص اس دین سے مقابلہ کرنے کو تیار ہو گیا۔ عرب کے کفار اور مشرکین بھی میدان میں اتر آئے اور یہودی اور نصرانی بھی مقابلہ کرنے پر آمادہ اور تیار ہو گئے اور ہر شخص نے مسلمان کو ستانے، اسے پریشان کرنے، بلکہ قتل کرنے پر کمر باندھ لی اور جو شیلی مخالفت دن رات ترقی کرتی رہی مگر اسلام ایسا زبردست اور سچا دین ہے کہ مخالفت کرنے والوں نے جتنی اس کی مخالفت کی اتنی ہی وہ ترقی کرتا گیا اور آہستہ آہستہ تمام عرب میں یہ دین پھیل گیا اور اس کے پیروکار ہر طرف نظر آنے لگے یہاں تک کہ آج اللہ کے فضل اور کرم سے دنیا کے ہر گوشے میں مسلمان موجود ہیں۔

اس دین کی بڑی خوبی یہ ہے کہ جو شخص ایک مرتبہ دین اسلام کو دل سے قبول کر لیتا ہے وہ اسی کا ہو رہتا ہے۔ اس دین کی تعلیم ہی ایسی زبردست ہے کہ آج دنیا کا کوئی مذہب اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا اس مذہب میں کوئی چھوت چھات نہیں بلکہ مسلمان ہونے کے بعد ہر شخص کو اسلامی برادری کا حق دیا جاتا ہے یہ اسلام ہی کی خصوصیت ہے کہ بادشاہ اور غلام، امیر اور غریب جب خدا کے دربار میں حاضر ہوتے ہیں، تو انہیں ایک ہی صف میں جگہ دی جاتی ہے اور ہر شخص برابر کھڑا ہو جاتا ہے اور تمام مسلمان ہر صحبت میں یکساں سمجھے جاتے ہیں آج ہندوستان میں غیر قومیں چھوت چھات کے مسئلے پر بڑی کوشش کر رہی ہیں۔ یہ دراصل ہمارے ہی دین کے اس حکم کی جھوٹی نقالی کر رہے ہیں۔

اسی طرح مسلمانوں کے اخلاق دوسری تمام قوموں سے بڑھ جاتے ہیں اور کوئی قوم مسلمانوں کے اخلاق کا مقابلہ نہیں کر سکتی خدا کی مرضی پر شاکر رہنا، مصیبتوں پر صبر کرنا، پرہیزگاری، خیرات، سچائی، راست بازی، باہمی محبت اور اخوت اسلامی یہ وہ چیزیں ہیں جن کی نظیر دنیا کے کسی مذہب میں نہیں مل سکتی اور پھر سب سے مزے کی

بات یہ ہے کہ مسلمان بناتے وقت کسی کو کوئی دنیا کا لالچ نہیں دیا جاتا۔ بخلاف دوسرے مذہبوں کے آج جب کوئی قوم کسی شخص کو اپنے مذہب میں داخل کرتی ہے تو کوئی خوبصورت عورتوں کا لالچ دیتی ہے کوئی روپے اور پیسے دکھاتی ہے کوئی اور دوسری قسم کا لالچ دیتی اور شخص کو اپنے مذہب میں داخل کرتی ہے۔

اسلام میں یہ خاص بات ہے کہ اس کے اصول اور مذہبی احکام اور باہمی تعلقات کو قائم و باقی رکھنے کے قوانین ہی ایسے زبردست ہیں کہ آدمی بغیر لالچ کے اس کی جانب جھکنے پر مجبور ہو جاتا ہے اور مسلمان ہوتے ہی اس میں ایسی قوت اور طاقت آ جاتی ہے کہ وہ دنیا کی ہر مصیبت سے مقابلہ کرنے کو ہر وقت تیار رہتا ہے پھر جب اسلام دل میں جم گیا تو خواہ کیسی ہی مصیبت اٹھانی پڑے کیسی ہی پریشانی ہو آدمی اس دولت کے ہوتے ہوئے کسی مصیبت سے نہیں گھبراتا بلکہ اسے یقین ہو جاتا ہے کہ اگر اس دولت کے حاصل ہونے پر مصیبتوں کے پہاڑ بھی سر پر ٹوٹ پڑیں اور پریشانیوں کی بارش بھی ہو وہ سب ایک آن میں ختم ہو جاتی ہیں۔ سبحان اللہ کیسا پیارا دین ہے کہ اپنے کسی پیروکار کو پریشانیوں میں نہیں پھنساتا۔

ہمارے یہاں عبادت اور بندگی کے طریقے بھی ایسے آسان کہ آدمی جب چاہے اور جہاں چاہے خدا کی عبادت کرے۔ فرض کرو کہ ایک مسلمان جنگل میں ہے نماز کا وقت ہو جاتا ہے دور دور پانی کا پتہ نہیں وضو کیسے کرے۔ ہمارا اسلام اب حکم دیتا ہے کہ کوئی غم نہیں اگر پانی میسر نہیں تو تیمم کرو اور مٹی سے پاکی حاصل کر کے خدا کے دربار میں جھک جاؤ۔ پھر زمین کے جس پاک حصے پر کھڑے ہو جاؤ وہیں نماز ادا ہو جائے نہ کسی خاص مقام کی ضرورت ہے اور نہ کسی خاص مکان کی حاجت۔

پھر آدمی اگر بیمار ہو اور کھڑا نہیں ہو سکتا۔ تو ہماری شریعت بیٹھ کر نماز پڑھنے اور فرض ادا کرنے کی اجازت دیتی ہے اگر بیٹھنے کی بھی طاقت نہیں تو بیمار کو حکم ہے کہ وہ

لیٹ کر پڑھے اور لیٹ کر بھی نماز پڑھنے کی قدرت نہ ہو تو اشارے سے پڑھے اور اس کی بھی طاقت نہ ہو تو اس وقت نماز چھوڑ دے تندرست ہو جانے پر پڑھ لے۔ ایسی آسانیاں کسی اور مذہب میں نہیں ہیں۔

غرض ہمارا اسلام ہر طرح آدمی کو پاک وصاف اور مہذب بنا دیتا ہے، دیکھو کہ عرب کی وہ جنگجو قوم تھوڑے ہی عرصہ میں کیسی شاندار اور مہذب قوم بن گئی۔ کیا کوئی اور مذہب بھی اس کی کوئی مثال پیش کرسکتا ہے کہ اس نے اپنے پیروؤں کو اتنی جلدی سدھار کر، دنیا کے سامنے نمونہ بنا کر پیش کر دیا ہو۔ ہرگز نہیں، ان تمام باتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام ہی سچا دین ہے اور باقی تمام دین، سارے مذہب جو آج کل دنیا میں نظر آتے ہیں باطل ہیں۔

دوست سے ملاقات (۲) (۶)

دوسرے دن جب پھر غلام محمد اور فدا حسین کی ملاقات ہوئی تو فدا حسین نے کہا کہ میرے دوست، میں نے تمہارے کہنے پر عمل کیا اور رضا حسین کے یہاں آنا جانا بند کر دیا اور مجھے اس کی خوشی بھی ہے۔

غلام محمد: ماشاء اللہ تم خود سمجھدار ہو مجھے بھی یہ سن کر بڑی مسرت ہوئی کہ تم نے میری بات مان لی اور اس پر عمل کیا۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو حق بات قبول کرنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

فدا حسین: آج تم یہ بتاؤ کہ بدمذہب اور مرتد کسے کہتے ہیں اور وہ کون کون لوگ ہیں؟

غلام محمد: جو شخص اہلسنت و جماعت کے عقائد کے خلاف کوئی عقیدہ رکھے وہ بدمذہب اور گمراہ کہلاتا ہے یعنی اس کے عقیدوں میں فسق ہوتا ہے اسی وجہ سے ایسے شخص کو کافر نہیں کہتے ہاں جو شخص ضروریات دین میں سے کسی کا انکار کرے وہ شخص کافر ہوتا ہے اور اگر اس انکار کے ساتھ وہ مسلمان ہونے کا دعویٰ بھی رکھتا ہو تو ایسے شخص کو مرتد کہتے ہیں۔ ان لوگوں کی نماز، روزہ اور خیرات وغیرہ کا کچھ اعتبار نہیں اور نہ انہیں اس پر کوئی ثواب ملے۔ اگر یہ اسی حالت پر مر جائیں اور توبہ نہ کریں تو ہمیں حکم ہے کہ ان کی نماز جنازہ، دفن کفن، قرآن خوانی، اور فاتحہ میں شریک نہ ہوں۔ جو مسلمان کسی کافر و مرتد کی نماز جنازہ وغیرہ میں شرکت کرے گا اور اس کو جائز اور حق بھی جانے گا

وہ انہیں کے ساتھ رسی میں باندھ کر دوزخ میں گرادیا جائے گا اور اس کے بھی نماز روزہ وغیرہ سب برباد ہو جائیں گے۔ غالباً اب تم سمجھ گئے ہو گے کہ جو شخص ضروریات مذہب اہلسنت میں سے کسی مسئلے کا منکر ہو وہ گمراہ اور بدعتی ہے اور جو شخص ضروریات، دین میں سے کسی ضروری مسئلے کا انکار کرے وہ کافر و مرتد ہے۔

فدا حسین: ہاں یہ تو میں سمجھ گیا لیکن یہ تو بتائیے کہ وہابی اور دیوبندی بھی تو اسی مذہب اہلسنت و جماعت کے پیرو ہیں وہ بھی تو اپنے آپ کو سنی اور حنفی کہتے جانتے اور لکھتے ہیں پھر وہ کافر کیسے ہوئے؟

غلام محمد: یہی تو ان کا سب سے بڑا فریب ہے اگر کھلم کھلا اللہ، اور رسول کو معاذ اللہ برا کہیں اور ان کی پاک شانوں میں گستاخیاں کریں تو ان کی بات پر کون کان دھرے۔ کون سا مسلمان ہوگا کہ کسی نصرانی اور ہندو سے کوئی دینی مسئلہ پوچھتا پھرے اور انہیں اپنا پیشوا بناتا ہو۔ تو یہ لوگ بھی اگر کھلے بندوں کافروں کی طرح رہیں سہیں تو کون انہیں اپنا دینی پیشوا جانے پھر یہ مخلوق خدا کو کیسے بہکا سکیں۔ لہٰذا حنفی اور سنی کے لباس میں دنیا کے سامنے آتے اور اپنا اُلو سیدھا کرتے ہیں۔ سیدھا سادہ مسلمان ان کے جال میں پھنس جاتا ہے اور یہ اس سے اپنا مطلب نکالتے اور اسے گمراہ بددین بلکہ کافر و مرتد کر دیتے ہیں۔

اچھا تم یہ جانتے ہو کہ ہمارے اگلے پڑھے باپ دادا سنی مسلمان تھے اور ان کا دین و مذہب وہی تھا جو حضور پیر دستگیر غوث اعظم، حضور خواجہ غریب نواز چشتی، حضرت شیخ بہاؤ الدین نقش بندی، شیخ شہاب الدین سہروردی، حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی، حضرت نظام الدین محبوبِ الٰہی، حضرت علاء الدین صابر کلیری اور دوسرے بزرگوں کا دین و مذہب تھا۔ اب انہیں دیوبندی مولویوں کو لے لو جو اپنے آپ کو سُنی اور

حنفی کہتے ہیں۔ ذرا ان کے سامنے ان اللہ والوں کا نام ادب اور تعظیم سے تو لو اور ان کی کرامتیں تو بیان کرو، اور بتاؤ کہ ان کے مزاروں پر حاضر ہونا ثواب کا کام ہے ان سے ہمیں برابر فیض پہنچتا ہے یہ اللہ کے دیئے سے ہمیں دیتے اور مدد پہنچاتے ہیں۔ خدا سے دعا کرتے اور ہماری بگڑی بناتے ہیں۔ دیکھو ابھی بدعت اور شرک کہتے کہتے اچھلنے لگیں گے اور بات بات پر بدعت اور شرک کا حکم لگا دیں گے۔

اب تمہیں بتاؤ کہ یہ لوگ سنی اور حنفی کے بھیس میں سنیوں اور مسلمانوں کے دشمن ہوئے کہ نہیں؟ اور پھر مزے کی بات یہ ہے کہ ان کے مولویوں کی جو تعریف کردو کم ہے۔ بھلا اس سے بڑھ کر ان کا کون سا کفر ہوگا کہ یہ لوگ ہمارے نبی ﷺ جیسا علم بچوں پاگلوں اور چوپایوں کا بھی بتاتے ہیں۔ بلکہ کہتے ہیں کہ حضور کو علم غیب ثابت کرنا شرک ہے اور شیطان کو قرآن شریف کی کھلی ہوئی آیتوں سے ثابت ہے تو شیطان ان کے نزدیک معاذ اللہ، اللہ کا شریک ہے۔

فدا حسین: توبہ توبہ یہ گندے عقیدے تو آج ہی معلوم ہوئے۔ میں تو انہیں ایسا نہ جانتا تھا۔

غلام محمد: میرے پیارے دوست صرف یہی نہیں بلکہ ان کا عقیدہ ہے کہ رسول کی تعظیم ایسی ہی کرنا چاہیے جیسی بڑے بھائی کی۔ ان کے مذہب میں رسول کی تعریف کرنا حرام ہے ان کا عقیدہ ہے کہ معاذ اللہ حضور تو مر کر مٹی میں مل گئے۔ ان کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بھی بول سکتا ہے۔

فدا حسین: بس کرو میرے دوست میں ان کے گندے عقیدوں کو زیادہ نہیں سننا چاہتا۔ ارے یہ لوگ تو پورے گمراہ ہیں اللہ اور اس کے رسول کی شان میں بھی اس قدر جراتوں سے کام لیتے ہیں اور پھر بھی سنی اور حنفی بنتے ہیں، بیشک میرا ایمان ہے

کہ جب تک کوئی شخص ہمارے نبی ﷺ کی غلامی کا سچے دل سے اقرار نہ کرے گا وہ مسلمان نہیں ہوسکتا اور جب وہ حضور کی غلامی میں آجائے گا تو، نہیں ہوسکتا کہ اپنے آقا کے خلاف ایسا زہر اگلے اور اگر وہ اب بھی اپنے آقا کی برائی کرتا یا برائی سننے سے خوش ہوتا اور ان کی تعریف سے جلتا یا موہنھ بگاڑتا بلکہ ان کی محبت میں جو کام کیا جائے اسے بدعت کہتا ہے تو وہ غلام ہی نہیں ہے بلکہ غلاموں کا سا لباس پہن کر اور ان کی سی صورت بنا کر اپنے آقا کے خلاف بغاوت کر رہا ہے اور اس سے بڑھ کر کون نمک حرام ہوسکتا ہے۔ دوست تم نے بڑا کرم کیا میرے ایمان کو بچالیا۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اور ہمیں بہتر جزا دے اور ایمان واسلام پر پختگی اور مضبوطی عطا فرما۔ آمین

غلام محمد: ماشاء اللہ، ماشاء اللہ، مسلمان کی یہی شان ہے کہ جب اس کے سامنے اللہ اور رسول جل جلالہ و ﷺ کی عزت کا سوال آتا ہے تو وہ اس پر اپنی ہر چیز کو قربان کر دیتا ہے اور اس راستہ میں اگر ماں باپ دوست اور دوسرے عزیز و اقارب آڑے آتے ہیں تو وہ ان کو ٹھکرا دیتا ہے اور وہ کسی جھوٹے مولوی اور مکار پیر کی بھی پروا نہیں کرتا۔ میرے بھائی اگر تم ان دیوبندیوں کی کتابیں دیکھو تو تمہیں اور ان کے دل کی چھپی، کا علم ہوگا اور ساتھ ہی وہ کتابیں بھی ضرور پڑھا کرو جن میں ان کے اور دوسرے گمراہ فرقوں کے عقیدوں اور سنیوں کے عقیدوں کا مقابلہ کیا گیا ہے خدا ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔

فدا حسین: ان شاء اللہ تعالیٰ میں ایسی کتابیں ضرور منگاؤں گا اور تم اس وقت گواہ رہو کہ میں تمام دیوبندیوں، وہابیوں، رافضیوں اور دوسرے گمراہ فرقوں پر لعنت بھیجتا ہوں اور میرا مذہب وہی ہے جو اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ کا ہے۔

غلام محمد: جزاک اللہ، اللہ ہمیں اور تمہیں ثابت قدم رکھے۔ آمین

فدا حسین: اللہ تمہاری زبان مبارک کرے اور ہمیں اور تمہیں اور سب مسلمانوں کو اپنی اور اپنے حبیب ﷺ کی محبت اور اپنے دوستوں کی الفت عطا فرمائے اور ساتھ ہی اپنے دشمنوں سے دینی ایمانی دشمنی بھی ہمارے دل میں ڈال دے۔

غلام محمد: میرے دوست ایک بات اور سن لو اور ہمیشہ اس پر عمل کرو۔ ہمارے نبی ﷺ نے پہلے ہی ہمیں ان تمام فرقوں کے پیدا ہونے کی خبر دے دی ہے اور یہ بھی بتا دیا ہے کہ وہ مسلمانوں کو کس کس طرح جال میں پھانسیں گے اور ساتھ ہی ہمیں یہ بھی تعلیم دی ہے کہ ہم ان سے دور رہیں اور انہیں اپنے سے دور رکھیں اور صاف فرما دیا ہے کہ اگر تم نے ہمارے اس نسخہ پر عمل نہ کیا اور جو پرہیز ہم بتلا رہے ہیں وہ کام میں نہ لائے تو یاد رکھو کہ گمراہی کی بیماری تم میں بڑھتی رہے گی۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم کسی دیوبندی، وہابی، رافضی، قادیانی، خارجی نیچری صلح کلی وغیرہم مرتدین ومبتدعین کی بات نہ سنیں ان کی کتاب نہ پڑھیں ان سے غیر شرعی میل جول نہ رکھیں بلکہ ان سے دینی ایمانی نفرت کریں وہ راستے میں ملیں تو انہیں سلام نہ کریں ان کے جنازے میں شریک نہ ہوں۔ البتہ خواہ مخواہ ان سے الجھنے اور جھگڑا پھیلانے کی ضرورت نہیں۔

فدا حسین: میں ان شاء اللہ ایسا ہی کروں گا اور پھر غلام محمد اپنے دوست سے سلام ومصافحہ کر کے اپنے گھر واپس آ گیا۔

نعت شریف (۷)

غم ہو گئے بے شمار آقا بندہ ترے نثار[1] آقا
بگڑا جاتا ہے کھیل میرا آقا آقا سنوار آقا
منجدھار میں آ کے ناؤ ٹوٹی دے ہاتھ کہ ہوں میں پار آقا
ٹوٹی جاتی ہے پیٹھ میری اللہ یہ بوجھ اتار آقا
ہلکا ہے اگر ہمارا پلہ بھاری ہے ترا وقار[2] آقا
مجبور ہیں ہم تو فکر کیا ہے تم کو تو ہے اختیار آقا
میں دور ہوں تم تو ہو میرے پاس سن لو مری پکار آقا
مجھ سا کوئی غمزدہ[3] نہ ہوگا تم سا نہیں غمگسار[4] آقا
گرداب[5] میں پڑ گئی ہے کشتی ڈوبا ڈوبا اتار آقا
تم وہ، کہ کرم کو ناز تم سے میں وہ، کہ بدی کو عار[6] آقا
پھر منہ نہ پڑے کبھی خزاں کا دے دے ایسی بہار آقا
جس کی مرضی خدا نہ ٹالے مرا ہے وہ نامدار آقا
ہے ملک خدا پہ جس کا قبضہ میرا ہے وہ کامگار آقا
اتنی رحمت رضا پہ کر لو لا یقربہ[7] البوار آقا

۱-قربان ۲-عزت وشوکت ۳-غم کا مارا ہوا ۴-مصیبت میں کام آنے والا
۵-بھنور ۶-شرم ۷-بربادی اس کے نزدیک نہ پھٹکے۔

دین اسلام[۲] (۸)

یہ تو ہر شخص خوب اچھی طرح جانتا ہے کہ بندہ وہی ہے جو بندگی اور خدا کی عبادت کرے اور اسی بناء پر مذہب اپنے پیروؤں کو عبادت اور پوجا پاٹ کی طرف بلاتا اور انہیں اپنے خدا کی بندگی کرنا سکھاتا ہے اور ہر مذہب والے کے نزدیک جو شخص زیادہ عبادت کرتا ہے وہی اس کا مقتدا اور پیشوا بنتا چلا جاتا ہے یہ بات ہندوؤں، پارسیوں، نصرانیوں اور یہودیوں میں بھی ہے اور وہ بھی یہ بات مانتے ہیں کہ آدمی جتنی بندگی کرتا رہے گا اتنا ہی اپنے خدا سے قریب ہوتا جائے گا۔

اب دیکھو کہ دوسرے مذہبوں میں جو عبادت کے طریقے ہیں وہ کس قدر دشوار ہیں ہر ہندو پر اس کے مذہب کی رو سے یہ ضروری ہے کہ جب وہ عبادت کرنے کا ارادہ کرلے تو اس سے پہلے کچھ گھی، میوے، اور کچھ اور سامان مہیا کرے۔ اس کے بعد وہ مندر جائے اور عبادت کرے۔ اس پر بھی مزا یہ ہے، کہ ہر شخص مندر میں جا بھی نہیں سکتا جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ اس مذہب میں رہ کر ہر شخص خدا کی عبادت نہیں کرسکتا۔ اگر کرنا چاہے تو شہر سے الگ کسی پیڑ کے نیچے بت وغیرہ رکھے اور وہاں عبادت کرے۔

بھلا بتاؤ تو سہی کہ کسی ریگستان میں ایک مسلمان اور ایک ہندو سفر کر رہے ہوں اور دور دور پانی نہ ہو نہ کہیں پیڑ نظر آتا ہو نہ کہیں پتھر نظر پڑتے ہوں تو ایسے مقام پر وہ ہندو کیسے پوجا پاٹ کرے گا۔

اب اس سے پوچھنا چاہیے کہ تیرا مذہب تجھے کیا بتاتا ہے تو وہ خاموش ہی رہے گا لیکن مسلمان کو کوئی پریشانی نہ ہوگی۔ وہ تیمم کرے گا اور قبلہ کی جانب منہ کر کے اللہ کی عبادت میں مصروف ہو جائے گا اور یہ دولت صرف ایک مسلمان ہی کو نصیب ہے کہ وہ دنیا

کے کسی خطے، کسی علاقے میں ہو، اسے کوئی چیز اس کے معبود برحق کی پرستش اور بندگی سے روک نہیں سکتی، آبادی ہو، خواہ ویرانہ نخلستان ہو، خواہ ریگستان، ہر جگہ اس کی مسجد ہے اور ہر مقام اس کا عبادت خانہ۔

ہمارے دین اسلام کی ایک اور بڑی خوبی یہ ہے کہ قرآن شریف جو خدا کا کلام ہے اور حد درجہ فصاحت و بلاغت والا ہے اور ایسا کہ اس کی ایک آیت کے مقابلہ میں عرب کے رہنے والے بھی، جنکی مادری زبان عربی تھی ایک آیت نہ لا سکے وہ قرآن شریف باوجود اتنی بڑی کتاب ہونے کے مسلمانوں کو، بلکہ ان کے چھوٹے چھوٹے بچوں کو جو ابھی اچھی طرح عقل اور سمجھ نہیں رکھتے، اور نہ عربی ان کی مادری زبان ہے، اس طرح حفظ ہے کہ اس کے حرکت، سکون، زبر زیر، پیش، وقف جائز و مطلق اور آیت و سورت میں ذرہ برابر فرق نہیں ہے حالانکہ وہ اس کے معنی اور مطلب کو نہیں سمجھتے ہیں۔

ہم دیکھتے ہیں کہ بچے کہانیاں بہت جی لگا کر سنتے ہیں اور ایک ایک کہانی کئی کئی بار ان کے کانوں تک پہنچتی ہے مگر ان میں یہ طاقت نہیں کہ وہ چھوٹے سے چھوٹی کہانی بھی اسی طرح دہرا سکیں جیسے انہوں نے سنی تھی حالانکہ وہ ان کی مادری زبان میں بھی ہے اور اس کو دلچسپی سے سنتے بھی ہیں دوسرے مذہب والوں کے بچے تو بچے بوڑھے بھی ایسے نہیں مل سکتے کہ انہیں اپنے مذہب کی پوری کتاب یاد ہو اور یہاں ایک ایک شہر میں سینکڑوں حافظ موجود ہیں۔ سبحان اللہ یہ بھی ہمارے ہی دین کی برکت ہے دوسرے لوگوں کو یہ کہاں نصیب ہے۔

پھر قرآن شریف میں صرف نماز، روزے، حج اور زکوٰۃ ہی کے مسائل نہیں بلکہ اس میں قوانین مذہبی کے ساتھ ہی ساتھ، باہمی سلوک، فوجداری، دیوانی، تجارتی، فوجی اور ملکی، غرض ہر قسم کے احکام موجود ہیں اور اس میں مذہبی احکام سے لے کر وہ دنیوی معاملات بھی تفصیل کے ساتھ بیان کر دیئے گئے ہیں جن پر سلطنتوں کی بنیادیں پڑتی ہیں۔

اس سے بھی زیادہ مزے کی بات یہ ہے کہ اسے جتنی مرتبہ پڑھیئے لطف اٹھائیے

حالانکہ قاعدہ ہے کہ ایک کتاب کو جب دوسری مرتبہ پڑھا بھی جاتا ہے تو وہ ذوق حاصل نہیں ہوتا جو پہلے حاصل ہوا تھا۔ غرض کہ دین اسلام کی ہر چیز لاجواب ہے اور کوئی بھی قوم اس کی کسی بات کا جواب نہیں دے سکتی۔ افسوس ہے کہ آج ہم ایسے زبردست اور مضبوط دین کو چھوڑ رہے ہیں جس نے عرب جیسی جنگجو اور وحشی قوم کو تہذیب کا نمونہ بنا دیا۔ اسلامی تہذیب سے بڑھ کر کون سی تہذیب ہو سکتی ہے جس کے لیے آج کا مسلمان بھاگا بھاگا پھرتا ہے آج بہت مسلمان کہلانے والوں کے دلوں میں دین اسلام کی محبت نہیں رہی لٰہذا دنیا کا ہر شخص انہیں ڈراتا اور دھمکاتا ہے۔ ہندوستان میں سب سے پہلا مسلمان کہلانے والا وہ شخص جس نے اسلامی تہذیب سے دشمنی کی ٹھانی اور دوسری تہذیب کی جانب لپکا وہ نیچری ہے جس نے ہند میں انگریزی یونیورسٹی کی بنیاد ڈالی اس منحوس تہذیب کا یہ اثر ہے کہ مسلمان خدا اور رسول سے غافل ہوئے اور نئی تہذیب نے انہیں بدتہذیب بنا دیا جب ان مسلمان کہلانے والوں نے اسلامی تہذیب کو چھوڑ دیا تو کوئی اور تہذیب انہیں نہیں سنوار سکتی۔

آج کل کی تہذیب تو یہ ہے کہ آدمی ننگے سر، ننگے بدن ہو اور اتراتا پھرے۔ یا کوٹ پتلون پہن لے اور غرور سے منہ اٹھا کر چلے کہ ہم بھی انگریز ہیں۔ اپنے نوکروں اور خادموں سے اپنے آپ کو ''صاحب'' کہلائے اور اس پر خوش ہو جب اس کے سامنے کوئی مذہبی چیز آئے تو کان نہ دھرے۔ دین کی باتوں پر آوازیں کسے۔ ان کا مذاق اڑائے۔ دین پر چلنے والوں کو بیوقوف اور ''بدتہذیب'' بتلائے اور پھر ذرا نہ شرمائے۔ کاش اب بھی مسلمان سنبھلیں اپنے کاموں اور کرتوتوں پر ایک نظر ڈالیں ان پر غور کریں اور پھر سچے دل سے ان سے توبہ کر کے سچے پکے مسلمان بنیں اور اسلامی تہذیب سے اپنے آپ کو سنواریں اللہ تعالیٰ ہمیں اور سب مسلمانوں کو ایمان پر استقامت اور دین کی محبت عطا فرمائے۔ آمین۔

❁❁❁❁

اچھی اچھی باتیں (۹)

دوست تین طرح کے ہوتے ہیں، ایک اپنا دوست، ایک دوست کا دوست اور دشمن کا دشمن۔ کبھی نہ دیکھا ہوگا کہ آدمی جس سے دوستی کرے اس کے دوستوں سے نفرت برتے یا اس کے دشمنوں کو اپنا دوست بتائے اور اگر ایسا کرتا ہے تو یہ شخص دوست نہیں حیلہ ساز ہے۔ اسی طرح دشمن بھی تین ہوتے ہیں ایک اپنا دشمن، اور دوسرا دوست کا دشمن، تیسرا دشمن کا دوست۔ کبھی نہیں ہوسکتا کہ آدمی اپنے دشمن کے دوست کو اپنا بھی دوست جانے یا دوست کے دشمن کو اپنا دوست یقین کرے اور اس کے ساتھ دوستوں کے سے برتاؤ کرے اب ہمیں اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ اللہ اور اس کے رسول جل ذکرہ وغیرہ کے ساتھ محبت کرو تو اس کے صاف معنی یہی ہیں کہ اس کے دوستوں سے بھی محبت کریں، اور اس کے دوست کون ہیں۔ قرآن شریف ہی فرماتا ہے کہ ہمارے دوست وہ ہیں جو ہم پر ایمان لائے اور ہم سے ڈرتے رہتے ہیں اور ظاہر ہے کہ جو خدا سے ڈرتا رہے گا وہ گناہ کے قریب بھی نہ پھٹکے گا بلکہ دن رات عبادت اور تبلیغ دین میں لگا رہے گا اور حق کے پھیلانے میں کبھی کوتاہی نہ کرے گا تو اللہ کے دوست انبیاء کرام، اہل بیت، صحابہ اور اولیاء اور علماء صالحین ہوئے اور ان سب سے محبت کرنا ہم پر ضروری بلکہ فرض ٹھہرا اور جب ان سے محبت فرض ٹھہری تو انبیاء کرام اور صحابہ اور اولیاء علماء کے جتنے لوگ مخالف اور دشمن اور ان سے جلنے والے یا ان کی توہین کرنے والے ہیں وہ یقیناً ہمارے بھی دشمن ہیں تو اللہ ورسول اور ان کے پیاروں سے محبت کے لیے یہ بات ضروری ہے کہ اہل سنّت کے علاوہ جتنے فرقے اور گروہ اور انجمنیں ہیں ہم ان سے دینی ایمانی دشمنی برتیں۔ اہلسنت کے خلاف عقیدہ رکھنے والے کتنے فرقے اور گروہ ہیں وہ بھی سن لو۔

۱۔ وہابی یہ لوگ اللہ اور رسول کی شان میں گستاخیاں کرتے اور ذرا ذرا سی بات پر

مسلمانوں کو مشرک اور بدعتی ٹھہراتے ہیں۔ میلاد شریف سے روکتے اور فاتحہ سے منع کرتے ہیں اور معاذ اللہ حضور کو اپنے بڑے بھائی کے برابر جانتے ہیں۔

۲- رافضی یہ لوگ صحابہ کرام کی شان میں تبرا بکتے ہیں۔

۳- قادیانی یہ لوگ حضور کے بعد غلام احمد کو نبی مانتے ہیں، قرآن شریف کو جھٹلاتے اور انبیاء کی شان گھٹاتے ہیں۔

۴- نیچری یہ لوگ سرسید احمد خاں کو اپنا بڑا پیشوا جانتے ہیں حالانکہ سرسید احمد نے جنت، دوزخ، فرشتے اور جنات سب کا انکار کیا اور اس کا مذاق اڑایا ہے بلکہ یہ لوگ خود بھی ایسا ہی بکتے رہتے ہیں۔

۵- خارجی یہ لوگ معاذ اللہ حضرت مولا علی مشکل کشا اور اہل بیت کی شان میں بدزبانی کرتے اور انہیں گالیاں دیتے ہیں۔

۶- چکڑالوی۔ یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں قرآن کافی ہے اور حدیث ردی کے ٹوکرے میں ڈالنے کے قابل ہیں اور رسول کا مرتبہ ایک ڈاکئے کے برابر ہے۔ معاذ اللہ

۷- غیر مقلد یہ لوگ ائمہ کرام کی اطاعت سے مونہہ موڑتے اور احادیث کو معاذ اللہ توڑ مروڑ کر اس پر عمل کرنے کا دم بھرتے ہیں۔

ہندوستان میں انہیں فرقوں کا زیادہ زور ہے۔ ایک نیا فرقہ اور بھی ہے جس کا نام ہے ندوہ، اس میں اسی قسم کے لوگ بھرے پڑے ہیں۔ یوں ہی ایک نیا فرقہ ہے جو اپنے آپ کو جماعت اسلامی کہتا ہے یہ فرقہ بھی وہابیت کا ملغوبہ ہے۔ البتہ اس میں انگریزی خواں، کلمہ گویوں کی زیادہ چلتی ہے اور وہ جاہلوں کو آسانی سے اپنا بنا لیتے ہیں۔

ہم پر ضروری ہے کہ ہم تمام وہابیوں، دیوبندیوں، رافضیوں، قادیانیوں، نیچریوں، غیر مقلدوں اور دوسرے تمام گمراہ فرقوں سے دور رہیں اور انہیں اپنا دینی ایمانی دشمن جانیں اور ان سے گھال میل نہ کریں۔

نعت شریف (۱۰)

نامرادوں کے پالنے والے

تم ہو حسرت نکالنے والے ۔ نامرادوں کے پالنے والے
میرے دشمن کو غم ہو بگڑی کا ۔ آپ ہیں جب سنبھالنے والے
تم سے منہ مانگی آس ملتی ہے ۔ اور ہوتے ہیں ٹالنے والے
روز محشر بنا دے بات مری ۔ ڈھلی بگڑی سنبھالنے والے
بھیک دے بھیک اپنے منگتے کو ۔ اے غریبوں کے پالنے والے

پار کر ناؤ ہم غریبوں کی
ڈوبتوں کو نکالنے والے

کام کے ہوں کہ ہم، نکمے ہوں ۔ وہ سبھی کے ہیں پالنے والے
زنگ سے پاک صاف کر دل کو ۔ اندھے شیشے اجالنے والے

خار غم کا حسن کو کھٹکا ہے
دل سے کانٹا نکالنے والے

جنت کی نعمتیں (۱۱)

جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں، کتابوں، فرشتوں اور تمام دینی باتوں اور قیامت کے دن پر ایمان لاتے ہیں ان کے لیے اللہ تعالیٰ نے ایک مکان بنایا ہے اور اس میں وہ نعمتیں مہیا کی ہیں جن کو نہ آنکھوں نے دیکھا نہ کانوں نے سنا اور نہ کسی دل پر ان کا خطرہ گزرا اس مکان کا نام جنت ہے اس کو فردوس خلد اور ارم بھی کہتے ہیں۔ دنیا کی بڑی بڑی نعمتوں کو جنت کی نعمتوں سے کوئی نسبت ہی نہیں۔ اس میں سو درجے ہیں اور ایک درجہ سے لے کر دوسرے درجے تک اتنا فاصلہ ہے جتنا زمین و آسمان کے درمیان ہے اور اگر تمام عالم جمع ہوں تو جنت کا ایک درجہ اس کے لیے وسیع ہے۔

جنت کے دروازے اس قدر وسیع ہیں کہ ایک بازو سے دوسرے بازو تک تیز گھوڑے کی ستر برس کی راہ ہوگی۔ اس میں ایک درخت ہے جس کے سایہ میں سو برس تک تیز گھوڑے پر سوار چلتا رہے تو بھی ختم نہ ہو۔ اس میں قسم قسم کے جواہر کے محل ہیں۔ جنت کی دیواریں سونے اور چاندی کی اینٹوں اور مشک کے گارے سے بنی ہیں اور اس کی زمین زعفران کی ہے جس میں کنکریوں کی جگہ موتی اور یاقوت بچھے ہیں۔

سبحان اللہ جنت کیسی زبردست نعمت ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے میں ہم گنہگاروں کے لیے کیسی کیسی نعمتیں تیار فرمائی ہیں۔ اے اللہ ہمیں بھی جنت میں ٹھکانہ عطا فرما۔ آمین۔ اب وہ نعمتیں سنو جو جنت میں جنتیوں کے لیے مہیا فرمادی گئی ہیں۔

۱- جنتی لوگ ہمیشہ کے (رہنے والے) سایوں میں ہوں گے۔
۲- ایک ایک جنتی کے لیے چار چار باغ ہوں گے۔
۳- جنتیوں کے لیے شراب طہور ہو گی۔ یعنی دنیا کی شراب کی طرح بدبودار کڑوی اور نشہ والی نہ ہو گی۔
۴- ان کے لیے کبھی نہ خراب ہونے والے دودھ۔
۵- صاف کیے ہوئے شہد۔
۶- ٹھنڈے خوش گوار پانی کی نہریں بہتی ہوں گی ان میں
۷- کھجور
۸- انار
۹- انگور
۱۰- کیلے
۱۱- اور ہر قسم کے میوے ہیں۔
۱۲- باغوں میں خیمے ایستادہ ہیں۔
۱۳- ان میں بالاخانوں کے اوپر بالاخانے بنے ہیں۔
۱۴- ان میں پردہ نشین بڑی بڑی آنکھوں والی نیچی نگاہوں والی اور ایک عمر والی حوریں ہیں جو نیک اور حسین ہوں گی۔ حسن و لطافت میں یاقوت اور مرجان کی طرح ہیں اور ان کے حسن کی چمک دمک ایسی ہے کہ اگر ایک حور بھی زمین کی طرف جھانکے تو زمین سے آسمان تک روشن ہو جائے اور چاند سورج کی روشنی جاتی رہے۔
۱۵- جنتیوں کی خدمت کے لیے نہایت خوب صورت کمسن لڑکے ہوں گے جو کبھی جنتیوں کی خدمت سے نہ تھکیں گے اور نہ کبھی ان کی خوبصورتی اور کمسنی میں

فرق آئے ان کو غلمان کہا جاتا ہے۔

۱۶- یہ غلمان جنتیوں کے کوزے اور آفتابے اور جام اور چاندی سونے کے برتن لیے پھریں گے۔

۱۷- ہر ایک برتن میں کھانا پینا اندازے کے مطابق بھرا ہوگا۔ جو خواہش سے نہ زیادہ ہوگا نہ کم۔

۱۸- جنتیوں کے باغوں کے سائے جنتیوں پر جھکنے والے ہوں گے کہ جنتی جس طرف چاہیگا درخت کا سایہ اسی طرف جھک جایا کرے گا۔

۱۹- اور ان کے خوشے اور گچھے جھکا کر نیچے کر دیئے گئے ہوں گے کہ جب کوئی جنتی میوہ کھانا چاہے گا تو اس کی شاخ جھک کر اس کے منہ تک آجایا کرے گی۔

۲۰- ان باغوں میں نہ دھوپ کی حدت ہوگی نہ سردی کی شدت۔

۲۱- جنتیوں کو سبز کریب کے باریک

۲۲- اور قناویز کے دبیز ریشمی کپڑے

۲۳- اور سونے چاندی کے کنگن

۲۴- اور موتیوں کے زیور پہنائے جائیں گے۔

۲۵- جنتی اونچے اونچے جڑاؤ تختوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے۔

۲۶- ان تختوں پر نرم ریشمی بچھونے ہوں گے جن کا استر قناویز کا ہوگا اور اوپر خوبصورت منقش چاندنیاں بچھی ہوں گی۔

۲۷- جب باہم ملنا چاہیں گے تو ایک کا تخت دوسرے کے پاس چلا جائے گا۔ ایک روایت میں ہے کہ ان کے پاس نہایت اعلیٰ درجہ کی سواریاں اور گھوڑے لائے جائیں گے اور ان پر سوار ہو کر جہاں چاہیں گے جائیں گے۔

۲۸- جنتی کے سرہانے اور پائینی دو حوریں نہایت اچھی آواز سے گائیں گی۔ مگر

ان کا گانا ڈھول تاشے باجے وغیرہ سے نہ ہوگا کہ یہ گانا تو شیطانی ہے وہ حوریں اللہ تبارک وتعالیٰ کی حمد و پاکی بیان کریں گی اور ان کی آواز ایسی جاذب اور دل کو کھینچنے والی ہوگی کہ کسی نے ویسی آواز کبھی نہ سنی ہوگی۔

۲۹- ادنیٰ جنتی کے لیے اسی ہزار خادم اور بہتر بیبیاں ہوں گی اور ان کو ایسے تاج ملیں گے کہ اس کا ادنیٰ موتی مشرق و مغرب کو روشن کردے۔

۳۰- سر کے بال اور پلکوں اور بھوؤں کے علاوہ جنتی کے بدن پر کہیں بال نہ ہوں گے۔سب بے ریش ہوں گے۔سرمگیں آنکھوں والے جن کی عمریں ہمیشہ تیس برس کی معلوم ہوں گی۔

۳۱- جنت میں نیند نہ آئے گی کہ نیند ایک قسم کی موت ہے اور جنت میں موت نہیں الغرض ہر شخص اپنے اعمال کے بموجب مرتبہ پائے گا اور اللہ تعالیٰ کے فضل کی کوئی حد نہیں وہاں کی نعمتیں بیشمار ہیں سب سے بڑھ کر جو نعمت حاصل ہوگی وہ اللہ عزوجل کی زیارت ہے کہ عرش الٰہی ظاہر ہوگا اور رب عزوجل جنت کے باغوں میں سے ایک باغ میں تجلی فرمائے گا اور جنتیوں کے لیے منبر بچھائے جائیں گے اور اپنے منصب اور رتبہ کے اعتبار سے جنتی نور کے، موتی کے، یاقوت کے، زبرجد کے اور سونے چاندی کے منبروں اور مشک و کافور کے خوشنما ٹیلوں پر بیٹھے ہوں گے خدائے تعالیٰ کا دیدار ایسا صاف ہوگا جیسے آفتاب اور چودھویں رات کے چاند کو ہر شخص دیکھتا ہے اللہ عزوجل ہر ایک پر تجلی فرمائے گا۔

وہ سب اسی حالت میں ہوں گے کہ ابر چھا جائے گا اور ان پر خوشبو برسے گی اور اللہ عزوجل فرمائے گا کہ جاؤ اس کی طرف جو میں نے تمہارے لیے نعمت تیار کر رکھی ہے جو چاہو لو پھر لوگ ایک بازار میں جائیں گے جسے ملائکہ گھیرے ہیں اس میں وہ

چیزیں ہوں گی جو نہ کسی نے کبھی دیکھی ہوں گی اور نہ اس کے متعلق سنا ہوگا نہ دل میں اس کا خیال آیا ہوگا۔ان چیزوں میں سے جو چیز انہیں مرغوب ہوگی ان کے ساتھ کردی جائیگی۔جنتی اس بازار میں باہم ملیں گے چھوٹے مرتبے والے بڑے مرتبے والے کو دیکھے گا اس کا لباس پسند کرے گا ابھی گفتگو ختم بھی نہ ہوئی ہوگی کہ وہ خیال کرے گا کہ میرا لباس اس سے بہتر ہے پھر جب وہاں سے اپنے گھر واپس ہوں گے تو ان کی بیبیاں ان کا استقبال کریں گی انہیں مبارک باد دیں گی اور کہیں گی کہ آپ واپس ہوئے تو آپ کا جمال بہت زیادہ ہے۔وہ جواب دیں گے کہ ہمیں ایسا ہی ہونا سزاوار تھا اس لیے کہ پروردگار جبار کے حضور بیٹھنا ہمیں نصیب ہوا۔

یہ وہ نعمتیں ہیں جن کا ذکر ہمارے پاک اور سچے قرآن شریف اور ہمارے نبی ﷺ کی احادیث میں صاف صاف موجود ہے۔افسوس وہ زمانہ آگیا کہ کلمہ پڑھنے والے اور مسلمان بننے والے، جنت اور جنت کی نعمتوں کا انکار کرتے اور اس کی گندی اور گھناؤنی تاویلیں اپنی اندھی اور اوندھی عقلوں سے گھڑتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو اس کے رسول ﷺ اور قرآن شریف کو جھوٹا اور باطل ٹھہراتے ہیں۔

نیچری کلمہ گویوں نے مسلمانوں کو بد دین، اور گمراہ کرنے کی جہاں بہت سی صورتیں نکالیں مثلاً وحی کا انکار کیا، معجزات کا انکار کیا، وحی کو دیوانے کی بڑ اور معجزوں کو شعبدہ بازی کہا، وہیں جنت اور جنت کی نعمتوں کا بھی انکار کر دیا اور اپنی کتابوں میں صاف صاف بک دیا کہ جنت کی حقیقت صرف اتنی ہے جیسے سینما کا کوئی ایکٹر اپنا پارٹ نہایت عمدگی اور خوبصورتی سے ادا کرتا ہے پھر جب اس کی فلم تیار کر کے اس کو دکھائی جاتی ہے تو اس کو اپنی اداکاریوں اور خوبیوں سے خوشی اور مسرت ہوتی ہے بس اسی طرح جو لوگ اچھے کام کرتے ہیں ان کی روحیں ان کے جسموں سے جدا ہو کر جب اپنے اچھے کاموں کی فلم دیکھیں گی تو ان کو خوشی ہوگی بس اسی خوشی کا نام جنت ہے۔

اسی طرح جب روح اپنے برے کاموں کی فلم دیکھے گی تو اسے صدمہ ہوگا اسی صدمہ کا نام دوزخ ہے۔ نیچریوں نے اپنے اس ذرا سے بول سے مردوں کا، اپنے جسموں کے ساتھ زندہ ہو کر اٹھنے، حساب کتاب، وزن اعمال، پل صراط اور قیامت کے ہولناک مناظر، جنت اور جنت کی نعمتوں، اور دوزخ اور دوزخ کے عذابوں کا صاف طور سے انکار کر دیا حالانکہ ان کے بیانوں سے آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ، لبریز ہیں اور شک نہیں کہ جو کسی آیت کی تکذیب کرے یعنی اسے جھٹلائے وہ کافر اور مرتد ہے اور بے توبہ مرے تو ابدی جہنمی۔ ہمیشہ جہنم کے عذاب میں پڑا رہنے والا ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ

بچو خوب یاد رکھو کہ جب تک تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت نہ کرو گے ایمان حاصل نہیں ہو سکتا اور جب ان سے محبت کرو گے تو ضروری ہے کہ ان کے دوستوں سے بھی محبت کرو۔ اللہ تعالیٰ کے دوست علماء اور اولیاء کرام ہیں۔ ان کے کہنے پر چلو جو یہ بتائیں اس پر عمل کرو اور یہ بھی ضروری ہے کہ تم اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمنوں سے دشمنی کرو اور انہیں اپنا دینی ایمانی دشمن جان کر ان کے ساتھ دینی ایمانی دشمنوں کا سا برتاؤ کرو اور اس سے زیادہ اللہ اور رسول کا دشمن کون ہے جو اس کی آیتوں کو جھٹلائے۔ معاذ اللہ

دوزخ کا عذاب (۱۲)

اللہ تعالیٰ نے جس طرح ایمان والوں کے لیے جنت پیدا فرمائی ہے اور اس میں بے انتہا نعمتیں مہیا فرمادی ہیں اور اپنی لا انتہا رحمت اور نعمت سے بندوں کو نوازا ہے اسی طرح بے ایمان لوگوں اور کافروں اور نافرمانوں کے لیے دوزخ پیدا فرمائی ہے دوزخ ایک مکان ہے کہ اس بڑے قہر و جلال والے کے قہر و جلال کا مظہر ہے۔قرآن شریف اور احادیث میں دوزخ کی جو سختیاں بیان فرمائی گئی ہیں ان کو دیکھ کر خداوند عالم، مالک ارض وسما کی قدرت اور بے نیازی کی شانیں معلوم ہوتی ہیں۔ افسوس ہے کہ آج اگر کوئی شخص گناہ کرتا ہے اور دوسرا اس کو روکتا ہے، یا خود اس کا دل اسے ملامت کرتا اور اس سے باز رہنے پر اصرار کرتا ہے تو وہ کہہ دیا کرتا ہے کہ میاں اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا ہے۔بے شک ہر مسلمان کو اس کی رحمت کی امید رکھنا چاہیے لیکن ساتھ ہی یہ بھی ضروری ہے کہ آدمی اس کے قہر و جلال سے بھی ڈرتا رہے اور پناہ مانگتا رہے۔

قرآن شریف میں جہاں یہ ارشاد فرمایا گیا ہے کہ اللہ کی رحمت سے ناامید مت ہو۔اس کی رحمت سے ناامید ہو جانے والا کافر ہے۔وہیں بار بار یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ جہنم سے بچو دوزخ سے ڈرو اور ایسے کام نہ کرو جو جہنم کی جانب لے جانے والے ہوں۔لہٰذا مسلمان کو چاہیے کہ اس کے قہر و جلال سے بھی ڈرتا رہے اور دوزخ سے پناہ مانگتا رہے ہمارے نبی ﷺ کثرت کے ساتھ دوزخ سے پناہ مانگتے تھے اور یہ اسی

لیے تھا کہ آپ کی پیروی میں ہم بھی عذاب دوزخ سے ڈریں اور پناہ مانگیں۔

اللہ اکبر! یہ دنیا کی آگ بھی خدا سے دعا کرتی ہے کہ اسے جہنم میں پھر نہ لے جائے بھلا اس آگ کا کیا ٹھکانا جس کے شرارے، اونچے اونچے محلوں کے برابر اڑیں گے گویا کہ زرد اونٹوں کی قطاریں کہ پیہم چلے آرہے ہیں اس آگ کا ایندھن آدمی اور پتھر ہے یہ دنیا کی آگ اس آگ کے ستر جزوں میں سے ایک جز ہے سب سے کم درجہ کا عذاب یہ ہے کہ جہنمی کو آگ کی جوتیاں پہنادی جائیں گی جس سے اس کا دماغ تانبے کی پتیلی کی طرح کھولے گا اور وہ سمجھے گا کہ سب سے زیادہ عذاب اسی پر ہے حالانکہ اس پر سب سے ہلکا ہے۔ سب سے ہلکے درجہ کا جس پر عذاب ہوگا اللہ تعالیٰ اس سے پوچھے گا کہ ساری زمین تیری ہو جائے تو کیا اس عذاب سے بچنے کے لیے تو سب فدیہ میں دے گا؟ عرض کرے گا ہاں۔ فرمائے گا کہ جب تو پشتِ آدم میں تھا تو ہم نے اس سے بہت آسان چیز کا حکم دیا تھا کہ کفر نہ کرنا مگر تو نے نہ مانا۔ اے اللہ ہمیں اور سب مسلمانوں کو اس کے عذاب سے بچا۔ آمین۔

جہنمیوں کے لیے جو مصائب ہوں گے ان کا مختصر بیان سنو!

۱۔ بھڑکتی ہوئی آگ
۲۔ آگ کے کپڑے
۳۔ آگ کے اوڑھنے
۴۔ آگ کے بچھونے
۵۔ اوپر آگ کے پہاڑ
۶۔ نیچے آگ کے پہاڑ
۷۔ کھولتے ہوئے پانی
۸۔ کھولتی ہوئی پیپ پلانے کے لیے

۹- کھانے کے لیے جہنمی تھوہڑ

۱۰- آگ کے کانٹے

۱۱- صعود، پہاڑ پر چڑھا کر گرایا جانا

۱۲- لوہے کے گرزوں سے سروں کا کچلا جانا

۱۳- ستر ہاتھ کی آتشیں زنجیر میں پرویا جانا اور وہ زنجیر ایسی ہے کہ اگر اس کی ایک کڑی دنیا کے پہاڑوں پر رکھ دی جائے تو وہ پہاڑ کانپنے لگیں گے۔ یہاں تک کہ نیچے کی زمین تک دھنس جائیں گے۔

۱۴- رال (ایک دھات) کے کرتے پہنائے جانا

۱۵- جہنمی تھوہڑ کا پیٹوں میں کھولتے ہوئے پانی کی طرح جوش مارنا

۱۶- جہنم کے کھولتے ہوئے پانی کا سروں پر ڈالا جانا

۱۷- آگ کی بیڑیوں میں جہنمیوں کا ایک دوسرے کے ساتھ جکڑا جانا

۱۸- گلے میں آگ کے طوق ڈالے جانا

۱۹- جہنم کے کھولتے ہوئے پانی کے پینے سے جو کچھ پیٹوں کے اندر ہے اس کا گل جانا

۲۰- سروں پر ڈالے جانے سے کھالوں کا گل جانا

۲۱- جیسے ہی ایک کھال گل جائے گی فوراً ہی دوسری نئی کھال بدن پر آجائے گی۔ تا کہ وہ عذاب کا مزہ چکھتے رہیں۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ

۲۲- اونٹ کی گردن کے برابر بچھوؤں اور سانپوں کا بدن کو بار بار ڈسنا کہ اگر ایک مرتبہ کاٹ لیں تو ہزار برس تک آدمی بے چین رہے اور درد میں چلاتا پھرے پھر خدا معلوم وہ سانپ کتنے کتنے بڑے ہوں گے۔

پھر جہنمی اس قدر بدصورت ہوں گے کہ اگر دنیا میں کوئی جہنمی اسی صورت پر لایا

جائے تو تمام لوگ اس کی بدصورتی اور بدبو سے مرجائیں اور ان کا جسم اتنا بڑا کر دیا
جائے گا کہ ایک شانے سے دوسرے شانے تک تین دن کا فاصلہ ہوگا ایک ایک
ڈاڑھ احد کے پہاڑ کے برابر ہوگی کھال کی موٹائی بیالیس گز ہوگی زبان ایک دو کوس
تک باہر گھسٹتی ہوگی کہ لوگ اس کو روندیں گے بیٹھنے کی جگہ اتنی ہوگی جیسے مکہ سے
مدینہ تک اور جہنم میں منہ سکوڑے ہوں گے کہ اوپر کا ہونٹ سمٹ کر بیچ سر کو پہنچ جائے
گا اور نیچے کا لٹک کر ناف کو آ لگے گا۔ بے شک بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ اس سے زیادہ
پر قادر ہے اس کی قدرت کا ہم اندازہ نہیں لگا سکتے ہیں۔

جو لوگ جنت کی ان نعمتوں اور جہنم کی ان مصیبتوں کو سن کر یا پڑھ کر جنت اور
دوزخ کا مذاق اڑاتے اور ان کا انکار کرتے ہیں وہ اللہ کے ساتھ معاذ اللہ مذاق
کرتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ایسا پیدا نہ فرمائے گا حالانکہ جنت اور دوزخ پیدا
ہو چکی۔ ہاں یہ لوگ اللہ ہی کو نہیں پہچانتے ورنہ اس کی قدرت میں کیوں کلام کریں
اور اس کی بنائی ہوئی چیزوں کا مذاق کیوں اڑائیں اگر آج نہیں تو وہ دن قریب ہے کہ
یہ لوگ اپنے کرتوتوں کا پھل چکھیں گے۔

خیر جب سب جنتی جنت میں داخل ہو لیں گے اور جہنم میں صرف وہی لوگ
رہ جائیں گے جن کو ہمیشہ کے لیے عذاب ہے اس وقت جنت و دوزخ کے درمیان
میں موت کو مینڈھے کی شکل لا کر کھڑا کر دیں گے پھر منادی جنتیوں اور جہنمیوں کو
پکارے گا وہ جھانکیں گے تو ان سے پوچھا جائے گا کہ اسے پہچانتے ہو سب کہیں گے کہ
ہاں یہ موت ہے۔ پھر موت ذبح کر دی جائے گی اور منادی ندا کرے گا کہ اے اہلِ
جنت ہمیشگی ہے اب مرنا نہیں اور اے نار اب ہمیشگی ہے موت نہیں اس وقت جنتیوں
کے لیے خوشی پر خوشی اور جہنمیوں کے لیے غم پر غم ہوگا۔

بچو! اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ہمیشہ ڈرتے رہو وہ کام کرو جس سے اللہ اور اس

کارسول ﷺ خوش ہوں اور وہ کام نہ کرو جس سے یہ ناراض ہوں ۔ دیکھو اچھے کام کرنے والوں کے لیے جنت کے مزے ہیں اور برے کام کرنے والوں کے لیے دوزخ کا عذاب ہے یہ بھی یقین کرلو کہ جتنے بد دین، بدمذہب اور مرتد ہیں وہ سب جہنم کے کتے ہیں اگر یہ لوگ بے توبہ مریں تو سب جہنم کا ایندھن بننے والے ہیں لہٰذا ان کی صحبت سے دور بھاگو ان کی کتابیں نہ دیکھو ان کی تعظیم نہ کرو، تعظیم کیسی بلکہ ان کے نام سے گھن کرو ۔ اس سے تمہارے دل میں نور ایمان پیدا ہوگا آدمی اپنی جان اپنے مال کے دشمن سے بچتا اور نفرت کرتا ہے پھر ایمان تو ایمان ہے ۔
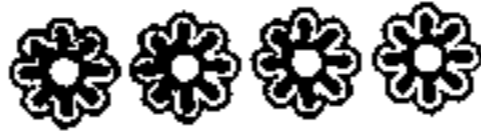
ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم[1] (۱۳)

آپ جب دنیا میں تشریف لائے اس وقت زمانہ کی جو رفتار تھی ہم بیان کر چکے ہیں کہ ہر چہار طرف قتل و غارت ظلم و معصیت شرک و بدعت اور جفا و جہالت کا دور دورہ تھا جس طرف نظر اٹھتی خونریزی اور فتنہ انگیزی کا تماشا نظر آتا۔ نہ کسی میں شرم و حیا تھی نہ صلہ رحمی و وفا۔ آپ کا ایسے وقت میں دنیا میں تشریف لا کر تمام عالم میں حق و ہدایت اور اسلام و حقانیت پھیلانا ایک زبردست معجزہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے تمام عالم کے دو حصے کیے ایک عرب دوسرا عجم اور عرب کو عجم پر فضیلت دی پھر عرب کے دو حصے کیے ان میں قریش کو دوسروں پر فضیلت بخشی پھر قریش کے بھی دو حصے کیے اور ان میں سے آلِ ہاشم کو فضیلت عطا فرمائی پھر آلِ ہاشم میں بنی عبد المطلب کو سب پر فوقیت دی، اور اس طرح ہمارے نبی اچھوں سے اچھوں اور ستھروں سے ستھروں میں منتقل ہوتے رہے یہاں تک کہ حضرت عبد المطلب کے صاجزادے حضرت عبد اللہ کی صلب میں آپ کا نور مبارک جلوہ گر ہوا اور بارہ ربیع الاول شریف روز دوشنبہ (پیر) بوقت صبح صادق آپ نے اس عالم کو منور فرمایا۔

سبحان اللہ آپ کے تشریف لانے سے یہ مہینہ مبارک مہینہ ہوا اور یہی وجہ ہے کہ ایمان والے اس ماہ مبارک کا بہت زیادہ احترام کرتے ہیں اور جا بجا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر پاک کی مجلسیں کرتے ہیں پھر دن کو بھی وہ فضیلت عنایت ہوئی کہ اس کا نام ہی پیر ہو گیا یعنی سب دنوں کا پیر اور وقت نے بھی وہ برکت پائی کہ اس وقت جو دعا مانگی

جائے اللہ تعالیٰ اپنے حبیب اکرم ﷺ کے طفیل اس کو قبول فرماتا ہے اے اللہ ہمیں بھی اس مبارک و پیارے نبی کا صدقہ عطا فرما۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

آپ کے دنیا میں تشریف لانے سے قبل عرب بڑی سخت مصیبتوں اور پریشانیوں میں مبتلا تھے بارش کا نام ونشان نہ تھا زمین خشک پڑی تھی جانور دبلے ہو چکے تھے ہر چیز اجڑی ہوئی تھی چاروں طرف عسرت اور تنگدستی ہی نظر آتی تھی لیکن جب آپ کی ولادت شریف کا وقت قریب آیا تو وہ عسرت اور تنگ دستی، فراخی سے بدل گئی خوب بارش ہوئی زمین کا چپہ چپہ بہاراں ہو گیا غلہ بھی خوب پیدا ہوا۔ تمام جانور فربہ اور موٹے تازے ہو گئے غرض تمام عرب کو اس قدر خوشی ہوئی کہ ان لوگوں نے اس برس کا نام ہی سنة الفرح والابتهاج رکھا یعنی ''مسرت اور خوشی کا سال'' پھر یہ خوشی صرف انسانوں ہی کے لیے نہ تھی بلکہ تمام چرند پرند، حیوانات، جمادات، نباتات بھی خوشیاں منا رہے تھے۔ مغرب کے رہنے والے مشرق کے رہنے والوں کو اور مشرق والے مغرب والوں کو اپنی اپنی زبان میں مبارکبادیاں پیش کر رہے تھے۔

سبحان اللہ کیسی برکت والے نبی ہیں کہ آپ کے دنیا میں تشریف لانے سے قبل ہی دنیا میں خوشی اور مسرت چھا گئی پھر ان برکتوں کا کیا شمار جو آپ کے تشریف لانے کے بعد دنیا میں پھیلیں ایسے نبی کے تشریف لانے کی جتنی خوشیاں منائی جائیں کم ہیں جو لوگ، یہ خوشیاں منانے سے جلتے اور اپنا چہرہ بگاڑتے ہیں وہ حقیقۃً جانوروں سے بھی بدتر ہیں اور مسلمان تو مسلمان، انسان کہلانے کے بھی مستحق نہیں ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں تمہیں اور سب مسلمانوں کو ان سے بچائے۔ آمین

اگر ان تمام چیزوں پر غور کیا جائے جو آپ کے تشریف لانے سے قبل ظاہر ہوئیں تو معلوم ہو گا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کی آمد کی خوشی میں ان تمام مسرتوں اور خوشیوں کے سامان مہیا فرما کر ہم مسلمانوں کو یہ حکم دیا کہ تم بھی ان کی آمد پر خوشیاں

مناؤ۔ خداوند عالم، خداوند عالم ہے اس نے زمین پر سبز مخملی فرش بچھایا اس کے اوپر رحمت کی بدلیوں کے شامیانے تانے اس میں تاروں کے قمقمے لٹکائے ایک طرف چاند دوسری طرف سورج کو روشن کر دیا پھر اس کے بعد ملائکہ کو حکم دیا کہ ہمارے محبوب کی شان میں نغمے گاؤ۔ فرشتوں نے صلی اللہ علی النبی کے مبارک گیت گائے پھر جبرائیل علیہ السلام نے اس محبوب کا خطبہ پڑھا اور تمام فرشتوں کے مجمع میں آپ کا ذکر کیا جس سے تمام عالم میں رہنے سہنے والے درندے پرندے چرندے خوش ہوئے اور پھر سب نے باادب کھڑے ہو کر صلوٰۃ وسلام پڑھا اور جب وہ دونوں عالم کا دولہا تشریف لایا تو سلام و تحیت کے خوبصورت ہار آپ کی مبارک گردن میں ڈالے گئے اور محبت کے پھول نچھاور کیے گئے اور اس کے بعد تمام عالم کو رحمت کے خوان سے عشرت و مسرت کی بوندیاں (نُکتیاں) تقسیم کی گئیں۔

سبحان اللہ سبحان اللہ کیسا مبارک میلاد شریف ہوا اب ہم چند وہ واقعات لکھتے ہیں جو ولادت شریف کے وقت ظاہر ہوئے اور معتبر کتب میں مذکور ہیں۔

۱۔ اول، خانہ کعبہ نے مقام ابراہیم پر سجدہ کیا اور اس سے آواز آئی کہ ''خدا کا شکر ہے'' جس نے مجھے بتوں کی ناپاکی سے پاک وصاف کیا۔

۲۔ دوم ہبل، جو مشرکین عرب کا سب سے بڑا بت تھا زمین پر منہ کے بل پر آرہا پھر ایک آواز آئی کہ آج (بی بی) آمنہ کے یہاں ایک فرزند پیدا ہوا ہے جو تمام مخلوق کو کفر کی تاریکیوں سے نکال کر ہدایت کی روشنیوں میں داخل کرے گا اور اے فرشتو! گواہ ہو جاؤ کہ ہم نے تمام خزانوں کی کنجیاں انہیں سونپ دیں لہٰذا روز ولادت کو عید مناؤ۔

۳۔ سوم صفا، جو مکہ معظمہ میں کعبہ کے قریب ایک پہاڑ ہے وہ خوشی میں کبھی بلند ہوتا کبھی جھک جاتا۔

۴- چہارم مروہ، جو صفا ہی کے قریب ایک اور پہاڑ ہے وہ خوشی میں جھوم رہا تھا۔

۵- پنجم، آسمان کے تارے زمین پر جھکے پڑے تھے اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ زمین پر آ رہیں گے۔

۶- پیدائش کے وقت ایک نور ظاہر ہوا جس کی روشنی سے نہ صرف آپ کا مکان بلکہ مشرق سے لے کر مغرب تک تمام فضا روشن ہوگئی اور شام کے محل نظر آنے لگے۔

۷- تمام دنیا میں جہاں جہاں بت نصب تھے سب منہ کے بل گر پڑے۔

۸- کسریٰ کے محل کے چودہ کنگرے زمین پر گر پڑے اور وہاں زلزلہ آیا۔

۹- ایران کا سب سے بڑا آتش کدہ بجھ گیا۔

۱۰- روئے زمین پر جتنے بادشاہ تھے سب کی زبان ایک دن ایک رات کے لیے بند ہوگئی۔

سبحان اللہ سبحان اللہ کیسے خوش نصیب ہیں ہم لوگ کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایسے زبردست اور مبارک نبی کی امت بنایا۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اس نعمت کی قدر کریں اس کا برابر ذکر کریں اور جو لوگ ہمیں ان کے ذکر سے روکیں ان سے دور رہیں اور ان سے نفرت کریں حضور کے ذکر پاک کی محفل کو محفل میلاد کہتے ہیں قیام اور سلام اس کا خاص حصہ ہے۔

فضائل علماء (۱۴)

ہم بتا چکے ہیں کہ قرآن شریف اور حدیث شریف میں جس علم کی تعریفیں آئی ہیں وہ وہی علم ہے جو قرآن و حدیث سے حاصل ہو اور جس کی بدولت معرفت الٰہی نصیب ہو۔آج ہم علماء کے فضائل بیان کرتے ہیں مگر پہلے یہ جان لو کہ عالم صرف وہی شخص کہلاتا ہے جو عقائد سے پورے طور پر آگاہ اور اسلام وسنیت پر مستقیم ہو اور اپنی ضروریات کو بغیر کسی کی مدد کے، کتاب سے نکال سکے اس سے معلوم ہوا کہ وہابی، دیوبندی، قادیانی، رافضی، خارجی، اہل حدیث، اہل قرآن اور دوسرے تمام نئے فرقوں کے جتنے عالم ہیں وہ درحقیقت عالم نہیں اس لیے کہ وہ عقائد سے پوری طور پر آگاہ نہیں یہی وجہ ہے کہ وہ دنیا کو بہکاتے رہتے ہیں نیز وہ مستقیم بھی نہیں، کہیں کچھ بیان کر دیتے ہیں اور کہیں کچھ، ایک ہی چیز کو ابھی حلال بتادیں اور اسی چیز کو کچھ دیر بعد بلا وجہ حرام ٹھہرادیں مثلاً شبرات کا حلوہ جب سنی مسلمان پکائیں اور فاتحہ دلا کر بزرگوں کی نذر کر دیں تو وہابی دیوبندی مولوی کہیں کہ یہ بدعت ہے اس حلوے کا کھانا حرام ہے، اور جب خود انہیں کے سامنے وہ حلوہ پہنچے تو صفاچٹ کر جائیں گے اور اپنے لیے حلال ٹھہرالیں گے۔الغرض ان بددینوں اور مرتدوں کے مُلّانے اور مولوی کہلانے والے عالم نہیں لہٰذا ان میں سے کسی کے لیے وہ فضیلت بھی ثابت نہیں جو قرآن وحدیث میں مذکور ہے۔

اب فضائل سنو۔

۱۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ جس شخص کے ساتھ نیکی کا

ارادہ کرتا ہے اس کو دین کا فقیہ بناتا ہے۔اس سے معلوم ہوا کہ جو لوگ عالم دین ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے ساتھ بھلائی فرمائی یعنی اس کی رحمتیں علماء کو گھیرے ہوئے ہیں انہیں کوئی غم پریشانی اور کھٹکا نہیں۔

۲- عالم کے لیے آسمان والے اور زمین کے بسنے والے اور پانی کے اندر مچھلیاں یہ سب استغفار کرتے ہیں مطلب یہ ہے کہ علماء کے لیے بخشش چاہتے ہیں تمام فرشتے اور انسان اور جن اور تمام حیوان اس میں شریک ہیں خاص کر مچھلیوں کا ذکر اس وجہ سے فرمایا کہ آسمان سے پانی علماء کی برکت سے اترتا ہے اور مچھلیوں کی اس میں زندگی ہے چنانچہ ایک اور حدیث شریف میں وارد ہے کہ علماء کی برکت سے بارش ہوتی ہے اور انہیں کی برکت سے رزق دیا جاتا ہے۔معلوم ہوا کہ اگر علماء صالحین سے گناہ سرزد ہوتے ہیں تو اہلِ آسمان و زمین کے استغفار سے وہ گناہ بخشش دیئے جاتے ہیں۔

۳- عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے چودھویں رات کے چاند کو تمام تاروں پر، یعنی عبادت گذار آدمی اپنی عبادت سے صرف اپنے نفس کو فائدہ پہنچاتا ہے تو وہ ستارے کی طرح ہے اور عالم کا علم تمام اہل عالم کو فائدہ بخشتا ہے تو وہ چودھویں کے چاند کی طرح ہے جس کے نور سے تمام روئے زمین چمک اٹھتی ہے اور پہاڑ دریا شجر حجر غرض کہ ہر چیز اس عالم سے فائدہ حاصل کرتی ہے یہی حال عالم کا ہے کہ بحر و بر، خشک و تر، شجر و حجر، کوہ و دشت غرض کہ ہر چیز ان کے فیض علم سے سیراب ہے تو اگر علماء کا وجود ہی نہ ہو پانی نہ برسے۔اور جب پانی نہ برسے تو زمین سے کچھ پیداوار نہ ہو اور جب غلہ و پھل وغیرہ پیدا نہ ہو تو زندگی کا گزارنا دشوار ہو اس کا صاف نتیجہ یہ نکلا کہ اگر علماء نہ ہوں تو عالم کا زندگی گزارنا اور جینا دوبھر ہو جائے۔

۴۔ علماء وارث انبیاء ہیں انبیاء نے اشرفی اور روپیہ کا وارث نہیں کیا انہوں نے علم کا وارث کیا پس جس نے علم کو لیا اس نے پورا حصہ لیا۔

۵۔ ایک فقیہ ہزار عابد سے زیادہ شیطان پر سخت ہے یعنی شیطان کے لیے ایک ہزار عابدوں کا راہ راست سے ہٹا دینا آسان ہے مگر ایک سچے عالم دین کا راہِ شریعت سے علیحدہ کرنا مشکل ہے۔

سبحان اللہ علم اور علماء کے فضائل بہت زیادہ ہیں یہاں تو نہایت مختصر طور پر چند بیان کیے گئے ہیں اور ان شاء اللہ تعالیٰ قیامت کے روز ان علماء صالحین کے درجوں کا اظہار ہوگا جب یہ نور کے منبروں پر تشریف فرما ہوں گے قیامت کے روز جب اہلِ جنت جنت میں چلے جائیں گے تو علماء سے ارشاد ہوگا کہ اب تم لوگوں کی شفاعت کرو اس وقت علماء بھی شفاعت کریں گے یہاں تک کہ علماء کے پاس کچھ لوگ آ کر عرض کریں گے کہ ہم نے فلاں وقت آپ کو وضو کے لیے پانی بھر دیا تھا کوئی کہے گا میں نے فلاں وقت آپ کے جوتے سیدھے کیے تھے کوئی کہے گا کہ میں نے آپ کو فلاں وقت استنجے کے لیے ڈھیلا دیا تھا لہٰذا ہماری شفاعت کیجیے علماء ان کی شفاعت کریں گے اور اللہ تعالیٰ ان کی شفاعت قبول فرما کر ان لوگوں کو جنت میں داخل فرمائے گا۔

یہ ساری فضیلت صرف انہیں علماء کے لیے ہے جو علم پر عمل بھی کرتے ہیں اور جو لوگ اس کے مطابق نہیں چلتے ان کے لیے بہت بڑی خرابی ہے اور اللہ تعالیٰ ان پر غضب فرمائے گا۔ حدیث شریف میں ارشاد فرمایا ہے کہ

۱۔ سب سے زیادہ حسرت قیامت کے دن اس کو ہوگی جسے دنیا میں طلب علم کا موقع ملا مگر اس نے طلب نہیں کی اور اس شخص کو ہوگی جس نے علم حاصل کیا اور اس سے سن کر دوسروں نے نفع اٹھایا خود اس نے نفع نہیں اٹھایا یعنی علم کے مطابق عمل نہ کیا۔

۲۔ بدتر سے بدتر برے علماء ہیں اور بہتر سے بہتر اچھے علماء ہیں تو جو لوگ اللہ کی رضا اور خوشنودی کے لیے علم حاصل کرتے ہیں اور اس سے طلب دنیا و طلب جاہ مقصود نہیں ہوتی اور پھر اسی کے موافق عمل کرتے اور لوگوں کو اچھی باتوں کا حکم دیتے اور بری باتوں سے روکتے ہیں وہ علماء خیر میں ہیں لہٰذا تمام مخلوق خدا سے اچھے ہیں اور جس نے علم کو اس لیے حاصل کیا کہ علماء سے مقابلہ کرے گا یا جاہلوں سے جھگڑا کرے گا یا اس لیے کہ لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرے گا یا اس لیے حاصل کرے کہ متاع دنیا مل جائے تو وہ علماء سو میں ہے اور تمام مخلوق الٰہی سے بدتر ہے اس کو قیامت کے دن جنت کی خوشبو نہیں ملے گی اور اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں داخل کردے گا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمام مسلمانوں کو اس سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

بچوں کو چاہیے کہ وہ علم دین کو بہت شوق سے حاصل کریں ہم بتا چکے ہیں کہ طالب علم کی بھی اتنی فضیلت ہے کہ فرشتے اس کے لیے اپنے بازو بچھا دیتے ہیں ذرا اس چیز پر غور کرو کہ فرشتے کوئی کام اس وقت تک نہیں کرتے جب تک انہیں خدا کا حکم نہ پہنچے اور وہ کوئی کام ایسا نہیں کرتے جس سے وہ ناراض ہو تو معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ گویا انہیں حکم دیتا ہے کہ تم طالب علم کے لیے اپنے بازو بچھاؤ مگر ہے یہی کہ نیت بخیر ہو تو منزل آسان۔

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (۲) (۱۵)

جب آپ اس دنیا میں تشریف لائے تو آپ نے سب سے پہلے سجدہ کیا اور عرض کیا:

اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد انی رسول اللہ۔

یعنی سواء خدا کے اور کوئی معبود نہیں اور میں اس کا رسول ہوں اور اس کے

بعد عرض کیا:

رَبِّ هَبْ لِی اُمَّتِی۔

اے رب میری امت مجھے بخش دے۔

قربان جایئے اس رحمت والے نبی پر جس نے دنیا میں تشریف لاتے ہی اپنی امت کو یاد فرمایا۔ کیا کسی اور کو بھی یہ رتبہ ملا کہ وہ ایسے کرم والے آقا کی غلامی اور امت میں داخل ہوا، لیکن افسوس ان امتیوں پر جو ایسے کرم والے آقا کے ذکر سے غافل رہیں اور خرابی ان لوگوں کے لیے جو ایسے آقا کے ذکر ولادت اور میلاد مبارک کو بدعت بتائیں اور اس سے بیزاری ظاہر کریں وہ دراصل رسول ہی سے بیزار ہیں اور جو رسول سے بیزار ہوا اس کا ٹھکانا یقیناً دوزخ ہے اور اس کے گلے میں ابدی لعنتوں کا طوق ہے۔

ابھی آپ اپنی والدہ کے شکم مبارک ہی میں تھے کہ آپ کے والد ماجد حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ تجارت کی غرض سے شام روانہ ہوئے جب سفر سے واپس تشریف لا رہے تھے تو راستہ میں اپنی والدہ کے رشتہ داروں میں ٹھہرنے اتفاق سے وہاں بیمار ہو گئے اور وہیں ۲۵ سال کی عمر میں انتقال فرمایا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یتیم پیدا ہوئے آپ کا

یتیم ہونا بھی رحمت ہے یتیموں کے دل اس کی بناء پر بندھے رہتے ہیں۔

آپ نے سات روز تک اپنی والدہ ماجدہ کا دودھ پیا اور اس کے بعد عرب کے رسم و رواج کے مطابق ثویبہ نے ستائیس روز تک آپ کو دودھ پلایا بعض علماء یہ فرماتے ہیں کہ جب آپ تین روز کے ہوئے تو ثویبہ نے آپ کو دودھ پلایا۔ ثویبہ ابولہب کی لونڈی تھی جس وقت حضور پیدا ہوئے تو اس نے آپ کی پیدائش کی خبر ابولہب کو پہنچائی ابولہب آپ کا چچا تھا یہ خبر سن کر بہت خوش ہوا اور ثویبہ کو آزاد کر دیا مگر اپنی بدبختی کی وجہ سے کفر پر مرا اور عذاب میں مبتلا ہوا۔ البتہ چوں کہ اس نے حضور کی ولادت کی خوشی منائی تھی یہاں تک کہ لونڈی آزاد کی تھی لہٰذا ہر دوشنبہ کی رات کو اس کے اوپر عذاب کم کر دیا جاتا ہے اس لیے کہ اسی رات اس نے ثویبہ کو آزاد کیا تھا۔

غور کا مقام ہے کہ جب ایسا زبردست کافر حضور کی پیدائش کی خوشی منائے اور اس وجہ سے اس کے عذاب میں کمی ہو تو جو مسلمان آپ کی پیدائش کی خوشی دل سے منائے فرش و چاندنی بچھائے قندیلیں اور قمقمے جلائے مکان کو سجائے اور غریبوں کو کھانا کھلائے اور تبرک تقسیم کرائے وہ کس قدر رحمت کا مستحق ہے ان شاء اللہ اس حبیب کے صدقے میں عذاب سے ضرور نجات پائے گا۔

ثویبہ کے بعد حلیمہ سعدیہ کو یہ خدمت نصیب ہوئی حلیمہ سعدیہ جب حضرت عبدالمطلب کے پاس پہنچیں اور حضور کو اپنی رضاعت میں لینے کے لیے عرض کیا تو آپ نے دریافت کیا کہ تم کون ہو جواب دیا کہ قبیلہ بنی سعد کی ایک عورت ہوں پھر دریافت کیا کہ تمہارا نام کیا ہے؟ جواب دیا: حلیمہ۔ حضرت عبدالمطلب یہ سن کر بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ واہ واہ دو دو خوبیاں ایک سعادت دوسری حلم۔ غرض آپ نے حضور کو حلیمہ سعدیہ کے سپرد کیا اور آپ نے انہیں قریب قریب تین چار سال تک اپنے پاس رکھا اور پھر آپ کو آپ کی والدہ ماجدہ اور حضرت عبدالمطلب کے پاس پہنچا دیا اور آپ اپنی

والدہ کے پاس رہنے لگے۔

جب آپ کی عمر شریف چھ برس کی ہوئی تو حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا آپ کو لے کر مدینہ منورہ روانہ ہوئیں یہاں پر آپ کے رشتہ دار اور کنبے والے رہتے تھے۔ یہاں آپ نے ایک مہینہ قیام کیا اس کے بعد جب آپ اپنی والدہ کے ہمراہ مکہ واپس تشریف لا رہے تھے ابواء میں آپ کی والدہ ماجدہ فوت ہوگئیں اور وہیں مدفون ہوئیں اور اس طرح چھ برس کی عمر میں آپ کی والدہ ماجدہ کا سایہ بھی آپ کے سر سے اٹھ گیا اس کے بعد حضرت عبدالمطلب نے آپ کی پرورش شروع کی آپ کو ہمارے سرکار ابد قرار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہت زیادہ محبت تھی اور چونکہ حضور سے دن رات عجیب و غریب واقعات صادر ہوتے رہتے تھے اور آپ کو اہلِ کتاب کی زبانی یہ معلوم ہو چکا تھا کہ آپ سب سے پچھلے اور سب سے برتر و اعلیٰ اور تمام انبیاء کرام کے سردار ہیں لہٰذا آپ حضور کی بہت زیادہ تعظیم کرتے اور ہر وقت آپ کی دل جوئی میں لگے رہتے اور حضرت عبدالمطلب کو جتنی محبت آپ سے تھی اپنے کسی فرزند سے بھی نہ تھی۔

جب حضرت عبدالمطلب کی عمر سو سے زیادہ ہوئی اور وفات کا وقت قریب آیا تو آپ کو ہمارے حضور کی بہت فکر ہوئی کہ ان کی پرورش کون کرے گا اس لیے کہ ابھی آپ کی عمر شریف صرف آٹھ سال کی تھی چنانچہ آپ نے اپنے فرزندوں یعنی، حضرت حمزہ، حضرت عباس، ابوطالب اور ابولہب کو بلایا اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے سینے پر بٹھایا اور ان لوگوں سے فرمایا کہ موت کا وقت قریب ہے اس دنیا میں میری تمام آرزوئیں پوری ہوئیں صرف یہ حسرت رہی کہ اس فرزند کی تربیت میں نہ کرسکا اور کوچ کا نقارہ بج چکا ہے میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ تم میں سے کون ہے جو اس فرزند کی کماحقہ پرورش کرے؟ ابولہب کھڑا ہوا اور بولا کہ اگر یہ خدمت مجھے سپرد ہو تو جان و دل سے قبول کروں۔ آپ نے فرمایا کہ ہاں تو مالدار بھی ضرور ہے عزت بھی بہت کرتا ہے عمر میں بھی زیادہ ہے لیکن تیرے مزاج میں

سختی ہے، اور یتیم بہت خستہ دل ہوتے ہیں ان کی پرورش تیرے بس کی بات نہیں ہے۔

وہ بیٹھا تو حضرت امیر حمزہ کھڑے ہوئے اور عرض کی کہ اگر میں اس خدمت کے قابل سمجھا جاؤں تو مجھے یہ عزت بخشی جائے آپ نے فرمایا بے شک تم اس کام کو اچھی طرح انجام دے سکتے ہو اور سب سے زیادہ قابل و لائق بھی ہو۔ لیکن تمہارا کوئی فرزند نہیں ہے اور جو شخص فرزند نہیں رکھتا وہ دوسرے بچوں کی پرورش عمدہ طریقے سے نہیں کرسکتا دوسری بات یہ ہے کہ تم کو شکار کا شوق ہے ایسا نہ ہو کہ تم میرے بیٹے سے غافل ہو جاؤ اور دشمن کسی وقت نقصان پہنچا دے اور اس سے مجھے قبر میں تکلیف ہوگی۔

اس کے بعد حضرت عباس کھڑے ہوئے آپ نے فرمایا۔ تم بھی مناسب تھے مگر کثیر الاولاد ہو ان کی پرورش پوری پوری نہ کرسکو گے۔ اس کے بعد ابو طالب کھڑے ہوئے اور اپنی خواہش ظاہر کی۔ آپ نے فرمایا کہ ہاں تم اس خدمت کو انجام دے سکو گے مگر میں تو اپنے ہر کام میں ان سے مشورہ لیا کرتا ہوں اس معاملہ میں بھی اسی فرزند کو سونپتا ہوں اب انہیں اختیار ہے جسے چاہیں پسند فرمائیں اور اس کے بعد حضور کی طرف دیکھا اور کہا کہ جس کے پاس رہنا چاہو پسند کرلو۔ آپ اٹھے اور ابو طالب کے زانو پر بیٹھ گئے۔ حضرت عبدالمطلب اس سے بہت خوش ہوئے اور اس کے بعد ابو طالب کو وصیت کی کہ دیکھو اس فرزند نے والد اور والدہ کے ناز نہیں اٹھائے ہیں انہیں جان کی طرح عزیز رکھنا کسی بات کی تکلیف نہ دینا اور ہر معاملہ میں ان کی مدد کرنا اور ان سے شفقت و محبت سے پیش آنا اور اس کے علاوہ اور نصیحتیں بھی کیں۔ ابو طالب نے ان تمام نصیحتوں کو قبول کیا اور حضرت عبدالمطلب نے ایک سو دس یا ایک سو بیس سال کی عمر میں وفات پائی اور آپ ابو طالب کی پرورش میں آگئے۔ ابو طالب نے بھی آپ کی دل جوئی میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی اور مرتے دم تک آپ سے محبت کا دم بھرتے رہے مگر افسوس کہ آپ پر ایمان نہ لائے۔

سیدھا اور سچا راستہ (۱۶)

تمام اہلِ اسلام کا یہ عقیدہ ہے کہ جس وقت تک یہ زمین و آسمان قائم ہیں اس وقت تک تمام انسانوں کے لیے خواہ وہ دنیا کے کسی حصے میں ہوں حضور اقدس سید عالم ﷺ کی شریعت ہی واجب العمل ہے اور آپ کی شریعت مطہرہ کے قوانین قیامت تک منسوخ نہیں ہو سکتے۔ خود خداوند قدوس نے ارشاد فرمایا ہے کہ "میں نے تمہارے لیے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو (بطور) دین پسند کیا۔" اسی طرح ارشاد فرمایا گیا کہ حضور کے زمانہ اقدس سے لے کر جب تک دنیا باقی ہے تمام جہان کی طرف آپ اللہ کے رسول ہیں اور سارا عالم حضور ﷺ کی امت میں داخل ہے تو صاف طور پر معلوم ہوا کہ دنیا کے فنا ہونے تک جس قدر مخلوقات پیدا ہوں گی جن ہوں یا انسان یا فرشتے ان سب کے لیے ہمارے ہی آقا و مولیٰ کی شریعت مطہرہ کے احکام واجب العمل ہیں اور ہر ایک پر انہیں احکام کی پابندی ضروری و فرض ہے۔

یہ بات بھی یقینی ہے کہ قرآن شریف میں تمام احکام بیان فرمائے گئے ہیں اس میں ہر خشک و تر کا بیان ہے قرآن شریف میں کوئی چیز چھوڑی نہ گئی اور جتنے احکام و فرامین ہیں وہ سب قرآن شریف ہی میں موجود ہیں مگر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا ہم خود ہی قرآن شریف سے تمام احکام معلوم کر سکتے ہیں اور ہر بات ہمیں خود معلوم ہو سکتی ہے یا ہم اس کے مطالب اور معانی سمجھنے میں کسی اور کے محتاج ہیں اس بات کو ہم قرآن

شریف سے پوچھتے ہیں تو وہ ارشاد فرماتا ہے کہ اگر تم نہیں جانتے تو جاننے والوں سے پوچھو" کہیں ارشاد فرماتا ہے کہ" رسول جو تمہیں دے وہ لو اور رسول جس سے منع فرما دے اس سے باز رہو۔" کہیں ارشاد ہوتا ہے کہ" اے محبوب ہمارے ذمہ کرم پر ہے کہ ہم قرآن شریف کو تمہارے دل میں جمع کر دیں اور پھر اس کے مطالب بیان فرمادیں۔ یہ بھی ارشاد ہوتا ہے کہ" قرآن شریف سے بہت سے لوگ راہ پاتے ہیں اور بہت سے گمراہیوں میں پڑے رہتے ہیں۔" یہ بھی ارشاد ہوتا ہے کہ قرآن شریف ایمان والوں کے لیے رحمت اور شفا ہے اور ظالموں کے لیے خسارہ اور نقصان۔

جب ہم ان تمام آیات کے معنی کو پیش نظر رکھتے ہیں تو صاف طریقے سے یہ نتیجہ نکلتا ہے اور ہم اس پر مجبور ہوتے ہیں کہ قرآن شریف کے مطالب سمجھنے کے لے عام لوگوں کو علماء کی ضرورت ہے۔ وہ جب قرآن شریف سمجھنا چاہیں تو انہیں چاہیے کہ جاننے والوں یعنی عالموں کی طرف رجوع لائیں کہ وہ بغیر ان علماء کے سمجھائے قرآن شریف کو نہ سمجھ سکیں گے اب علماء کو یہ حکم ہے کہ جب تم قرآن شریف کے معنی سمجھنا چاہو تو تم آئمہ کرام کا دامن پکڑو اور ان اماموں سے قرآن شریف کے معنی کو حل کرو اور ائمہ کرام کو یہ حکم دیا کہ تم لوگ قرآن شریف کے مطالب و معانی سمجھنے کے لیے احادیث مصطفیٰ ﷺ کے دامن میں آؤ اور یہاں سے اپنا دامن بھرو اور ساتھ ہی ساتھ یہ بھی ارشاد فرمایا کہ یہ" جو کچھ کہتے ہیں ہماری ہی جانب سے نازل کی ہوئی وحی ہوتی ہے وہ اپنی طرف سے اور اپنی خواہش سے کچھ نہیں کہتے۔"

اس کو ہم یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ احادیث مصطفیٰ ﷺ قرآن شریف کی تفسیر بیان نہ کریں تو قرآن شریف مجمل رہے یعنی اس کے معنی ہماری سمجھ میں نہ آئیں اور ائمہ کرام اگر احادیث کریمہ کی تشریح نہ کریں تو احادیث مجمل رہیں اور ان کے معنی بھی ہم سمجھ نہ سکیں اور علماء کرام اگر ائمہ کی باتوں کا مطلب بیان نہ کریں تو ائمہ کا کلام بھی ہماری

ناقص سمجھ میں نہ آسکے تو درحقیقت قرآن شریف کے دربار تک پہنچنے کے لیے علماء، پھر ائمہ، پھر احادیث مصطفیٰ کے ذریعے اور سلسلے ہیں کہ بغیر ان کے اس دربار تک رسائی محال ہے۔

اب وہ بات بھی سمجھ میں آگئی کہ قرآن شریف بہتوں کو راہِ راست پر لاتا ہے اور بہتیرے اس کے سبب گمراہی میں پڑے رہتے ہیں یعنی یہ کہ جو شخص قرآن شریف کو ان وسائل سے سمجھنا چاہے گا قرآن شریف اس کے لیے رحمت اور شفا ہے اور جو شخص محض اپنی اندھی اوندھی عقل سے قرآن شریف سمجھنا چاہے گا وہ گمراہی میں پڑا رہے گا اور اس کے لیے خسارہ اور نقصان ہے۔

سبحان اللہ ہمارے علماء کرام نے کیسی کھول کھول کر باتیں بیان کر دی ہیں مگر تعجب ہے کہ آج کل ہر شخص اپنی ہی عقل سے قرآن سمجھنا اور اس پر عمل کرنا چاہتا ہے حالانکہ عوام تو عوام ان کے بڑے بڑے جبائی قبائی مولوی اور ملانے بھی قرآن شریف سے نماز پڑھنے اور پڑھانے کا طریقہ نکال کر نہیں بتا سکتے یہ ملانے یہ بھی نہیں بتا سکتے کہ قرآن شریف میں ارکان نماز، شرائط نماز کا بیان کہاں ہے اور قرآن شریف میں یہ کس جگہ بیان کیا ہے کہ فلاں وقت میں چار رکعتیں ہیں اور فلاں میں تین رکعتیں ہیں اور فجر میں دو ہیں۔

نہ یہ لوگ قرآن شریف سے اس کا ثبوت دے سکتے ہیں کہ نماز کن باتوں سے جاتی رہتی ہے اور کن باتوں سے مکروہ ہوتی ہے نیز صبح کا وقت کب سے کب تک ہے اور ظہر وعصر ومغرب اور عشاء کا وقت کیا ہے حالانکہ یقینا یقینا قرآن شریف میں سب کچھ موجود ہے۔ حاصل کلام یہ کہ قرآن شریف ہی پر چلنا نجات کا ذریعہ ہے اور قرآن شریف پر چلنے کے لیے وسائل درکار ہیں اور وہ وسائل عام لوگوں کے لیے علماء ہیں علماء کے لیے ائمہ ہیں اور ائمہ کے لیے احادیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (۴) (۱۷)

حضرت عبدالمطلب کی وفات کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت ابوطالب نے شروع کی۔ ابوطالب کو ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہت زیادہ محبت تھی۔ رات دن حضور کی ہمراہی میں رہتے جہاں جاتے آپ کو ساتھ لے جاتے بغیر آپ کے کھانا نہ کھاتے بلکہ جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا دست مبارک کھانے پر نہ ڈالتے گھر کا کوئی شخص اس چیز کو نہ کھاتا۔ وجہ یہ تھی کہ جب حضور اپنا دست مبارک کسی چیز میں ڈالتے تو اس میں برکت پیدا ہو جاتی تھی۔ ابوطالب کہتے ہیں کہ میں ایک سفر میں تھا اور حضرت (مصطفیٰ) میرے ہمراہ تھے۔ مجھے پیاس معلوم ہوئی اور پانی موجود نہ تھا میں نے آپ سے کہا کہ پیاسا ہوں۔ آپ فوراً دو زانو بیٹھ گئے میں نے دیکھا کہ آپ کی ایڑی کے پاس ایک چشمہ نمودار ہوا۔ آپ نے اس میں سے مجھے پانی دیا اور میں نے پیا اسی وجہ سے ابوطالب آپ سے کہا کرتے تھے کہ خدا کی قسم آپ بڑی برکت والے ہیں۔

جب آپ کی عمر شریف تیرہ برس ہوئی تو آپ اپنے چچا ابوطالب کے ہمراہ شام کی جانب روانہ ہوئے راستہ میں ایک مقام پر قافلہ نے پڑاؤ ڈالا۔ وہاں بحیراء نامی ایک راہب ایک عبادت خانہ میں عبادت کیا کرتا تھا۔ بڑا زبردست عالم تھا اور زہد و تقویٰ میں بھی کامل تھا اسے آسمانی کتابوں سے یہ معلوم ہو چکا تھا کہ ایک وقت پیغمبر آخرالزمان کا گزر اس راہ سے ہوگا۔ ملاقات کے شوق میں اس نے وہاں ایک عبادت خانہ بھی بنالیا تھا اور حضور کے قافلہ کا انتظار کیا کرتا تھا ایک مرتبہ وہ قافلہ کی دیکھ بھال کر رہا

تھا کہ دور سے اسے ہمارے حضور والا کا قافلہ نظر آیا اور اس نے دیکھا کہ اس قافلہ میں ایک شخص ہے جس پر بادل سایہ کیے ہوئے ہے اور وہ جدھر سے گزرتا ہے شجر و حجر اسے سجدہ کرتے ہیں جب قافلہ نزدیک آیا تو اس نے سنا کہ تمام شجر و حجر کہہ رہے ہیں۔ السلام علیکم یا رسول اللہ۔ بحیرا نے پہچان لیا اور فوراً قافلہ میں پہنچا اور حضور کا دست مبارک اپنے ہاتھوں میں لے کر تمام قافلے والوں سے کہا کہ اے لوگو یاد رکھو کہ یہ جوان تمام نبیوں کے سردار اور پیغمبر آخر الزماں ہیں ان کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔

دیکھو بچو بحیرا کو بھی اس چیز کا یقین تھا کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا اور آج کل کے مسلمان بننے والے ختم نبوت کا انکار کرتے ہیں اپنی عقل سے نئے نئے نبی تراشتے ہیں ان میں سے بڑا نمبر مولوی قاسم نانوتوی کا ہے پھر غلام احمد قادیانی کا اور پھر سید احمد کولی بانی مسلم علی گڑھ یونیورسٹی کا۔ ان سب نے قرآن شریف کی کھلی ہوئی آیت کو ہیر پھیر میں ڈال کر ختم نبوت کا انکار کر دیا اور اپنی جانب سے نئی نئی باتیں ڈھال لیں۔ یہ لوگ بحکم شریعت مطہرہ کافر و مرتد ہیں۔ اللہ ہمیں ان کے فتنوں سے بچائے۔ آمین

خیر اس کے بعد بحیرا نے آپ کے کچھ فضائل بیان کیے اور تمام قافلے والوں کی دعوت کا انتظام کیا دوسرے روز جب سب لوگ دعوت میں پہنچے اور بحیرا نے حضور کو نہ دیکھا تو کہا وہ خوب رو جوان کہاں ہے لوگوں نے کہا کہ وہ سامان کی حفاظت کر رہے ہیں۔ بحیرا نے کہا میری ساری خوشی یہ ہے کہ وہ جوان بھی دعوت میں شریک ہوں جب آپ بلانے پر تشریف لائے تو بحیرا نے آپ کی بہت تعظیم و توقیر کی۔ بحیرا نے دعوت کا انتظام ایک بڑے سایہ دار درخت کے نیچے کیا تھا اور تمام لوگ اس کے سایہ میں بیٹھے تھے۔ جب آپ تشریف لائے اور مجلس میں بیٹھے تو درخت کا تمام سایہ سمٹ کر آپ پر آ گیا۔ سبحان اللہ درخت بھی آپ کی اتنی تعظیم کرتے تھے مگر آج دیوبندیوں کا ایمان یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی تعظیم بس اتنی ہی کرو جتنی بڑے بھائی کی بلکہ اس میں بھی کمی کرو۔ معاذ

اللہ رب العالمین۔

اب بحیرا نے آپ کو غور سے دیکھا تو اسے اور یقین آ گیا کہ آپ ہی وہ نبی ہیں جن کی بشارتیں اور علامتیں کتابوں میں موجود ہیں اور جن کا ذکر آسمانی کتابوں میں جا بجا مذکور ہے اور اس نے ابو طالب سے کہا کہ اس صاحبزادے کو شام میں نہ لے جاؤ وہاں کے یہودی ان کے دشمن ہیں ایسا نہ ہو کہ آپ کو کوئی نقصان پہنچے ابو طالب نے یہ سن کر اپنا تمام مال بصرہ میں فروخت کیا اور وطن واپس آ گئے۔

دوسری مرتبہ حضور نے پچیس سال کی عمر میں حضرت خدیجہ کے غلام کے ہمراہ تجارت کی غرض سے شام کا سفر کیا اور بہت نفع آپ کو حاصل ہوا اور اسی بناء پر حضرت خدیجہ نے اپنی شادی کا پیام خود ہی حضور کو بھجوایا اور آپ کی شادی حضرت خدیجہ سے ہو گئی حضرت خدیجہ کو سرکار سے بہت محبت تھی ہر دم ان کی خدمت میں مصروف رہتی تھیں۔

آپ کو شروع ہی سے بتوں سے نفرت تھی اور تنہائی پسند تھی۔ آپ اکثر اوقات کچھ توشہ لے کر قریب کے پہاڑوں میں تشریف لے جایا کرتے تھے اور وہیں بطریقہ ابراہیم علیہ السلام خدا کی عبادت کیا کرتے تھے آپ کی عمر شریف بیس سال کی تھی کہ آپ کو فرشتے نظر آنے لگے تھے آپ کبھی کبھی ان کو ملاحظہ فرما کر جلال الہی سے ڈر بھی جاتے تھے لیکن عبادت سے باز نہ آئے۔ برابر اسی غار میں عبادت کرتے رہے یہاں تک کہ جب آپ کی عمر مبارک چالیس سال کی ہوئی تو چھ ماہ تک آپ کو خواب میں وحی آتی رہی اور آپ جو خواب دیکھتے وہی پورا ہوتا اور جب یہ چھ ماہ گزر چکے تو سترہ رمضان بروز پیر جب کہ آپ غارِ حرا میں قیلولہ فرما رہے تھے۔ جبرائیل علیہ السلام وحی لے کر نازل ہوئے اور آپ کو سورہ اقرا باسم ربك کی شروع کی آیتیں مالم یعلم تک تعلیم کیں۔

اس کے بعد جبرائیل علیہ السلام نے اپنا پاؤں زمین پر مارا جس سے ایک چشمہ نمودار ہوا اور آپ نے اور حضرت جبریل نے اس سے وضو فرمایا اور اس کے بعد

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضور کو دو رکعت نماز پڑھائی اس کے بعد آپ گھر تشریف لائے اور کچھ عرصہ کے بعد پھر وحی آنا شروع ہوئی اور آپ نے اپنی رسالت کا اظہار علی الاعلان فرمایا۔

عرب والے یہ بات سن کر آپ کے مخالف ہو گئے اور جب آپ نے بتوں کی برائیاں شروع کیں اور تمام لوگوں کو خداوند قدوس کی عبادت کی دعوت دی تو سب لوگ آپ کے دشمن ہو گئے اور آپ کو نیز دوسرے مسلمانوں کو تکلیف دینا شروع کی آپ کے راستوں میں کانٹے بچھا دیئے اور آپ کو ساحر اور مجنوں کہتے۔ معاذ اللہ! مگر آپ نے تمام تکلیفوں کو برداشت کیا اور برابر حق کی تبلیغ کرتے رہے یہاں تک کہ اسلام پھیلنا شروع ہوا اور آہستہ آہستہ تمام عرب میں مسلمان ہی مسلمان نظر آنے لگے مردوں میں سب سے پہلے حضرت ابو بکر صدیق عورتوں میں سب سے پہلے حضرت خدیجہ اور لڑکوں میں سب سے پہلے حضرت علی آپ پر اسلام لائے۔

اچھی بری صحبت کا اثر [1] (۱۸)

حمید اور سعید بچپن کے دوست تھے۔ حمید جب تعلیم اردو سے فارغ ہوا تو والدین کے فرمان کے مطابق مدرسہ عربی میں داخل ہو گیا۔ اپنی محنت اور استاد کی شفقت سے علم عربی اور فارسی میں بھی کافی قابلیت پیدا کر لی۔ ادھر سعید انگریزی اسکول میں داخل ہو گیا کئی سال کے بعد جب حمید اور سعید ملے تو دونوں کی شکل وصورت اور خلق وعادات میں زمین وآسمان کا فرق ہو گیا تھا۔ حمید کے گلے میں اس وقت ململ کا باریک کرتا اور ٹانگوں میں سفید شرعی پاجامہ تھا اور سر پر سیاہ عمامہ اور کچھ کچھ ڈاڑھی بھی ظاہر ہو رہی تھی اس کے برخلاف سعید آدھی آستین کی قمیض اور ٹخنوں سے اونچا جامہ پہنے ہوئے تھا ڈاڑھی مونچھ کا صفایا تھا اور سر پر انگریزی بالوں کا گچھا۔ حمید کی نظر جیسے ہی سعید پر پڑی وہ حیران رہ گیا کہ الٰہی یہ کیا ماجرا ہے سعید کی دنیا تو کچھ اور ہی ہو گئی وہ سعید کو دیکھتا رہا تھا اور کچھ دل میں غور کر رہا تھا کہ اتنے میں سعید نے کہا کہ بھائی حمید کس فکر میں پڑ گئے۔

حمید: فکر کیا ہوگی میں بھی غور کر رہا ہوں کہ تم وہی سعید ہو یا میری نظریں مجھے دھوکا دے رہی ہیں۔

سعید: اس میں غور کی کیا بات ہے میں وہی سعید تمہارا دوست ہوں۔

حمید: لیکن یہ تم نے اپنی صورت کیسی بنا لی کیا تم نہیں جانتے کہ جو شخص

دوسری قوموں کے ساتھ مشابہت پیدا کرتا اور ان کے چال چلن پر چلتا ہے قیامت کے روز انہیں لوگوں کے ساتھ اٹھے گا۔

سعید: معلوم تو ہے مگر یہ تو سب پرانی باتیں ہو چکیں اب وہ زمانہ نہیں رہا کہ آدمی خانقاہوں میں بیٹھا اللہ اللہ کرتا رہے اور لکیر کا فقیر بن جائے آدمی کو چاہیے کہ زمانہ کی رفتار کے ساتھ چلے خود الطاف حسین حالی نے کہہ دیا ہے چلو تم ادھر کو ہوا ہو جدھر کی۔

حمید: اخاہ تو یہ کہیے کہ آپ پر بھی مغربی تہذیب کا جادو چل گیا اور آپ بھی نئی روشنی کا شکار ہو چکے۔ واقعی یہ انگریزی تعلیم بھی بلا ہے۔ بلا جو مسلمانوں کے لیے زہر قاتل ہے افسوس تم نے یہ بھی غور نہ کیا کہ یہ جو بات تم نے کہی ہے اس کا اثر کہاں تک پہنچتا ہے اور اس کا نتیجہ کیا ہے کیا تم نہیں جانتے کہ اسلام عالمگیر دین ہے اور وہ دنیا میں امن وسلامتی لے کر آیا جس نے اس کی پناہ پکڑی وہ تمام بلاؤں سے حفاظت میں آ گیا اور ہماری شریعت، شریعت کاملہ ہے۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں جو دنیا کو کتاب وحکمت کی تعلیم دینے اور انہیں پاکیزہ بنانے کے لیے دنیا میں تشریف لائے۔

سعید: بیشک یہ باتیں میں جانتا ہوں اور مانتا ہوں لیکن اب زمانہ تو کچھ اور چاہتا ہے۔

حمید: لیکن یہ تمہارا محض زبانی دعویٰ ہے اور درحقیقت تم اس کے منکر نظر آتے ہو اچھا یہ تو بتاؤ کہ اسلام اور شریعت نے جو تہذیب دنیا کے سامنے پیش کی وہ کسی خاص زمانے تک کے لیے تھی یا ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اور دنیا کے ہر فرد بشر کے لیے تھی یا کسی خاص قوم اور گروہ کے لیے ابھی حقیقت معلوم ہوئی جاتی ہے۔

سعید: اسلام ایک مکمل دین ہے اور اس کی تعلیم ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اور وہ ہر قوم اور گروہ کو اسی کی جانب بلاتا ہے۔

حمید: تو بس ہو گیا فیصلہ نتیجہ یہ نکلا کہ اسلام ہی کی تہذیب وہ تہذیب ہے جو قیامت تک، پیدا ہونے والے ہر گروہ اور ہر قوم کو مہذب اور تہذیب یافتہ بنا سکتی ہے اور دوسری تمام تہذیبیں یقیناً یقیناً غلط ہیں اس لیے کہ ان دوسری تہذیبوں کو حق و درست جاننے کا مطلب یہ ہوگا کہ اسلامی تہذیب ایک مقرر وقت تک اور کسی خاص گروہ اور قوم کے لیے تھی یہ زمانہ اور اس زمانے کے افراد کسی اور ہی تہذیب کے محتاج ہیں اور یہ آپ خود ہی تسلیم کر چکے کہ اسلامی تہذیب و تمدن کامل و مکمل ہے تو اب بتائیے کہ ہم اسی لکیر کے فقیر بنکر مہذب اور متمدن کہلائے جاسکتے ہیں اور رہ سکتے ہیں یا کسی اور قوم کی نئی تہذیب کے خادم و چاکر بن کر۔ قرآن شریف میں جا بجا ارشاد فرمایا گیا کہ اللہ کی اور اس کے رسول کی پیروی کرو اور سچے علمائے دین کے بتائے ہوئے راستے پر چلو تو کیا آج کے مسلمان پر اطاعت خدا اور رسول جل جلالہ ﷺ فرض نہیں ہے اور یقیناً ہے لہٰذا ہمیں اسی لکیر پر چلنا چاہیے اور اسی در کا فقیر بننا ہے یہیں ہماری مرادیں پوری ہوں گی اور یہیں بگڑی باتیں بنیں گی اور اسی لکیر پر چلنے سے اللہ اور رسول خوش ہیں۔

سعید: سبحان اللہ آپ کی ہر بات میرے دل میں اترتی چلی جا رہی ہے واقعی سیدھی بات ہے مگر ہم اس پر غور نہیں کرتے۔ مگر ان حالی صاحب کو کیا سوجھا کہ یہ بھی اسی رو میں بہہ گئے۔

حمید: دوست برا مت ماننا یہ شکایت تو اس سے کرو جس کے دل میں اسلام اور اسلامی تہذیب و تمدن کا درد ہو۔ حالی نے تو اپنی تصانیف میں علماء صالحین کا خوب رد کیا اور ان کے لیے کافر گریعنی مسلمان کو کافر بنانے والے اور دوسرے بیہودہ الفاظ استعمال کیے ہیں یہ دراصل نیچریوں کی غلامی کا نتیجہ ہے۔ آج کل علماء کرام کے خلاف ہر جگہ پروپیگنڈے کیے جاتے ہیں اور تم خود بھی ان پروپیگنڈے کا شکار ہو۔ کبھی اسپر بھی

غور کیا کہ آخر یہ علماء کرام ہی پر کیوں دھاوے بولے جاتے ہیں اور کسی قادیانی، رافضی، خارجی، بابی، بہائی، وہابی، دیوبندی، صلح کلی بلکہ نیچری کا رد کیوں نہیں کرتے؟ وجہ یہ ہے کہ مغربی تہذیب کے دلدادہ اور نئی روشنی کے ترقی یافتہ اپنی جگہ پر یہ خوب سمجھتے ہیں کہ جب تک عوام وخواص کے دلوں میں علماء کی قدر باقی ہے ہماری دال نہیں گل سکتی اور ہم اپنے مقاصد میں کامیاب نہیں ہوسکتے اس لیے کہ علماء ہی کے دم سے مسلمانوں میں دینداری باقی ہے اور علماء ہی کے اشارے پر یہ لوگ اپنی جان و مال فرزند اور عزت و جان قربان کر کے اسلام کا نام بلند کرتے اور اسلامی تہذیب کو باقی رکھتے ہیں لہٰذا ان علماء ہی کا وقار مٹادو اور علماء ہی کی قدر لوگوں کے دلوں سے نکالو جب ان کی عزت و وقار نہ رہے گا تو ان کی بات سننے اور ماننے والے بھی نہیں ہوں گے پھر ہمیں خوب من مانی تہذیب پھیلانے کا موقعہ ملے گا اور اسی وجہ سے ان میں سے بعض نے مولویوں کی صورت بنائی اور یوں اسلامی تہذیب مٹانے کی دل میں جمائی، حالی انہیں لوگوں میں ہیں ان کی کیا مثال پیش کرنا اور ایسے کی باتون پر کیا دھیان دینا ہم مسلمان ہیں ہم کو تو صرف اسی شخص کی عزت کرنے کا حکم ہے جو اسی اسلامی تہذیب پر قربان ہو ان ایرے غیرے لوگوں سے کیا مطلب اور کیا واسطہ۔

سعید: یہ بات تم نے بڑے کانٹے کی بتائی ہے میں بھی کالج میں دن رات یہی آوازیں سنتا رہتا ہوں کہ مولویوں نے یہ کیا اور وہ کیا اور مولویوں نے اسلام کو تنگ بنایا اب میں یہ سمجھا کہ اصل بات کیا ہے اچھا میں آج سے اِن تمام بیہودگیوں سے توبہ کرتا ہوں اور ان شاء اللہ تعالیٰ اپنی صورت ولباس بھی مسلمانی رکھوں گا۔آپ دعا کریں اس کے بعد سلام علیکم کر کے دونوں رخصت ہو جاتے ہیں۔

نجاست کا بیان (۱۹)

نجاست دو قسم کی ہوتی ہے ایک تو وہ نجاست ہے جو وضو یا غسل کرنے سے دور ہوتی ہے اور ہم اس کو سمجھ نہیں سکتے اس کو نجاست حکمیہ کہتے ہیں۔ یہ بھی یاد رکھو کہ جس چیز کے سبب وضو ضروری ہوتا ہے اسے حدث اصغر اور جس سے غسل فرض ہوتا ہے اسے حدث اکبر کہتے ہیں۔ نجاست کی دوسری قسم وہ ہے جسے ہم جانتے اور سمجھتے ہیں اس نجاست کو نجاست حقیقیہ کہا جاتا ہے یہ بھی دو قسم کی ہے۔ ایک وہ جس کا حکم سخت ہے اس کو غلیظہ کہتے ہیں۔ اب ان میں جو نجاست دکھائی دے اسے مرئیہ کہتے ہیں اور جو دکھائی نہ دے اسے غیر مرئیہ۔

ان نجاستوں میں سے اگر کچھ بھی کسی پتلی چیز جیسے پانی یا سرکہ میں گر جائے اگرچہ ایک قطرہ ہی سہی وہ چیز کل ناپاک ہو جائے گی۔ ہاں اگر وہ پتلی چیز دہ دردہ ہو تو ناپاک نہ ہوگی۔ دس ہاتھ لمبا دس ہاتھ چوڑا یا بیس ہاتھ لمبا اور پانچ ہاتھ چوڑا غرض سو ہاتھ کی لمبائی یا چوڑائی والا جو حوض یا گڑھا ہو اس کو دَہ دَرْ دَہْ کہتے ہیں اس قدر لمبے چوڑے پانی کی گہرائی اتنی ہو کہ ہاتھوں سے پانی لینے میں زمین نہ کھلے۔ اور یہ نجاست اگر بدن یا کپڑے پر لگے تو غلیظہ اور خفیفہ کے احکام الگ الگ ہیں۔

نجاست غلیظہ کا حکم یہ ہے کہ اگر بدن یا کپڑے پر ایک درم سے زائد لگ جائے تو اس کا دور کرنا فرض ہے یعنی اگر کپڑا یا بدن بغیر پاک کیے اس سے نماز پڑھ لی تو نماز ہوگی ہی نہیں اور اگر درم کے برابر ہے تو پاک کرنا واجب ہے اگر بغیر پاک

کیے نماز پڑھی تو مکروہ تحریمی ہوئی اور اس کا لوٹانا واجب وضروری ہے اور اگر ایک درم سے کم ہے تو پاک کر لینا سنت ہے اگر بغیر پاک کیے پڑھی تو نماز ہوگئی مگر لوٹانا اچھا ہے۔ نجاست اگر گاڑھی ہو تو درم کے وزن کا اعتبار ہے اور درم کا وزن اس جگہ ساڑھے چار ماشے اور زکوٰۃ میں تین ماشہ اور ۵۰:ارتی ہے اور اگر نجاست پتلی ہو تو اس کی مقدار ہتھیلی کی گہرائی کے برابر ہے۔

نجاست خفیفہ کا حکم یہ ہے کہ کپڑے کے جس حصہ یا بدن کے جس عضو پر لگی ہو اگر اس کی چوتھائی سے کم ہے تو معاف ہے اور اگر پوری چوتھائی میں یا زیادہ ہو تو دھونا ضروری ہے بے دھوئے نماز نہ ہوگی۔ مثلاً آستین یا بازو کی چوتھائی میں نجاست خفیفہ لگی تو اس کا پاک کرنا ضروری ہے۔

انسان کے بدن سے جو چیز ایسی نکلے کہ اس سے وضو یا غسل کرنا پڑے جیسے پیشاب، پاخانہ، خون وغیرہ یا دکھتی آنکھ کا پانی اور دودھ پیتے لڑکے یا لڑکی کا پیشاب، پاخانہ۔ اور خشکی کے ہر جانور کا بہتا خون، اور حرام چوپاؤں کا پاخانہ، پیشاب اور گھوڑے کی لید، اور حلال جانوروں کا پاخانہ، گوبر ہو یا مینگنی اور، نیچے نہ اڑنے والے پرندوں کی بیٹ، جیسے مرغی یا چھوٹی بڑی بطخ اور ہر قسم کی شراب اور چھپکلی یا گرگٹ کا خون، اور ہاتھی کی سونڈ کی رطوبت اور شیر، چیتے، کتے اور دوسرے درندوں چوپاؤں کا لعاب یہ سب چیزیں نجاست غلیظہ ہیں۔ حلال جانوروں کا پیشاب، گھوڑے کا پیشاب اور حرام پرند اگرچہ شکاری نہ ہو اس کی بیٹ، یہ سب نجاست خفیفہ ہیں۔

اونچے اڑنے والے حلال پرندوں اور چمگادڑ کی بیٹ اور پیشاب یہ سب پاک ہیں بعض اوقات پیشاب کی نہایت باریک سوئی کی نوک برابر کی چھینٹیں بدن یا کپڑے پر پڑ جاتی ہیں اس سے بدن اور کپڑا پاک رہتا ہے اسی طرح مینہ کا پانی جو پرنالے سے گرے، یا نالیوں میں بہہ رہا ہو پاک ہے۔ ہاں جب بارش ختم ہو جائے

اور پانی کا بہنا رک جائے۔ یا نالی کے بہتے پانی میں نجاست کے ذرے نظر آتے ہوں اور چلو میں کوئی نہ کوئی ذرہ آجاتا ہو تو اب وہ ٹھہرا ہوا پانی جو پرنالے سے گرے اور چھت سے ٹپکے جب کہ اس کے اوپر نجاست پڑی ہو، اور نالی کا پانی ناپاک ہے۔ راستے کی کیچڑ کا جب تک نجس ہونا معلوم نہ ہو جائے وہ پاک ہے، اگر پاؤں یا کپڑے میں لگی اور بے دھوئے نماز پڑھ لی گئی کتا بدن یا کپڑے سے چھو جائے تو اگر چہ اس کا جسم تر ہو بدن اور کپڑا پاک ہے، ہاں اگر اس کے بدن پر نجاست لگی ہو یا اس کا لعاب لگ جائے تو بدن اور کپڑا ناپاک ہو جائے گا۔

بھیگے ہوئے پاؤں نجس سوکھی زمین یا بچھونے پر رکھے تو ناپاک نہ ہوں اور اگر ناپاک بھیگی زمین پر یا بھیگے نجس بستر پر سوکھے پاؤں رکھے اور تری آ گئی تو پاؤں ناپاک ہو گئے اور سیل ہے تو نہیں۔

بدن یا کپڑے یا کسی اور چیز پر نجاست لگ جائے اور وہ نجاست دل دار ہو تو دھونے میں گنتی کی شرط نہیں بلکہ اس نجاست کو دور کرنا ضروری ہے اگر چہ چار یا پانچ مرتبہ میں دور ہو اور تین مرتبہ سے کم میں دور ہو جائے تو تین مرتبہ دھو لینا مستحب ہے اور اگر نجاست رقیق ہو یعنی دلدار نہ ہو تو اس کو تین مرتبہ دھونا ضروری ہے اور ہر مرتبہ اتنا نچوڑنا چاہیے کہ اگر پھر نچوڑے تو اس سے کوئی قطرہ نہ ٹپکے اگر کپڑے کا خیال کیا اور اچھی طرح نہ نچوڑا تو کپڑا پاک نہ ہو گا۔ ہاں نچوڑنے میں نچوڑنے والے ہی کی قوت کا اعتبار ہو گا۔

جو چیز نچوڑنے کے قابل نہ ہو جیسے چٹائی، دری، ٹاٹ، فرش، جوتا، برتن وغیرہ تو اسے دھو کر اتنی دیر تک چھوڑے رکھیں کہ پانی ٹپکنا بند ہو جائے پھر دوسری مرتبہ دھوئیں اور چھوڑے رکھیں یہاں تک کہ پانی ٹپکنا موقوف ہو جائے پھر تیسری مرتبہ یونہی دھو کر چھوڑ دیں جب پانی ٹپکنا ختم ہو گیا وہ چیز پاک ہو گئی جو کپڑا اپنی نازکی کے

سبب نچوڑنے کے قابل نہ ہو اسے بھی یوں ہی دھونا چاہیے۔

اگر برتن ایسا ہو کہ اس میں پانی جذب نہ ہوتا ہو جیسے چینی یا تانبے یا پیتل وغیرہ کے برتن تو اسے فقط تین مرتبہ دھو لینا کافی ہے ہر مرتبہ پانی کے نہ ٹپکنے کا انتظار ضروری نہیں۔ ہاں ناپاک برتن کو مٹی سے مانجھ لینا بہتر ہے۔ لوہے کی چیزیں اگر زنگ دار نہ ہوں، اور سونے چاندی پیتل گلٹ وغیرہ ہر قسم کے دھات کے برتن اگر نقشین نہ ہوں تو اچھی طرح پونچھ ڈالنے سے پاک ہو جاتے ہیں اور اگر نقشین یا زنگ آلودہ ہوں تو دھونا ضروری ہے۔

ناپاک زمین اگر ہوا یا دھوپ یا آگ سے خشک ہو گئی اور نجاست کا رنگ و بو بھی جاتا رہا تو پاک ہے اس پر نماز پڑھ سکتے ہیں۔ مگر تیمم نہیں کر سکتے اور جو چیز سوکھنے یا رگڑنے سے پاک ہو جائے اور پھر تر ہو جائے تو پاک ہی رہے گی جوتے یا چمڑے کے موزے میں کوئی دلدار نجاست لگ جائے تو کھرچنے اور رگڑنے سے دونوں چیزیں پاک ہو جائیں گی اگرچہ نجاست تر ہو۔ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ناپاک کپڑا جب پاک کر لیا تو جب تک تر رہے گا پاک نہ ہوگا یہ غلط ہے بلکہ کپڑا جب دھو لیا پاک ہو گیا ہاں البتہ بلا ضرورت گیلا کپڑا پہننا نہیں چاہیے جو چیزیں آگ میں پگھل جاتی ہیں وہ پگھلنے سے پاک ہو جائیں گی۔

اچھی بری صحبت کا اثر[۲] (۲۰)

حمید اور سعید: جب دوسری مرتبہ ملے تو اس مرتبہ سعید بھی شرعی لباس میں تھا حمید یہ دیکھ کر بہت خوش ہوا اور اس نے خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا اس کے بعد سعید نے کہا کہ میرے دوست ایک بات اور ہے جو میں آج حل کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ جب ہم سب مسلمانوں کا خدا ایک ہے، رسول ایک، قرآن ایک اور کعبہ بھی ایک ہے تو پھر یہ آپس میں روز کی تو تو، میں میں اور لڑائی جھگڑا اور بات بات پر لڑنا کیسا۔

حمید: ان تمام جھگڑوں کی اصل اور جڑ نفسانیت اور جہالت ہے آدمی کو ہلاک اور برباد کرنے والی چیز یہی ہٹ دھرمی اور جہالت ہے کبھی کبھی طمع بھی غالب آجاتی ہے اور اس سے بھی آدمی کی آنکھ اور کان حق دیکھنے اور حق سننے سے بے کار ہو جاتے ہیں ایک صورت یہ بھی ہے علم عقل پر غالب آجائے اس صورت میں آدمی اپنے برابر کسی کو نہیں سمجھتا اور یہ جانتا ہے کہ جو کچھ بھی کہتا اور کرتا ہوں وہی حق وثواب ہے اور جو اس کے خلاف ہے وہ باطل اور باعث عذاب ہے اور یہیں پہنچ کر آدمی انبیاء کرام اور اولیاء عظام کی شانوں بلکہ حضور رب تبارک وتعالیٰ کی شان اقدس میں گستاخیاں کرنے لگتا ہے اور غلطی پر آگاہ کر دینے کے بعد بھی اسی پر اڑا رہتا ہے مثال کے طور پر وہابیہ، دیوبندیہ کو لے لیجیے یہ لوگ دن رات بدعت شرک شرک بدعت کا گیت گایا کرتے ہیں اور تو اور خود حضور کے میلاد مبارک کو کہہ بیٹھے کہ معاذ اللہ یہ ایسا ہی ہے جیسے ہندو، کنہیا کا جنم منایا کرتے ہیں اور بدعت ہے ایسا کرنے والے اس سے خوش ہونے والے اور

اسے اچھا جاننے والے سب جہنم میں جانے والے ہیں۔اسی طرح کی اور خرافات۔

سعید: استغفر اللہ، معاذ اللہ یہ دیوبندی اس قدر منہ پھٹ اور گستاخ ہوتے ہیں۔

حمید: ابھی تو سنتے جاؤ۔جب اس سے پیٹ نہ بھرا تو کہنے لگے کہ رسول کی تعظیم اپنے بڑے بھائی کی سی کرو بلکہ اس میں بھی کمی کرو اور اس سے ترقی کی تو معاذ اللہ حضور جیسا علم غیب ہر پاگل ہر بچے، ہر جانور اور ہر چوپائے کو مان بیٹھے اس سے بھی ترقی کی تو یہ کفر بکا کہ شیطان کو تو علم غیب نص سے ثابت ہے اور حضور کے لیے غیب ثابت کرنا ایسا شرک ہے کہ اس میں ایمان کا کوئی حصہ ہی نہیں گویا شیطان ان کے مذہب میں نعوذ باللہ، اللہ کا شریک ہے اس سے بھی پیٹ نہ بھرا تو کہہ بیٹھے کہ حضور کو آخری نبی ماننے میں کوئی فضیلت ہی نہیں۔انہیں دیوبندیوں کے ملانوں سے سیکھ کر غلام احمد قادیانی نے ختم نبوت کا انکار کر دیا اور اپنے آپ نبی بن بیٹھا اور انہیں کے اشارے پا کر پیر نیچر نے بھی ختم نبوت کا انکار کر دیا اور خود یہی شخص جنت، دوزخ، فرشتوں اور جنوں کے وجود کا قائل نہیں۔رافضیوں کو لیجیے وہ صحابہ پر تبرا کرتے ہیں معاذ اللہ انہیں فحش فحش گالیاں دینا ثواب سمجھتے ہیں۔چکڑالوی کہتے ہیں کہ رسول کی حیثیت ایک ڈاکیے سے بڑھ کر نہیں اور اس کی حدیثیں ردی کے ٹوکرے میں ڈالنے کے قابل ہیں۔غیر مقلدوں نے بکنا شروع کیا کہ ہمیں کسی امام کی پیروی اور تقلید کی ضرورت نہیں غرض ہر مذہب اسی قسم کی بیہودہ باتیں بکتا رہتا ہے اب آپ بتائیے کہ ایسے وقت میں علمائے حقانی کا کیا کام ہے کیا وہ مونہہ پر خاموشی کی مہر لگائے خاموش بیٹھے رہیں؟

سعید: ہرگز نہیں، بلکہ ان کے اوپر فرض ہے کہ ان خبیثوں کا منہ توڑ جواب دیں اور ان کا رد کریں کہ جب تک ان کا رد نہ کیا جائے گا عوام ان کے عقیدوں سے

کب واقف ہوں گے بلکہ حق تو یہ ہے کہ نہایت شدت اور سختی سے رد کرنا چاہیے تاکہ عوام کی سمجھ میں بھی آجائے کہ یہ تمام فرقے بڑے خبیث اور گستاخ ہیں ان سے دور ہی رہنا چاہیے۔

حمید: ماشاء اللہ یہی میں کہنا چاہتا ہوں دیکھا آپ نے شدت میں کتنے فائدے ہیں خیر اب آپ ہی بتائیے کہ یہ لوگ ایسے خبیث عقیدے رکھتے ہوئے بھی کیا خدا و رسول اور کتاب کو مانتے ہیں اور کیا ان کو اہل قبلہ کہا جا سکتا ہے اور کیا ان سے اختلاف آپس کا اختلاف کہلائے گا کیا یہ مسلمان باقی رہے۔

سعید: ہرگز نہیں ایسے خبیث عقائد رکھنے والے تو یقیناً مرتد ہو گئے۔ وہ اہلِ قبلہ کب باقی رہے۔

حمید: الحمد للہ کہ آپ ہی کے منہ سے وہ ثابت ہو گیا جو ہمارے علمائے دین فرماتے ہیں اور یہ بھی ثابت ہو گیا کہ صرف نماز پڑھ لینے، روزہ رکھ لینے، زکوٰۃ نکال دینے اور حج ادا کرنے اور قرآن شریف کی تلاوت کر لینے کا نام اسلام اور ایمان نہیں بلکہ ایمان ان تمام چیزوں کو ماننے کا نام ہے جن کو اللہ عز وجل کے پاس سے، اس کے بندوں کے پاس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا لانا، اسلام میں بدیہی طور پر ثابت ہے۔

اب قرآن و حدیث ہی نے ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ صحابہ کرام، اولیائے عظام کی پیروی کرو اور ان کے مخالفوں سے دور رہو ان سے نفرت کرو ان سے بچتے رہو اسی باعث ہمارے علماء تاکید فرماتے ہیں کہ کسی بد دین بد مذہب کی کوئی کتاب نہ دیکھو اس کی مجلس میں مت جاؤ، اس سے میل جول مت رکھو، ان سے بیاہ شادی مت رچاؤ، ان کے سایہ سے دور بھاگو، بلکہ ان کے نام سے گھن کرو اور قرآن و حدیث نے صاف فرما دیا کہ ان سے محبت رچانے والا انہیں میں سے ہے اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور جو ان سے اللہ کے لیے دشمنی رکھے گا اللہ تعالیٰ اس کے ایمان میں نور پیدا فرمائے گا اور وہ

جنت کے باغوں میں ہے۔

سعید: تمہاری آج کی تقریر سے میرا دل بھر آیا ہے میری آنکھیں کھل گئیں گویا میری آنکھوں پر پردے پڑے ہوئے تھے الحمد للہ کہ میں جلد ہی سنبھل گیا اللہ تعالیٰ تمہیں اس کا اجر عطا فرمائے۔

حمید: میں تمہیں مبارک باد پیش کرتا ہوں اور استقامت کی دعا کرتا ہوں میرے دوست حقیقت یہ ہے کہ ہمارے گزشتہ اور موجودہ علماء اگر ان بدمذہبوں اور بے دینوں اور مرتدوں کا سختی سے رد نہ کریں تو نہ معلوم یہ کم بخت کیا کیا ظلم ڈھائیں غضب تو یہ ہے کہ مولویوں کے بھیس میں آکر عوام کے سامنے اپنی خباثتوں کو پھیلاتے ہیں عوام بے چاروں میں اتنی تمیز کہاں کہ وہ حق و باطل میں فرق کرسکیں وہ جب یہ دیکھیں گے کہ بیان کرنے والا اپنے منہ پر داڑھی بھی لگائے ہوئے ہے سر پر عمامہ بھی دھرے ہوئے ہے اور بدن پر جبہ بھی لپیٹے ہوئے ہے تو وہ ان کی ظاہری صورت پر فریب کھا جائیں گے اور دین سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے ان خبیثوں نے گمراہ کرنے کی ایک چال یہ نکالی ہے کہ بھئی ہم جیسا کرتے ہیں اسی میں مصلحت ہے اگر علی الاعلان ان کا رد کرو گے یا نام لے کر رد کرو گے تو لوگ اور بھڑک جائیں گے اور وہ ہماری بات نہ سنیں گے حالانکہ یہ کھلا ہوا فریب ہے جب ہمارا مقصود عوام کو ان شیطان نما مولویوں اور ملانوں سے بچانا ہے تو جب تک ان کا علی الاعلان اور کھلم کھلا رد نہ ہوگا اور جب تک ان کا نام ان کے سامنے نہ آئے گا وہ بے چارے ان سے کب واقف ہوں گے اور جب واقف نہ ہوں گے تو ہمارا مقصد ہی فوت ہوگیا۔

سعید: بے شک تمہاری ہر بات قابل تسلیم ہے۔

نعت' ہمارا نبی (۲۱)

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی   سب سے بالا و والا ہمارا نبی
اپنے مولا کا پیارا ہمارا نبی   دونوں عالم کا دولہا ہمارا نبی
بجھ گئیں جس کے آگے سبھی مشعلیں   شمع وہ لے کر آیا ہمارا نبی
جن کے تلووں کا دھوون ہے آب حیات   ہے وہ جان مسیحا ہمارا نبی
خلق سے اولیاء، اولیاء سے رسل   اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی
ذکر سب پھیکے جب تک نہ مذکور ہو   نمکیں حسن والا ہمارا نبی
جس کی دو بوند ہیں کوثر و سلسبیل   ہے وہ رحمت کا دریا ہمارا نبی
جیسے سب کا خدا ایک ہے ویسے ہی   ان کا ان کا تمہارا ہمارا نبی
کون دیتا ہے دینے کو مونہہ چاہیے   دینے والا ہے سچا ہمارا نبی
کیا خبر کتنے تارے کھلے چھپ گئے   پر نہ ڈوبے نہ ڈوبا ہمارا نبی
لامکاں تک اجالا ہے جس کا وہ ہے   ہر مکاں کا اجالا ہمارا نبی
سارے اچھوں میں اچھا سمجھئے جسے   ہے اس اچھے سے اچھا ہمارا نبی
سارے اونچوں سے اونچا سمجھئے جسے   ہے اس اونچے سے اونچا ہمارا نبی
سب چمک والے اجلوں میں چمکا کئے   اندھے شیشوں میں چمکا ہمارا نبی

غم زدوں کو رضاؔ مژدہ دیجے کہ ہے
بیکسوں کا سہارا ہمارا نبی

(امام احمد رضا)

سوال و جواب (۲۲)

سوال: بجلی کیا شے ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے بادلوں کے چلانے پر ایک فرشتہ مقرر فرمایا ہے جس کا نام رعد ہے۔ اس کا قد بہت چھوٹا ہے اور اس کے ہاتھ میں بہت بڑا کوڑا ہے جب وہ کوڑا بادل کو مارتا ہے تو اس کی تیزی سے آگ جھڑتی ہے اس آگ کا نام بجلی ہے۔

مسئلہ: جب بجلی کی کڑک یا بادل کی گرج سنو تو یہ دعا پڑھو:

اَللّٰھُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَ عَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ۔

ترجمہ: ''اے اللہ! ہمیں اپنے غصے سے مت مار، اور اپنے عذاب سے ہمیں ہلاک نہ فرما۔ اور ہمیں اس سے پہلے پناہ دے۔''

جب ہمارے حضور بادل کی گرج سنتے تو کلام ترک فرما دیتے اور کہتے:

سُبْحَانَ الَّذِیْ یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِیْفَتِهٖ اِنَّ اللہَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

ترجمہ: ''پاک ہے وہ جس کی پاکی گرج سراہتے ہوئے بولتی ہے اور فرشتے اس کے ڈر سے۔ بیشک اللہ سب کچھ کر سکتا ہے۔''

سوال: شرعاً لڑکا اور لڑکی کتنی عمر میں بالغ ہوتے ہیں؟

جواب: لڑکا کم از کم بارہ برس میں اور لڑکی کم از کم نو برس میں اور زیادہ سے زیادہ دونوں پندرہ برس میں۔

سوال: بید کی لکڑی ہاتھ میں رکھنا چاہیے یا نہیں؟

جواب: خود اس میں کوئی حرج نہیں مگر ٹیڑھے سر کا پتلا بید بائیں ہاتھ میں لے کر ہلاتے ہوئے چلانا شیاطین کی وضع ہے اسے اس لیے استعمال کرو کہ وقت ضرورت کام میں آئے۔ ہلاتے مت چلو۔

سوال: ہندو فقیر اللہ کی منزل تک پہنچتے ہیں یا نہیں؟

جواب: ہندو ہو خواہ کوئی کافر وہ اللہ تعالیٰ کے غضب و لعنت تک پہنچتے ہیں، جو یہ گمان کرے کہ کافر بغیر ایمان لائے اللہ تک پہنچ سکتا ہے وہ خود کافر ہے۔

سوال: ہندو یا بدمذہب فقیر کو مال زکوٰۃ اور صدقہ وغیرہ دینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: ناجائز ہے اس سے زیادہ سخت حکم وہابیہ، دیوبندیہ اور رافضیوں، قادیانیوں وغیرہ مرتدوں کا ہے کہ اگر انہیں زکوٰۃ دی یا ان کے مدرسہ میں روانہ کی تو ادا ہی نہ ہوگی۔

سوال: مرد کو شوقیہ یا بضرورت سونے چاندی کی انگوٹھی اور بٹن کا استعمال جائز ہے یا نہیں؟

جواب: سونے کی انگوٹھی مرد کو مطلقاً حرام ہے یونہی چاندی کا چھلا یونہی چاندی کی دو یا زیادہ انگوٹھیاں یونہی ایک انگوٹھی جس میں کئی نگ ہوں۔ یونہی ایک انگوٹھی جس میں ۴.۲۵ ماشے (چار گرام سے زیادہ) چاندی ہو۔ صرف ایک انگوٹھی ایک نگ کی ساڑھے چار ماشے سے کم چاندی کی مرد کو جائز ہے اور سونے چاندی کے بٹن جب کہ ان میں زنجیر نہ ہو مرد بھی استعمال کر سکتا ہے اور سونے چاندی کے علاوہ عورت کو بھی کسی اور دھات کا زیور پہننا جائز نہیں تانبا پیتل ہو یا اسٹیل وغیرہ کوئی اور دھات سب کا ایک حکم ہے۔

سوال: مسجد میں مٹی کا تیل جلانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: بو کی وجہ سے حرام ہے اگر ایسی ترکیب کریں کہ اس میں بُو اصلاً نہ رہے تو جائز ہے۔

سوال: عورتوں کو فاتحہ دینا جائز ہے یا نہیں اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی فاتحہ کا کھانا مردوں کو جائز ہے یا نہیں؟

جواب: عورت کو بھی فاتحہ دینا جائز ہے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی فاتحہ کا کھانا مرد بھی کھا سکتے ہیں کوئی ممانعت نہیں۔

سوال: اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں قسم کیوں کھائی ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کھانے اور پینے سے پاک ہے وہ کچھ نہیں کھاتا پیتا یہ کہنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے قسم کیوں یاد فرمائی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ قرآن عظیم عرب کے محاورہ پر اترا ہے، عرب کی عادت تھی کہ جس امر کی اہمیت انہیں مقصود ہوتی اسے قسم سے ذکر کرتے دوسری بات یہ ہے کہ کفار مکہ کو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدق پر یقین کامل تھا بعثت سے پہلے حضور کا نام ہی صادق امین کہا کرتے تو ایسا کامل الصدق جس بات کو قسم کے ساتھ یاد کر کے ذکر فرمائے خواہی نخواہی اس پر اعتبار آئے گا تو کفار پر حجت تمام کرنے کے لیے قسم یاد فرمائی گئی۔

سوال: محرم شریف میں مرثیہ خوانی میں شرکت جائز ہے یا نہیں؟

جواب: ناجائز ہے کہ ان میں بہت باتیں غلط اور خلاف شرع ہوتی ہیں ایسے مرثیوں سے سنی مسلمانوں کا کیا تعلق۔

سوال: دفع بلا اور بارش کے لیے اذان کہنا جائز ہے یا نہیں اور بعد میت قبر پر اذان کہنا کیسا ہے؟

جواب: جائز ہے، وہابیہ، دیوبندیہ کو اس اذان پر، چڑ ہے۔ حالانکہ اذان، ذکر الٰہی ہے اور بارش رحمت الٰہی ہے اور ذکر الٰہی باعث ہے رحمت الٰہی کے نازل

ہونے کا تو ناجائز ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔ پھر شریعت کی جانب سے کوئی ممانعت بھی نہیں تو اس سے منع کرنا شریعت پر افترا، بلکہ نئی شریعت گڑھنا ہے۔ اسی طرح قبر پر اذان دینا بھی درست و جائز ہے کہ اس سے میت کو انس ہوتا ہے کلمہ کی تلقین بھی ہو جاتی ہے اور خدا کی رحمتوں کا نزول بھی ہوتا ہے۔

سوال: کافروں مشرکوں کے میلوں میں جانا کیسا ہے؟

جواب: ان کا میلاد دیکھنے جانا مطلقاً ناجائز ہے خاص کر جب کہ ان کا مذہبی میلہ ہو کہ وہ اس موقعہ پر اپنا کفر وشک کریں گے اور کفر کی آوازوں سے چلائیں گے تو اگر ان میں سے کوئی بات اسے بھلی لگی یا اس نے اسے ہلکا جانا تو وہ بھی کافر ہو گیا اور اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی اور اگر مذہبی میلہ نہیں محض لہو ولعب ہے جب بھی اس میں جانا جائز نہیں کہ وہ جگہ شیطانوں کے جمع ہونے کی ہے اور شیطانی محفلوں کو رونق دینا ممنوع اور ناجائز بلکہ تجارت کی غرض سے بھی نہ جائے اگر چہ یہ خیال ہو کہ میں ان کے کھیل کود میں شرک نہ ہوں گا۔ اس لیے کہ وہ کل لعنت ہے تو اس سے دور رہنے ہی میں بہتری ہے اسی وجہ سے یہ حکم ہے کہ اگر ان کے محلہ میں ہو کر نکلے تو جلدی جلدی گزر جائے۔

سوال: پتنگ اڑانا اور اس کی ڈور لوٹنا کیسا ہے؟

جواب: پتنگ اڑانا لہو ولعب ہے اور لہو ناجائز اور اس کی ڈور لوٹنا حرام ہے لوٹی ہوئی ڈور کا مالک اگر معلوم ہو تو اسے تلاش کر کے ڈور لوٹانا واجب اگر نہ دی اور بغیر اس کی اجازت کے کپڑا سی کر نماز پڑھی تو اس نماز کا لوٹانا واجب اور اگر اس کا مالک معلوم نہ ہو تو اسے مشہور کر دے اگر پتہ نہ چلے اور یہ پانے والا غنی ہے تو فقیر کو دے دے اور اگر فقیر ہو تو خود صرف میں لا سکتا ہے پھر اگر مالک معلوم ہوا اور وہ نہ مانا تو تاوان دینا ہوگا۔

اچھی اچھی دعائیں (۲۳)

چاند کی دعا:

أُشْهِدُكَ يَا هِلَالُ اَنَّ رَبِّيْ وَ رَبَّكَ اللهُ اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاَمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ وَالتَّوْفِيْقِ لِمَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰى۔

ترجمہ: ''اے پہلی رات کے چاند، میں تجھے گواہ بناتا ہوں کہ میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔ اے اللہ! اس چاند کو ہمارے لیے، امن و امان سلامتی، فرمانبرداری اور اپنے محبوب اور راضی کرنے والے عمل کی توفیق والا بنا دے۔''

جب ہوا تیز چلے تو یہ دعا پڑھو:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ مَا فِيْهَا وَ خَيْرَ مَا اَرْسَلْتَ بِهٖ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَ شَرِّ مَا فِيْهَا وَ شَرِّ مَا اَرْسَلْتَ بِهٖ۔

ترجمہ: ''اے اللہ! تجھ سے اس کے اندر کا خیر مانگتا ہوں اور جو تو نے بھیجا، اس کا خیر مانگتا ہوں۔ اور اس کی برائی اور اس کے اندر کی برائی سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور جو برائی اس میں آئی اس سے پناہ مانگتا ہوں۔''

بارش نہ ہوتی ہو تو یہ دعا کثرت سے پڑھنی چاہیے:

اَللّٰهُمَّ اَسْقِنَا غَيْثًا مُغِيْثًا مَرِيْئًا مُرِيْعًا نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا غَيْرَ اٰجِلٍ۔

ترجمہ: ''اے اللہ! ہمیں سیراب کر، پوری بارش سے جو خوشگوار تازگی لانے والی فائدہ مند ہو، ضرر نہ کرے، جلد ہو دیر میں نہ ہو۔''

جب کثرت سے بارش ہو کہ نقصان دینے والی معلوم ہو تو اس کے روکنے کے لیے یہ دعا پڑھنی چاہیے:

اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اَللّٰهُمَّ عَلَى الْاٰكَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُوْنِ الْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ۔

ترجمہ: ''اے اللہ ہمارے قریب برسا، ہمارے اوپر نہ برسا، اے اللہ بارش برسا ٹیلوں اور پہاڑوں پر اور نالوں میں اور جہاں پیڑ اگتے ہیں۔''

چراغ جلاتے وقت یا اسے دیکھ کر یہ پڑھو:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا مُنْكَرُ يَا نَكِيْرُ اَللهُ اِلٰهُنَا وَ مُحَمَّدٌ نَبِيُّنَا وَالْقُرْاٰنُ كِتَابُنَا وَالْاِسْلَامُ دِيْنُنَا وَ اٰدَمُ اَبُوْنَا وَالْحَنَفِيُّ مَذْهَبُنَا وَالْجَنَّةُ مُقَامُنَا قِيَامَتْ بَرْحَقْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ۔

سوتے وقت نیز ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھنے والا سینکڑوں بلاؤں سے محفوظ رہتا ہے۔ لہٰذا اس کی عادت ڈالو۔

جو شخص ہر نماز کے بعد سبحان اللہ ۳۳ بار الحمد للہ ۳۳ بار اور اللہ اکبر ۳۴ بار پڑھے۔ پھر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ایک بار پڑھے اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگر چہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔

ولی کی علامت (۲۴)

ولایت کی پہچاں نہیں پان کھانا — لبوں پر نہ اپنے دھڑی کا جمانا
نہ گیرو میں کپڑوں کو اپنے رنگانا — نہ قوال کی گرم محفل سجانا
ولایت کی پہچان تو ہے عبادت
خدا و نبی کی بہت کرنا طاعت
کوئی اڑ رہا ہو اگر آسماں پر — وہی ہو جو آجائے اس کی زباں پر
سواری وہ کرتا ہو شیر ژیان پر — خبر بھی وہ رکھتا ہو راز نہاں پر
شرع پر اگر مستقل ہے ولی ہے
مخالف شرع کا اگر ہے، غَوِیْ ہے

عالم کون ہے (۲۵)

سمجھ لو یہاں پر کہ ہے کون عالم — ہے عالم وہی شرع ہو جس پہ حاکم
شریعت کے احکام پر ہو جو قائم — مخالف ہے گر شرع کا ہے وہ ظالم
اگر وہ عالم ہو اپنے کو کہتا
نہیں ہے وہ عالم ہے شیطاں کا بندا
ہے عالم وہی علم پر ہو جو عامل — نہیں ہے جو عامل، وہ ہے سخت جاہل
اگرچہ وہ منبر پہ پڑھتا ہو ناول — ہوا سٹیج پر کرتا گو رقص بسمل
نہ تم اس کی لسانی سے دھوکے میں آنا
نہ تم رہنما اس کو اپنا بنانا

(شوکتِ اسلام)

منقبت (۲۶)

میرے آقا حضرت اچھے میاں (قدس سرہٗ)

(تاجدارِ مسند قادریہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ)

سن لو میری التجا اچھے میاں ‏ — ‏ میں تصدق میں فدا اچھے میاں

دین و دنیا میں بہت اچھا رہا ‏ — ‏ جو تمہارا ہو گیا اچھے میاں

اس برے کو آپ اچھا کیجئے ‏ — ‏ آپ اچھے، میں برا اچھے میاں

میں حوالے کر چکا ہوں آپ کے ‏ — ‏ اپنا سب اچھا برا اچھے میاں

مشکلیں میری آسان کر دیجئے ‏ — ‏ اے میرے مشکل کشا اچھے میاں

میری جھولی بھر دو دست و فیض سے ‏ — ‏ حاضر در ہے گدا، اچھے میاں

دم قدم کی خیر، منگتا ہوں ترا ‏ — ‏ دم قدم کی خیر، لا اچھے میاں

وہ سوال قبر وہ شکلیں مہیب ‏ — ‏ ہے مدد کا وقت یا اچھے میاں

احمد نوری کا صدقہ ہر جگہ ‏ — ‏ منہ اجالا ہو مرا اچھے میاں

مجھ سے میرے بھائیوں سے دور ہو ‏ — ‏ دکھ مرض ہر قسم کا اچھے میاں

سب عزیزوں سب رقیبوں پر رہے ‏ — ‏ سایہ فضل و عطا اچھے میاں

غوث اعظم قطب عالم کے لیے ‏ — ‏ رد نہ ہو میری دعا اچھے میاں

ہو حسن سرکار والا کا حسنؔ ‏ — ‏ کیجئے ایسی عطا اچھے میاں

(حضرت حسن مرحوم بریلوی)

آخری دعا (۲۷)

خدایا میں در کا ہوں تیرے فقیر　　بچانا مجھ شر سے میرے نصیر
تو قادر ہے مالک ہے مختار ہے　　گنہگار میں ہوں تو غفار ہے
جناب محمد رسول خدا　　وہ ہیں میرے سردار اور رہنما
علی و ابوبکر و عثمان عمر　　یہ سب ہیں میرے دین کے راہبر
علی میری مشکل کے مشکل کشا　　مری حاجتیں ان سے ہیں سب روا
حسین و حسن کا ہوں ادنیٰ غلام　　سمجھتا ہوں میں ان کو اپنا امام
میں ان سب کا لاتا ہوں اب واسطہ　　خدایا میرا اچھا ہو خاتمہ
غنی تو ہے اور ہے کریم و قدیر　　ترے در پہ بیٹھا ہوا ہے فقیر
کرم اور رحمت سے اس کو نواز　　تو منعم ہے قادر ہے اور بے نیاز

مسلمان پائیں جو اس سے مفاد
دعاؤں میں رکھیں مؤلف کو یاد

(عقائد نامہ منظومہ)

و صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقه و نور عرشه سیدنا و مولٰنا محمد و آله و اصحابه اجمعین و بارك وسلم برحمتك یا ارحم الراحمین

العبد

محمد خلیل خاں القادری البرکاتی عفی عنہ

خادم جماعت اہلسنّت مارہرہ مطہرہ

۷ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۴ھ

تصدیق جلیل، حضور پرنور، لامع نور، بلبل بوستان قادریت،
مہر سمائے برکاتیت، مرشدی و مولائی، وکنزی و ذخری، حضرت
مولانا مولوی حافظ قاری مفتی سیدنا الشاہ اولاد رسول محمد میاں صاحب
قبلہ قادری برکاتی قاسمی نور اللہ مرقدہٗ

زیب سجادہ عالیہ قادریہ برکاتیہ قاسمیہ مارہرہ مطہرہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی و نسلم علیٰ رسولہ الکریم و آلہ و
اصحابہ ذوی الفضل العمیم۔

فقیر حقیر نے مبارک سلسلہ ''برکات اسلام'' (اسلامی گفتگو) کا یہ دوسرا حصہ از اول تا آخر دیکھا اللہ عزوجل اس کے مصنف مولانا المحترم رضی فی اللہ مولانا مولوی محمد خلیل خان صاحب قادری برکاتی ابوالقاسمی مارہری دامت فضائلھم و سلمھم و فقھم اللہ تعالیٰ لما یحب و یرضاہ کو دارین میں جزائے خیر دے۔ انہوں نے نہایت آسان اور دلچسپ انداز بیان میں صحیح مسائل شرعیہ اعتقادیہ و عملیہ اس طرح واضح فرمائے کہ کم سمجھ بچوں اور بچیوں کی سمجھ میں بھی اچھی طرح ان شاء اللہ تعالیٰ آجائیں اور ان کی زندگی کی اٹھان ابتداء ہی سے شریعت مطہرہ کے موافق بقولہ تعالیٰ و کرمہ عم نوالہ ہو، مولیٰ کریم عم نوالہ حضرت مصنف سلمھم اللہ تعالیٰ کو اس سلسلہ کے بقیہ حصص بھی صحت و حسن نیت کے ساتھ مکمل کرنے کی ہمت و قوت دے اور مسلمانوں کو ان کے موافق اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت کی اور خود بھی عملدرآمد کی توفیق بخشے۔

آمین بجاہ حبیب الامین علیہ و علیٰ آلہ و اصحابہ
افضل الصلوٰۃ والتسلیم

فقیر اولاد رسول
محمد میاں قادری برکاتی غفر اللہ تعالیٰ لہ
شب ۲۷ صفر ۱۳۶۸ھ

اولاد کی صحیح تربیت نوافل میں مشغولی سے بہتر ہے (ردالمحتار)
مسلمان بچوں اور بچیوں کو سچا پکا سُنی حنفی بنانے والا
ایک مبارک سلسلہ
یعنی
اسلامی گفتگو
مصنف: خلیل العلماء، خلیلِ ملت، مفتی اعظم پاکستان، قمر الشریعہ، حضرت علامہ
مفتی محمد خلیل خان قادری برکاتی مارہروی رحمۃ اللہ علیہ
بانی و شیخ الحدیث دار العلوم احسن البرکات حیدرآباد
ترتیبِ جدید: عالمی مبلغ اسلام، محامد العلماء، فخرِ رضویت، مفتی اعظم اہلسنت،
ابو حماد مفتی احمد میاں برکاتی مدظلہ
مہتمم و شیخ الحدیث دار العلوم احسن البرکات حیدرآباد
بہ تعاون:
مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ ○ شاہراہ مفتی محمد خلیل خاں ○ حیدرآباد
زاویہ پبلشرز
زاویہ پبلشرز
دربار مارکیٹ ○ لاہور